9Marks

مستحکم وصحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

صحیح تعلیمِ الٰہی

کلیسیا خدا
کی محبت
اور پاکیزگی میں کیسے
نشوونما
پا سکتی ہے

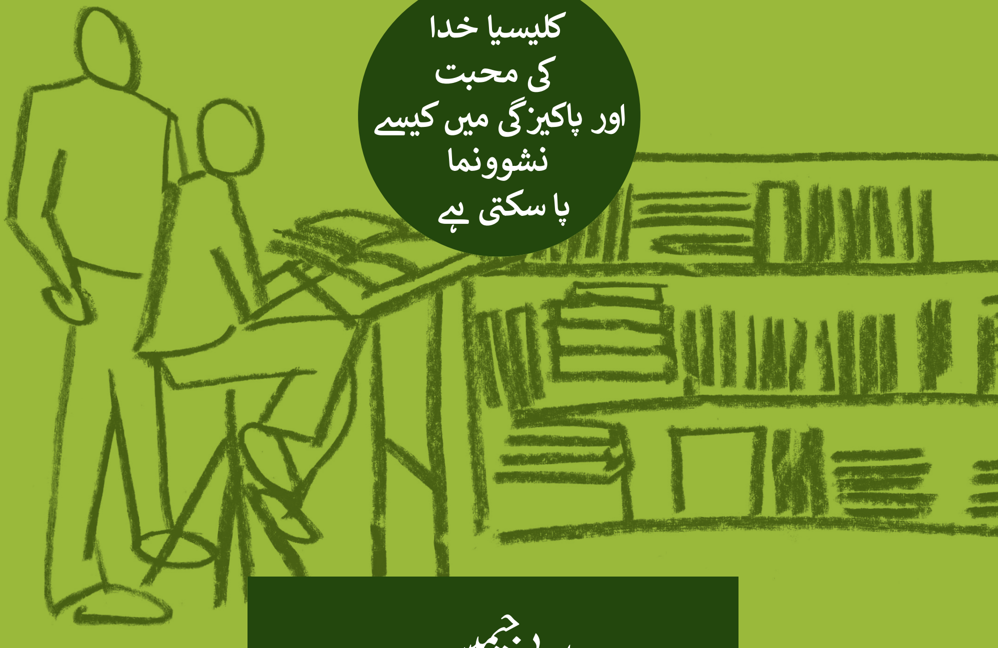

بوبی جیمیسن

صحیح تعلیمِ الٰہی

کلیسیا خدا کی محبت اور پاکیزگی میں کیسے نشوونما پاسکتی ہے

از: بوبی جیمیسن

ترجمہ کار: فضا نسیم

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

۲۰۱۹ء

Masihi Isha'at Khana
Ph: +92 42 37422694, 37423944 Fax: +92 42 37500161
E-mail: masihiishaatkhana@gmail.com
Website: www.mik.org.pk Facebook: MIK مسیحی اشاعت خانہ

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق ناشرین، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

۲۰۱۹ء

Sound Doctrine: How a Church Grows in the Love and Holiness of God
Copyright © 2013 by Robert B. Jamieson III

Published by Crossway
a publishing ministry of Good News Publishers
Wheaton, Illinois 60187, U.S.A.

This edition published by arrangement with Crossway.
All rights reserved.

9Marks ISBN: 978-1-950396-75-7

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
	سیریز کا دیباچہ	4
	تعارُف	6
1	صحیح تعلیمِ الٰہی زندگی اور کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے	8
2	صحیح تعلیمِ الٰہی بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کے لئے ہے	22
3	صحیح تعلیمِ الٰہی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے	45
4	صحیح تعلیمِ الٰہی محبت کے لئے ہے	64
5	صحیح تعلیمِ الٰہی اتحاد قائم کرنے کے لئے ہے	77
6	صحیح تعلیمِ الٰہی عبادت کرنے کے لئے ہے	89
7	صحیح تعلیمِ الٰہی گواہی دینے کے لئے ہے	102
	ضمیمہ: صحیح تعلیمِ الٰہی خوشی کے لئے ہے	119

سیریز کا دیباچہ

کیا آپ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کلیسیا کو صحت مند بنانا آپ کی بڑی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے؟ اگر آپ مسیحی ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

یسوع نے آپ کو شاگرد بنانے کا حکم دیا ہے (متی ۱۸:۲۸-۲۰)۔ یہوداہ نے لکھا ہے کہ آپ اپنے ایمان میں ترقی کریں (یہوداہ ۲۰،۲۱)۔ پطرس نے آپ کو دوسروں کے لئے اپنی نعمتیں استعمال کرنے کے لئے کہا ہے (۱۔پطرس ۱۰:۴)۔ پولس نے آپ کو بتایا ہے کہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہو تاکہ آپ کی کلیسیا بالغ ہو جائے (افسیوں ۱۳:۴،۱۵)۔ کیا آپ میری بات سمجھ گئے ہیں کہ کلیسیا کی صحت کی ذمہ داری ہم پر کیوں ہے؟

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تاکہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ دیگر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ اپنی کلیسیا سے اُسی طرح محبت کرسکیں جیسے یسوع آپ کی کلیسیا سے محبت کرتا ہے۔

نائن مارکس (9 Marks) نے ہر عنوان پر جسے مارک ڈیور نے صحت مند کلیسیا کی نو علامات یا نشانیاں کہا ہے ایک مختصر کتاب شائع کی ہے۔ اِس کے

علاوہ صحیح تعلیم پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔

مقامی کلیسیاؤں کے وجود کا مقصد قوموں کے سامنے خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اُس سے آپ کو مدد ملے۔

امید کے ساتھ،

مارک ڈیور اور جوناتھن لی مین

سیریز ایڈیٹرز

تعارُف

مسیحی علمِ الٰہی یا مسیحی عقائد کے متعلق آپ کیا سوچتے ہیں؟ کیا یہ مسیحیوں میں صرف جھگڑوں اور تفرقوں کا ہی باعث ہے؟ کیا اِس کی وجہ سے بشارت جیسے اصل کام سے ہماری توجہ ہٹ جاتی ہے؟ کیا یہ صرف پاسٹر صاحبان کے لئے ہی ضروری ہے؟

شاید عقیدے کے بارے میں آپ کا رویہ زیادہ مثبت ہو۔ ہوسکتا ہے آپ خدا کے بارے میں سیکھنا پسند کرتے ہوں۔ لیکن بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ آپ کا دماغ آپ کے دل کی نسبت زیادہ تیزی سے نشوونما پا رہا ہے یعنی آپ محض علم حاصل کر رہے ہیں لیکن خدا کے کلام کی فرماں برداری کرنے میں آگے نہیں بڑھ رہے۔

عقیدے کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر خواہ کچھ بھی ہو، تاہم اِس کتاب کا مقصد آپ کو قائل کرنا ہے کہ صحیح تعلیم دِین دارانہ زندگیاں بسر کرنے اور صحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ صحیح تعلیم زندگی کے لئے اور کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے۔

اِس کتاب میں دو بنیادی خیال پیش کئے گئے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ صحیح تعلیم زندگی کے لئے ہے یعنی یہ ایک عملی بات ہے۔ یہ محض نظریاتی حقائق کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک روڈ میپ ہے جو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم کون ہیں، کہاں ہیں اور کس طرف جا رہے ہیں۔ اِس لئے صحیح تعلیم ایسی زندگیاں گزارنے اور ایسی کلیسیائیں تعمیر کرنے کے لئے ضروری ہے جو خدا کو جلال دیں۔

اِس کتاب کا دوسرا بنیادی خیال یہ ہے کہ صحیح تعلیم کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے۔ یعنی صحیح تعلیم ایسی زندگیاں پیدا کرتی ہے جو صحت مند مقامی کلیسیا جیسی ہوتی ہیں۔ صحیح تعلیم کی بدولت جو پھل حاصل ہوتا ہے وہ نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی نوعیت کا بھی ہے۔ لہٰذا صحیح تعلیم ہماری کلیسیاؤں کی اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کے لئے ضروری ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم انفرادی طور پر صحیح تعلیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو جو کچھ ہم اپنی مقامی کلیسیا میں سیکھتے ہیں ہمیں اُس کا مسلسل اطلاق کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ پاسبانوں کو وفاداری کے ساتھ صحیح تعلیم سے اپنی گلّوں کی نشو و نما کرنی چاہیئے اور اپنی کلیسیاؤں کے ہر پہلو کو صحیح تعلیم سے تشکیل دینا چاہیئے۔ عقیدہ یا صحیح تعلیم محض ایمان کا اقرار یا بیان نہیں ہوتا جو کلیسیا کی دستاویز میں چھاپ دیا جاتا ہے بلکہ یہ وعظ، بائبل سٹڈی کے گروپوں، شخصی گفتگو، دعاؤں اور گیتوں وغیرہ میں پیش کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ صحیح تعلیم کو ہماری کلیسیا کی ہر رگ میں دوڑنا اور ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کے ہر پہلو کی نشو و نما کرنی چاہیئے۔

اِس کتاب کے پہلے باب میں ہم غور کریں گے کہ صحیح تعلیم زندگی کے لئے اور کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے۔ دوسرے باب میں اِس بات پر توجہ مرکوز کریں گے کہ ہماری انفرادی اور کلیسیائی زندگی میں صحیح تعلیم کس طرح ہمارے بائبل کے مطالعہ اور اِسے سکھانے کے طریقے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کتاب کے بقیہ حصے میں صحیح تعلیم کی بدولت کلیسیا کی زندگی میں پیدا ہونے والے پانچ پھلوں کا جائزہ لیا گیا ہے: پاکیزگی، محبت، اتحاد، پرستش کرنا اور گواہی دینا۔

باب 1

صحیح تعلیمِ الٰہی زندگی اور کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے

مَیں نقشوں میں ہمیشہ دلچسپی لیا کرتا تھا۔ جب مَیں چھوٹا بچہ تھا اور میرا خاندان سیر کرنے جاتا تو مَیں پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا اپنی گود میں اُس علاقے کا نقشہ کھول کر دیکھتا رہتا کہ ہم کہاں تک پہنچ گئے ہیں اور کتنا سفر طے کر چکے ہیں۔ نقشہ دیکھنے کی وجہ سے مجھے ہر پانچ منٹ بعد یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی ''کیا ہم پہنچ گئے ہیں؟''

بلاشبہ کاغذ پر چھپے ہوئے نقشے ہی مفید نقشے نہیں ہوتے۔ ہم سب اپنے ذہنوں میں بھی نقشے بناتے ہیں جو ہمیں اپنے کام نپٹانے میں مدد دیتے ہیں جیسے کہ سبزی لانا، گھر کے لئے سودا سُلف خریدنے کے لئے سٹور پر جانا، لائبریری کی کتابیں واپس کرنا اور رات کو بستر پر جانے سے پہلے اپنے تمام کام نپٹانا۔

نقشے ایک نہایت عملی مقصد پورا کرتے ہیں: وہ آپ کی وہاں پہنچنے میں مدد کرتے ہیں جہاں آپ جانا چاہتے ہیں۔ دراصل اگر آپ کے پاس کوئی نقشہ ہو اور آپ سمت کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں تو آپ کبھی بھی راستہ نہیں کھوئیں گے۔ گاڑی چلاتے ہوئے اگر کبھی سمت کے تعلق سے کوئی چھوٹی موٹی بے یقینی ہو تو مَیں اکثر اپنی بیوی سے پوچھ لیتا ہوں۔ اُس وقت اگرچہ مجھے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آگے ہم نے کس طرف جانا ہے لیکن ہم کھوئے نہیں ہوتے کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ اِس وقت ہم کہاں ہیں (ہمارے خاندان کے مردوں کے بارے

میں یہ بات مشہور ہے یا کم از کم ہم خود اپنے ضمن میں یہ سمجھتے ہیں کہ سمتوں کے متعلق ہماری سمجھ بوجھ بہت اچھی ہے)۔

میرے GPS استعمال نہ کرنے کی ایک وجہ ہٹ دھرمی بھی ہے۔ یہ ایک اچھا آلہ تو ہے لیکن نقشے اور سمت کی سمجھ رکھنے کا متبادل نہیں۔ نقشہ آپ کو پوری تصویر دکھاتا ہے۔ اِس کی مدد سے آپ موٹر وے پر اگلے ذیلی راستے سے آگے تک دیکھ سکتے ہیں اور اِس کے استعمال سے ہی آپ کو یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ آپ کہاں پر ہیں۔ لیکن جب آپ جی۔ پی۔ ایس (Global Positioning System) پر انحصار کرتے ہیں تو آپ ایک آواز کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں جو مصنوعی سے لہجے میں آپ کو بتا رہی ہوتی ہے جب کہ تھوڑی دیر پہلے آپ نے ایک موڑ مڑنا تھا لیکن آپ نہیں مڑے اور پھر کئی منٹ وہ یہ معلوم کرنے میں ضائع کر دیتی ہے کہ اگلا موڑ آپ نے کہاں مڑنا ہے اور اِس دوران آپ لاعلمی میں اپنی گاڑی آگے بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ جب کہ نقشہ آپ کو نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ آپ نے کس طرف جانا ہے بلکہ یہ بھی کہ اِس وقت آپ کہاں پر ہیں۔

صحیح تعلیم مسیحی زندگی کے لئے خدا کا روڈ میپ ہے

میرا نکتہ یہ ہے کہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے خدا نے ہمیں کارآمد نقشہ دیا ہے اور وہ نقشہ صحیح تعلیم ہے۔ بنیادی طور پر بائبل ہمارا نقشہ ہے۔ وہ ہمارے قدموں کے لئے چراغ اور ہماری راہ کے لئے روشنی ہے (زبور ۱۱۹:۱۰۵)۔ لیکن صحیح تعلیم بائبل کے پیغام کا خلاصہ ہے۔ یہ کسی بھی موضوع

کے متعلق کلامِ مقدس کی تعلیم کو ترتیب دے کر ایک نظریے یا عقیدے کی صورت میں پیش کرنا ہے خواہ وہ موضوع کلامِ مقدس میں سے ہو یا اِس دنیا میں ہماری زندگی کے بارے میں ہو۔ یہ بالکل اِسی طرح ہے جیسے اُردو زبان کے اساتذہ بعض اوقات نئے الفاظ کے متعلق کہتے ہیں کہ جب تک آپ کسی لفظ کو اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر پاتے آپ اُس کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ آپ کسی لفظ کی تعریف اُس کے مترادف لفظ سے نہیں کر سکتے۔ تعلیم یا عقیدہ بھی اِسی طرح ہے یعنی کسی مخصوص موضوع کے متعلق بائبل کی تعلیم کو اپنے الفاظ میں پیش کرنا۔ یہ تعلیم اُس وقت صحیح ہوتی ہے جب ہم بائبل کے مواد کو اپنے الفاظ میں درست اور بائبل کے مطابق خلاصے کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

لہٰذا ہمیں کس طرح ''صحیح تعلیم'' کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنا چاہئے؟ اِس کی تعریف یہ ہوسکتی ہے: ''صحیح تعلیم بائبل کی تعلیم کا خلاصہ ہے جو بائبل کے مطابق اور زندگی کے لئے مفید بھی ہے''۔ عقیدہ یا تعلیم اُن خیالات پر مبنی نہیں ہونا چاہئے جو ہم بائبل پر عائد کر دیتے ہیں بلکہ یہ اُس خلاصے سے کم یا زیادہ نہیں ہونا چاہئے جو بائبل کسی موضوع کے متعلق بیان کرتی ہے۔ یہ کلامِ مقدس کی تعلیم کو اگرچہ پیچیدہ اکائی کی صورت میں لیکن مربوط اور منطقی طور پر پیش کرتا ہے اِسی لئے مَیں نے اِسے نقشہ کہا ہے۔ یہ اجزا کو سالم اکائی اور سالم اکائی کو اجزا کے ساتھ ملاتا ہے۔

ہر اچھے نقشے کی طرح صحیح تعلیم بھی ایک نہایت مفید اور عملی مقصد پورا کرتی ہے: صحیح تعلیم زندگی کے لئے ہے۔ ہدایت عمل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ ہم خدا کے کلام کی تعلیمات پر اِس لئے توجہ دیتے ہیں تاکہ اُن کے مطابق زندگی بسر

کریں۔ صحیح تعلیم ایک معلوماتی دستاویز نہیں جو صرف حقائق پیش کرنے کے لئے ہے، بلکہ یہ اِس دنیا سے اگلی دنیا کی طرف ہمارے سفر کا روڈ میپ ہے۔

ڈاکٹر صاحبان کو مختصر وقت میں مشکل فیصلے کرنے پڑتے ہیں جب کہ بہت کچھ داؤ پر لگا ہوتا ہے۔ ایک اچھا ڈاکٹر انسانی جسم کے متعلق اپنے جامع اور وسیع علم کی بنیاد پر دانش مندانہ فیصلے کر پاتا ہے۔ اُس وقت تک آپ گردے میں پیدا ہونے والے نقص کو نہیں سمجھ سکتے جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ گردہ کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ اِسی لئے ڈاکٹر کئی سال انسانی اعضا اور اُن کے کام کرنے کے طریقہ کار کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ اُن کی درست تشخیص کر کے موزوں علاج تجویز کر سکیں ـــــ اِس کے نتائج زندگی محفوظ ہونے کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

ایک لحاظ سے مسیحی زندگی بھی اِسی طرح سے ہے۔ ہمیں مشکل اور پیچیدہ فیصلے کرنے پڑتے ہیں اور بعض اوقات بہت کچھ داؤ پر لگا ہوتا ہے۔ ادویات استعمال کرنے کی طرح اِن میں سے بعض فیصلوں کے لئے کوئی آسان فارمولا نہیں ہوتا اِس لئے ہمیں حکمت کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر کی درست تشخیص کی بنیاد کی طرح اِس حکمت کی بنیاد اُن باتوں کے علم میں ہے جو خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہیں۔ کلامِ مقدس میں خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ کون ہے، ہم کون ہیں، ہم کہاں سے آئے ہیں، اِس دنیا میں کیا خرابی ہے، خدا اِس خرابی کو کیسے درست کر رہا ہے... اگر ہم نے ایسی زندگیاں بسر کرنی ہیں جن سے خدا خوش ہو تو یہ وہ باتیں ہیں جن سے ہمارا باخبر ہونا ضروری ہے۔

کلامِ مقدس میں ہر بات نہیں لکھی۔ ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کا اِس

میں ذکر نہیں کیا گیا، لیکن اِس کے باوجود یہ ہماری زندگیوں کے لئے کافی ہے۔ خدا نے اپنے کلام میں ہمیں ہر وہ بات بتائی ہے جس کی ہمیں نجات پانے اور اُسے خوش کرنے والی زندگی بسر کرنے کے لئے جاننے کی ضرورت ہے (۲۔پطرس ۱:۳)۔ بائبل میں ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ دل کی سرجری کیسے کرنی ہے، لیکن یہ انسانی دل کے خیالوں اور ارادوں کو بخوبی سمجھتی ہے (عبرانیوں ۴:۱۲،۱۳)۔ اِس میں ہمیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ ہم ایک ملک سے دوسرے ملک کیسے جائیں، لیکن یہ بتایا گیا ہے کہ ہم خدا کی راہ پر عقل مندی سے کیسے چل سکتے اور ابلیس کے پھندوں سے کیسے بچ سکتے ہیں (کلسیوں ۴:۵؛ ۲۔تیمتھیس ۲:۲۶)۔

کلامِ مقدس خود ہمیں سکھاتا ہے کہ صحیح تعلیم زندگی کے لئے ہے۔ ططس ۲:۱ میں پولُس نے ططس کو ہدایت کی "لیکن تُو وہ باتیں بیان کر جو صحیح تعلیم کے مناسب ہیں۔" اور پھر اگلی نو آیات میں اُس نے بتایا ہے کہ کلیسیا کے مختلف لوگوں کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہئے:

- بوڑھے مرد پرہیز گار، سنجیدہ اور متقی ہوں اور اُن کا ایمان صحیح ہو۔ (آیت ۲)
- بوڑھی خواتین بھی خدا کی تعظیم کرنے والی ہوں، تہمت لگانے والی اور نشہ کرنے والی نہ ہوں اور وہ نوجوان خواتین کو سکھائیں کہ وہ وفادار بیویاں اور مائیں بنیں (آیات ۳-۵)۔
- جوان آدمی متقی بنیں (آیت ۶)۔

• غلاموں یا کام کرنے والوں کو اپنے مالکوں کے تابع رہنا اور اپنا کام دیانت داری سے کرنا چاہیئے'' تاکہ اُن سے ہر بات میں ہمارے منجی خدا کی تعلیم کو رونق ہو'' (آیت ۹،۱۰)۔

غور کریں کہ پولس نے پہلی آیت میں ططس کو صحیح تعلیم سکھانے کا حکم نہیں دیا اگرچہ وہ اِسی خط کی دیگر آیات میں اِس بات پر زور دیتا ہے (ططس ۱ :۱۱؛ ۲:۷،۸)۔ لیکن یہاں اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ جو باتیں صحیح تعلیم کے مناسب یا مطابق ہیں اور اُس سے اخذ ہوتی ہیں وہ سکھائے۔ ططس نے کریتے کی کلیسیا کو یہ سکھانا تھا کہ وہ اُس راستے پر چلیں جس کی نشان دِہی صحیح تعلیم کرتی ہے۔ اُن کی زندگیاں صحیح تعلیم کے مطابق ہونی چاہئیں۔

اِسی طرح ا۔تیمتھیس ۱: ۳-۵ میں پولس نے لکھا ہے،

'' جس طرح مَیں نے مکدنیہ جاتے وقت تجھے نصیحت کی تھی کہ افسس میں رہ کر بعض شخصوں کو حکم کر دے کہ اَور طرح کی تعلیم نہ دیں اور اُن کہانیوں اور بے انتہا نسب ناموں پر لحاظ نہ کریں جو تکرار کا باعث ہوتے ہیں اور اُس انتظامِ الٰہی کے موافق نہیں جو ایمان پر مبنی ہے اُسی طرح اب بھی کرتا ہوں۔ حکم کا مقصد یہ ہے کہ پاک دل اور نیک نیت اور بے ریا ایمان سے محبت پیدا ہو۔''

پولس نے نوجوان تیمتھیس کو افسس میں اِس لئے چھوڑا تھا کہ وہ جھوٹی تعلیم دینے والوں کو غلط ثابت کرے (آیت ۳)۔ یہ غلط تعلیمات مسیحی مختاری کی بجائے قیاس آرائیوں کو فراغ دے رہی تھیں۔ مسیحی مختاری ایک موزوں منظّم زندگی ہے جو خدا کی طرف سے یعنی ایمان سے ملتی ہے (آیت ۴)۔

پولس نے کس مقصد کے تحت تیمتھیس کو یہ حکم دیا؟ اِس مقصد سے افسس کے مسیحی ایسی محبت رکھ سکیں جو پاک دل، نیک نیت اور بے ریا ایمان سے پیدا ہوتی ہے(آیت ۵)۔ صحیح تعلیم ہی صحیح ایمان، صحیح دل اور صحیح نیت کی طرف لے جاتی ہے اور یہ تینوں ایسا چشمہ بن جاتے ہیں جہاں سے وہ زندگی نکلتی ہے جو خدا کو پسند آتی ہے۔ صحیح تعلیم کا مقصد صحیح زندگی گزارنا ہے۔ چار صدیاں پہلے ایک مسیحی نے اِسے یوں بیان کیا ''علمِ اِلٰہی ہمیشہ کے لئے بابرکت زندگی بسر کرنے کی سائنس ہے۔''

صحیح تعلیم دنیا میں فرماں بردار زندگی گزارنے کے لئے خدا کا روڈ میپ ہے۔ صحیح تعلیم نہ صرف آپ کو یہ بتاتی ہے کہ آپ کس مقام پر ہیں بلکہ یہ بھی کہ آپ کون ہیں، خدا کون ہے اور کس طرح اُس نے ہمیں گناہ سے نجات دی اور اُسے خوش کرنے والی زندگیاں بسر کرنے کے قابل بنایا ہے۔ صحیح تعلیم ہماری زندگیوں کے پیچیدہ راستوں پر آگے بڑھنے کے لئے راہ نمائی کرنے والا ضروری آلہ ہے۔ لہٰذا اِس کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔

صحیح تعلیم کلیسیا میں زندگی کے لئے ہے

مَیں نے اپنے بچپن میں کئی سال باسکٹ بال، بیس بال اور فٹ بال جیسے کھیل کھیلے ہیں۔ مَیں اِن سب کھیلوں سے لطف اندوز ہوتا تھا حالانکہ سب میں میری کارکردگی درمیانے درجے کی تھی۔ تاہم میرا پسندیدہ کھیل سرفنگ (Surfing ـــــ ایک بیضوی تختے پر اچھلتی لہروں پر تیرنا) رہا ہے۔

سرفنگ دوسروں کے ساتھ خاص طور پر دوستوں اور خاندان کے ساتھ

کھیلنے کے لئے ایک نہایت تفریحی کھیل ہے، لیکن بنیادی طور پر یہ انفرادی طور پر کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ ایک شخص ایک بیضوی شکل کے تختے پر بیٹھتا ہے، اُسے سمندری لہروں کی طرف لے جاتا اور کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر اُسے ساحل کی طرف لاتا ہے اور اُس وقت تک اُس عمل کو دُہراتا رہتا ہے جب تک اُس کے بازوؤں میں ایسا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ دوسروں کو اچھی لہروں پر سواری کرتے ہوئے دیکھنا اچھا لگتا ہے، مگر زیادہ تر سرفنگ کرنے والے پسند کرتے ہیں کہ دوسرے اُنہیں دیکھیں۔ اُونچی لہروں پر سوار ہونے کا تجربہ لطف کو دوبالا کر دیتا ہے۔ لیکن یہ ٹیم کی صورت میں کھیلا جانے والا کھیل نہیں۔

باسکٹ بال یا فٹ بال بنیادی طور پر ٹیم میں کھیلے جانے والے کھیل ہیں۔ کسی ایک کھلاڑی پر دولت اور شہرت اُس کی مہارت کی وجہ سے نچھاور کی جا سکتی ہے، لیکن یہ کھیل اجتماعی طور پر کھیلا جاتا ہے۔ یہ اجتماعی طور پر جیتا یا ہارا جاتا ہے۔ اِس میں ایک شخص پر ٹیم مشتمل نہیں ہوتی۔

مَیں نے یہ مثال اِس لئے دی ہے کیونکہ میرے خیال میں زیادہ تر مسیحی مسیحیت کو فٹ بال جیسے اجتماعی کھیل کے بجائے سرفنگ کے انفرادی کھیل کی طرح سمجھتے ہیں۔ ہم خداوند کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنے کو بنیادی طور پر انفرادی عمل سمجھتے ہیں: مَیں دعا کرتا ہوں۔ مَیں بائبل پڑھتا ہوں۔ مَیں خدا کو جاننے اور بائبل کا علم حاصل کرنے کے لئے کلیسیائی عبادت میں جاتا ہوں۔ مَیں اپنے ہمسائے سے محبت رکھتا ہوں۔ مَیں دوسروں کو انجیل کا پیغام سناتا ہوں۔ یہ سب باتیں بے شک انفرادی نوعیت کی ہیں اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ چرچ جانے اور مسیحیوں کو دوست بنانے سے یقیناً مدد ملتی ہے۔ جب

کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ترجیحات کون ترتیب دیتا ہے، ہماری شاگردیت کی تشکیل کون کرتا ہے، ہم کس نظام کے تحت اپنے فیصلے کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ زیادہ تر صرف مَیں اور یسوع ہی ہوتے ہیں جو یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن کلامِ مقدس سکھاتا ہے کہ مسیحیت ٹیم میں کھیلے جانے والے کھیل کی طرح زیادہ ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو نجات پانے کے لئے اپنے گناہ کو ترک کرنا اور یسوع مسیح پر ایمان لانا ہے (رومیوں ۱۰: ۹،۱۰)۔ ہم میں سے ہر ایک خدا کے سامنے جواب دِہ ہو گا (رومیوں ۱۴: ۱۰)۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے کاموں کا ذمہ دار ہے (گلتیوں ۶ :۵)۔ تاہم سرفنگ کے برعکس مسیحی زندگی اِجتماعی نوعیت کی ہے۔

- مسیحی ہونا کلیسیا میں شامل ہونا ہے (اعمال ۲: ۴۱)
- بپتسمہ لینا مسیح کے بدن میں بپتسمہ لینا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۳)۔
- مسیح پر ایمان لانے سے ہم نہ صرف خدا کے قریب بلکہ خدا کے لوگوں کے قریب بھی ہو جاتے ہیں (افسیوں ۲: ۱۷-۲۲)۔
- خدا کو اپنا باپ کہنے اور اُس کی تابع فرمانی کرنے سے دوسرے مسیحی ہمارے بہن بھائی بن جاتے ہیں (متی ۱۲: ۴۶-۵۰)۔

مسیحی نشو ونما کو مسلسل اجتماعی اصطلاح میں بیان کیا گیا ہے۔ روح کے پھل (گلتیوں ۵: ۲۲،۲۳) کی خوبیوں میں سے آپ کتنی خوبیاں بغیر کسی دوسرے شخص کے عمل میں لا سکتے ہیں؟

غور کریں کہ پولس نے افسیوں ۴: ۱۱ -۱۶ میں مسیحی نشو ونما کو کیسے بیان کیا ہے۔ مسیح نے کلیسیا کے راہنماؤں کو اِس لئے نعمتیں عطا کیں تاکہ وہ

مقدسین کو خدمت کے لئے تیار کر سکیں (آیت ۱۱،۱۲)۔''جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں'' (آیت ۱۳)۔ ہم محبت سے ایک دوسرے سے سچ بولتے ہیں (آیت ۱۵) تا کہ ہم مسیح میں نشوونما پا سکیں جیسے کہ''سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اُس تاثیر کے موافق جو بقدر ہر حصہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تا کہ محبت میں اپنی ترقی کرتا جائے''(آیت ۱۶)۔

کیا آپ نے دیکھا کہ پولس نے ایک مسیحی کی انفرادی ترقی اور کلیسیا کی ترقی کو ایک دوسرے سے کس طرح جوڑا ہے؟ بنیادی طور پر ہم کلیسیائی زندگی میں بالغ مسیحی بنتے ہیں۔ بدن کے اعضا ایک دوسرے کی بڑھنے میں مدد کرتے ہیں۔ جب ہم دوسروں کی آگے بڑھنے میں مدد کرتے ہیں تو خود بھی آگے بڑھتے ہیں۔ مسیحی نشوونما ایک ٹیم کی صورت میں کوشش کرنا ہے۔ لیکن مسیحی ایک ٹیم سے بڑھ کر ہیں۔ ہم ایک ہی بدن کے اعضا ہیں۔

۱۔کرنتھیوں ۱۲ باب بھی کلیسیا کی زندگی کو ایک بدن کے طور پر پیش کرتا ہے:

- ایک ہی بدن کے اعضا ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے آپ کو بدن سے الگ نہیں کر سکتے: جیسے کہ اِسے ہماری ضرورت نہ ہو: ''اگر پاؤں کہے چونکہ مَیں ہاتھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں'' (آیت ۱۵)۔
- ایک ہی بدن کے اعضا ہونے کی حیثیت سے ہم دوسرے اعضا سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتے: ''پس آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مَیں تیری محتاج نہیں'' (آیت ۲۱)۔

- ایک ہی بدن کے اعضا ہونے کی حیثیت سے ہم نے دوسرے تمام اعضا کا خیال رکھنا ہے: ’’ مگر خدا نے بدن کو اِس طرح مرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہیں اُسی کو زیادہ عزت دی جائے تا کہ بدن میں زیادہ تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دوسرے کی برابر فکر رکھیں۔‘‘

(آیات ۲۴، ۲۵)

- ایک ہی بدن کے اعضا ہونے کی وجہ سے ہماری زندگیاں گہرے طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ہم خوشی منانے والوں کے ساتھ خوشی مناتے اور رونے والوں کے ساتھ روتے ہیں: ’’ پس اگر ایک عضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضا اُس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سب اعضا اُس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔‘‘

(آیت ۲۶)

اگرچہ ’’بدن‘‘ کے اِستعارے کا اطلاق عالمگیر کلیسیا پر بھی ہوتا ہے، لیکن یہاں پولس کے ذہن میں ایک مخصوص مقامی کلیسیا میں شرکت کرنے والے مسیحی ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے لئے عزت کا اظہار کرتے اور اُن لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو ہم سے مکمل طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں ہم خدا کی حکمت ظاہر کرتے ہیں کہ اُس نے صرف ایک عضو پر نہیں بلکہ بہت سے اعضا پر مشتمل ایک بدن تیار کیا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۴)۔

مسیح کے بدن کا عضو ہونے کی حیثیت سے آپ کی کلیسیائی زندگی آپ کی ترجیحات ترتیب دے، آپ کی شاگردیت کو تشکیل دے اور وہ نظام بنے

جس کے تحت آپ اپنی زندگی کے بہت سے فیصلے کر سکیں۔ آپ کی روزمرہ زندگی کیسی ہو اِس کا تعین آپ کی مقامی کلیسیائی زندگی سے ہونا چاہئے۔

یہ بات رومیوں ۱۲ باب میں ہمیں واضح طور پر دکھائی دیتی ہے جس میں پولس ''خدا کی رحمتیں یاد دلا کر'' ہم سے درخواست کرتا ہے کہ ہم انجیل کی روشنی میں نئی زندگیاں بسر کریں۔ گیارہ ابواب میں انجیل اور اِس سے متعلقہ تعلیمات (''خدا کی رحمتیں'') کی تفسیر کرنے کے بعد پولس ہمیں دکھاتا ہے کہ جس انجیل کی وہ منادی کرتا ہے وہ روزمرہ زندگی کے لئے بے انتہا مقاصد رکھتی ہے۔

اِن میں سے چند ایک مقاصد کون سے ہیں؟ پہلا یہ کہ انجیل اور اِس سے وابستہ تعلیمات ہماری راہنمائی کرتی ہیں کہ ہم اپنی زندگیاں مکمل طور پر خدا کے لئے وقف کریں اور اپنی عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جائیں (رومیوں ۱۲: ۱،۲)۔ انجیل ہمیں دنیا کے نہیں بلکہ خدا کی مرضی اور راہوں کے مطابق تبدیل ہونے کے لئے کہتی ہے۔ لیکن اِس کے فوراً بعد پولس نے لکھا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اُس سے زیادہ بڑا یا اہم نہ سمجھیں جتنے ہم ہیں (آیت ۳) بلکہ اپنی نعمتوں کو بدن کی ترقی کے لئے استعمال کریں (آیت ۴-۸)۔ انجیل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم اپنی ضروریات کی بجائے دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھیں اور جو وسائل خدا نے ہمیں عطا کئے ہیں اُنہیں اپنی کلیسیا کے ایمان دار بہن بھائیوں کی ترقی کے لئے استعمال کریں۔ لیکن اِن دونوں باتوں پر تنہا رہ کر عمل کرنا ممکن نہیں۔ پھر نویں آیت سے تیرھویں آیت تک پولس نے مزید مخصوص الفاظ میں بتایا ہے کہ ہم کس طرح ایک دوسرے سے محبت رکھ سکتے، عزت دے سکتے اور ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ جب

پولس یہ واضح کرتا ہے کہ خدا کی رحمتوں کے تحت زندگی بسر کرنے کا کیا مطب ہے تو وہ فوری طور پر مسیح کے بدن کی زندگی کی بات کرتا ہے۔

خدا کی رحمتوں کے تناظر میں آپ کس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ مسیح کے بدن سے محبت رکھ کے اور اُس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے کر آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ وہ زندگی جو صحیح تعلیم آپ کو پیش کرتی ہے وہ آپ کی مقامی کلیسیا کے مطابق زندگی ہے۔

صحیح تعلیم زندگی یعنی کلیسیا کی زندگی کے لئے ہے

اگر صحیح تعلیم کلیسیا میں زندگی کے لئے ہے تو یہ کلیسیا کی زندگی کے لئے بھی ہے۔

ایک خاندانی زندگی کے متعلق سوچیں۔ اگر آپ کو کہا جائے کہ خاندان کے بارے میں بتائیں تو آپ کون سی باتوں پر غور کریں گے؟ آپ یہ نہیں کریں گے کہ خاندان کے ہر فرد کے دن بھر کے کاموں کو لکھیں اور پھر اپنے مشاہدے پر غور کرتے ہوئے اُس خاندان کی مجموعی کارکردگی کا اندازہ لگائیں۔ بلکہ آپ یہ دیکھیں گے کہ وہ خاندان اجتماعی طور پر کیا کرتا ہے۔ کیا وہ اکٹھے کھانا کھاتے ہیں؟ اُن کی گفتگو کا موضوع کیا ہوتا ہے؟ گفتگو میں راہنمائی کون کرتا ہے؟ وہ کون سے اُصول، روایات، رُسوم اور دیگر باتیں ہیں جو اُن کی اجتماعی طرزِ زندگی کو تشکیل دیتے ہیں؟

کلیسیا کی زندگی بھی ایسی ہی ہے: کلیسیا اجتماعی طور پر ایسا کیا کرتی ہے جس سے اُس کی زندگی واضح ہو۔ ایک کلیسیا کا تعلیم دینے، عبادت کرنے، دعا

اور دیگر کام کرنے کا انداز اُس کے ہر رکن پر اُسی طرح اثر انداز ہوتا ہے جس طرح ایک خاندان کا اِجتماعی طرزِ عمل اُس کے ہر فرد پر اَنمٹ نقوش ثبت کرتا ہے۔

کلیسیا کی زندگی کا بھرپور اِظہار اُس کی اجتماعی عبادات سے ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے موقعوں کے متعلق غور کرنا بھی مفید ہو گا جب کلیسیا کے اراکین ایک دوسرے سے رفاقت رکھنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ کلیسیا کے اراکین ہفتہ وار عبادات کے علاوہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے، آؤٹ ریچ کے لئے، جواب دہی کے لئے اور ایک دوسرے کے گھروں میں کھانا کھانے کے لئے جمع ہو سکتے ہیں۔

اِس کتاب میں جن اہم دلائل پر مَیں بات کروں گا اُن میں سے ایک یہ ہے کہ جیسے صحیح تعلیم زندگی کے لئے خاص طور پر کلیسیا میں زندگی کے لئے ناگزیر ہے اُسی طرح یہ کلیسیا کی زندگی کے لئے بھی ضروری ہے۔ ایک اچھے نقشے کی طرح صحیح تعلیم غیر معمولی طور پر مفید ہے، لہٰذا کلیسیاؤں کو اِسے استعمال کرنا چاہئے۔

۳ تا ۶ ابواب میں ہم غور کریں گے کہ صحیح تعلیم کلیسیا کی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں ہونی چاہئے اور اِس سے پاکیزگی، محبت، اتحاد، پرستش اور گواہی کی نشوونما ہونی چاہئے۔ تاہم پہلے ہم اِس کے سرچشمے پر توجہ مرکوز کریں گے: صحیح تعلیم کس طرح بائبل کے مطالعہ کرنے اور اِس کے سکھانے پر اثر انداز ہوتی ہے؟

باب 2

صحیح تعلیمِ الٰہی بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کے لئے ہے

’’ تمھیں آج رات موسیقی کے اِس خصوصی پروگرام میں شرکت کرنی چاہئے۔ سیکسوفون (Saxophone) بجانے میں دنیا کا سب سے ماہر شخص آج وہاں سیکسوفون بجائے گا‘‘۔ میری سیکسوفون بجانے کی اُستانی نے مجھے مائیکل بریکر (Brecker) کے پروگرام کے بارے میں بتایا۔

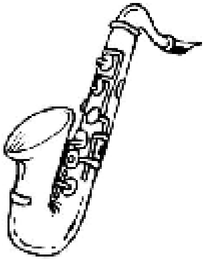

اُس وقت مَیں چھٹی جماعت میں تھا اور مَیں نے صرف ایک سال پہلے سیکسو فون بجانا شروع کیا تھا۔ اپنے والد کی پرانی ٹیپ ریکارڈنگز اور سی ڈیز سننے سے موسیقی میں میرا شوق تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ لیکن مَیں نے پہلے کبھی بھی ایسے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ میرا پہلا پروگرام تھا۔

بریکر واقعی اپنے دور کا ایک عظیم سیکسو فون بجانے والا شخص تھا (۲۰۰۷ء میں صرف ستاون سال کی عمر میں وہ خون کے کینسر کی وجہ سے انتقال کر گیا)۔ اُس رات بریکر نے ایک بڑے گروپ کے ساتھ اور پھر چھوٹے گروپ کے ساتھ سیکسو فون بجایا۔ وہ اپنی موسیقی سے مجھے ایک دوسری دنیا میں لے گیا۔ بڑے ہال

میں بیٹھے ہوئے تمام حاضرین بڑے انہماک سے مائیکل بریکر کی موسیقی سن رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے حاضرین پر کسی نے جادو کر دیا ہو۔

مائیکل بریکر اور ہر عظیم موسیقار سخت محنت کرنے والے افراد ہوتے ہیں۔ وہ ہر روز آٹھ گھنٹے اپنی تکنیکی مہارتوں کی مشق کرنے سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ ایک بہترین موسیقار بننے کے لئے سخت محنت کرنی پڑتی ہے اور اِس کے بغیر آپ سحر انگیز کارکردگی نہیں دکھا سکتے۔

بالغ مسیحی کی ''سحر انگیز'' کارکردگی اور سخت محنت

بظاہر ایک بالغ مسیحی کی کارکردگی بھی'' سحر انگیز'' ہوتی ہے۔ ایک بالغ مسیحی اگرچہ کامل تو نہیں ہوتا، لیکن اُس کی زندگی دوسروں کی عزت اور توجہ حاصل کر لیتی ہے۔ ایک بالغ مسیحی خوشی سے مصائب کا سامنا کر سکتا ہے، موزوں الفاظ سے کسی شخص کو گناہ کی راہ سے واپس لا سکتا ہے اور تفرقوں کو اتحاد میں بدل سکتا ہے۔

بہترین موسیقار کی طرح ایک مسیحی بھی پہلے سخت محنت کرتا ہے۔ بہت سے دیگر کاموں کے ساتھ ایک بالغ مسیحی بائبل کا بھرپور مطالعہ کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کی تعلیمات کا خلاصہ کیسے پیش کرنا اور اُسے اپنے الفاظ میں کیسے بیان کرنا ہے۔ بالفاظِ دیگر وہ صحیح تعلیم سے واقف ہوتا ہے۔ یاد کریں کہ ہم نے گذشتہ باب میں صحیح تعلیم کی کیا تعریف بیان کی تھی۔ یہ بائبل کی تعلیم کا خلاصہ ہے جو بائبل سے مطابقت رکھتا اور زندگی کے لئے مفید بھی ہے۔ ایک دین دار شخص اِس کا خلاصہ بیان کرنا جانتا ہے۔اگرچہ وہ علمِ الٰہی کا ماہر نہ بھی ہو

تو بھی وہ اِن باتوں سے آگاہ ہوتا ہے کہ خدا نے بائبل میں اپنے متعلق اور ہمارے متعلق کیا فرمایا ہے۔

ہمیں اِس بات سے حیران نہیں ہونا چاہئے کیونکہ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ خدا کا کلام ہمیں ہر ایک نیک کام کے لئے تیار کر سکتا ہے (۲۔تیمتھیس ۳:۱۶،۱۷) اور وہ سکھاتا ہے کہ ہماری عقل کے نیا بننے سے روحانی تبدیلی رونما ہوتی ہے (رومیوں ۱۲: ۱،۲) اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب ہم کلامِ مقدس پر غور وخوض کرتے ہیں۔

لہٰذا ہر مسیحی دانش مندی سے بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ ہم شخصی مطالعہ کرنے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، لیکن شاید زیادہ بنیادی طور پر کلیسیا کی علانیہ منادی اور تعلیم دینے سے بھی ایسا کرتے ہیں۔ اِس باب میں ہم سیکھیں گے کہ صحیح تعلیم ہماری شخصی اور کلیسیا کی اجتماعی زندگی میں بھی ہماری مدد کرتی ہے کہ ہم دانش مندی سے بائبل کا مطالعہ کریں اور دوسروں کو سکھائیں۔

صحیح تعلیم: بائبل کا مطالعہ کرنے کا حتمی مقصد

بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کا حتمی مقصد خدا سے اور اپنے ہمسائے سے بہتر طور پر محبت رکھنا ہے۔ اور خدا سے زیادہ محبت رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اُس کے متعلق زیادہ جانیں۔ یہ سچ ہے کہ ایک شخص خدا سے محبت رکھے بغیر علمِ الٰہی کے حقائق سیکھ سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ خدا کو جانے بغیر اُس سے محبت نہیں رکھ سکتے۔ خدا کو جاننے کے لئے آپ کو اُس کے

متعلق باتیں جاننے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اپنی بیوی سے محبت رکھتے ہیں تو آپ اُس کی پسند اور ناپسند، اُس کا ماضی، مستقبل کے منصوبے اور بہت کچھ جاننا چاہیں گے۔ اِسی طرح ہم جو خدا سے محبت رکھنے کے دعوے دار ہیں ہمیں اُس کے متعلق وہ سب باتیں معلوم ہونی چاہئیں جو ہم معلوم کر سکتے ہیں۔

اِسی لئے بائبل پڑھنے کا ایک اہم مقصد صحیح تعلیم کو سمجھنا اور سیکھنا ہے۔ صحیح تعلیم بائبل کا ایک اِجتماعی اور منطقی ترتیب میں خلاصہ اور نظریہ پیش کرتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کیسا ہے، وہ کس سے محبت رکھتا اور نفرت کرتا ہے، ماضی میں اُس نے کیا کِیا اور مستقبل کے لئے اُس کے منصوبے کیا ہیں۔ سیاق و سباق سے الگ تھلگ دو حوالوں سے خدا کے متعلق اپنے علم کا تعین کرنا ایسے ہی ہو گا جیسے آپ دو مختلف ماحولوں میں ہونے والی گفتگو سے اپنے شریکِ حیات کے بارے میں کوئی رائے قائم کر لیں۔ مثلاً سخت گرمی کے موسم میں بجلی نہ ہونے کی صورت میں آپ کی اہلیہ نے کہا ہو" اِس ملک میں رہنا ایک عذاب ہے۔" یا بچوں کی شرارتوں کی وجہ سے بیگم نے کہہ دیا ہو" دَفع ہو جاؤ یہاں سے، زندگی اجیرن کر دی ہے تم لوگوں نے۔" اِن دونوں صورتِ احوال کی بنا پر آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی اہلیہ بہت بد مزاج خاتون ہے۔

صحیح تعلیم بائبل کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک اہم حفاظتی جنگلا بھی ہے۔ یہ ہمیں کلامِ مقدس سے خدا کے متعلق غلط باتوں کی قیاس آرائی کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کلامِ مقدس کی درست تفسیر و تشریح کرنے کے لئے ہمیں اُن باتوں کو واضح کرنے کی ضرورت ہے جو ہم پہلے ہی خدا کے بارے میں کلامِ مقدس سے

جانتے ہیں اور یہ صحیح تعلیم ہے۔

صحیح تعلیم ہمارے مطالعے کی سمت درست رکھنے اور اِس سمت میں آگے بڑھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ صحیح تعلیم بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کے لئے ہے۔

بائبل کیا ہے؟ ایک پیغام دینے والی کہانی

مزید تفصیل سے جاننے کے لئے کہ صحیح تعلیم کس طرح بائبل کے مطالعہ اور سکھانے پر اثر انداز ہوتی ہے ہم پہلے اِس بات پر غور کریں گے کہ بائبل کیا ہے۔

کیا بائبل ایک طلسماتی کتاب ہے جسے آپ روحانی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے اتفاقاً کہیں سے بھی کھول کر استعمال کر سکتے ہیں؟ یا پھر یہ قسمت کا حال بتانے والی جنتری ہے؟ یا شخصی ترقی کے لئے اخلاقی اصولوں کا ایک مجموعہ ہے؟ یا متاثر کن داستانوں کی منتخب تحریر ہے؟

الف۔ بائبل ایک مکاشفہ ہے۔ خدا اپنے کلام میں اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ کلامِ مقدس کا ہر لفظ اُس کے اِلہام سے ہے (۲۔تیمتھیس ۱۶:۳)۔ کلامِ مقدس کے مصنفین مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھتے اور مختلف شخصیات کے مالک تھے اور اُنہوں نے مختلف زمانوں اور مختلف ادبی اصناف میں اِسے تحریر کیا، لیکن اُن سب نے روح القدس کی تحریک سے لکھا۔ اِس لئے وہ ”خدا کی طرف سے بولتے تھے“ (۲۔پطرس ۲۱:۱)۔ اُن سب نے خدا کے منہ کی باتیں لکھیں۔

ب۔ بائبل زندگی بخش پیغام کی منادی کرنے والی کہانی ہے۔ شروع سے آخر تک بائبل نجات کی ہی کہانی پیش کرتی ہے۔ تخلیق سے لے کر انسان کے

گناہ میں گرنے، یسوع کا صلیب پر نجات بخش کام اور بالآخر تمام مخلوقات پر خدا کی بادشاہی کے قیام تک بائبل ایک ہی واقعہ پیش کرتی ہے جو پیدائش سے مکاشفہ کی کتاب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ خدا اپنے بیٹے یسوع کے وسیلے سے اپنے لوگوں کے لئے نجات کا کام کیسے کر رہا ہے۔

تاہم یہ محض ایک فرضی کہانی نہیں بلکہ ایسی کہانی ہے جو واقعی رُونما ہوئی۔ اِس کہانی میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم مسیحیوں کو اپنی زندگیاں بائبل کی کہانی کے مطابق بنانی ہیں: ہم یسوع کی صلیبی موت، اُس کے جی اُٹھنے، آسمان پر جانے اور روح القدس کے نزول کے بعد کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن ہم اُس کی آمدِ ثانی سے پہلے کے زمانے میں موجود ہیں۔ بائبل وضاحت کرتی ہے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں، ہم کون ہیں اور ہم کہاں جا رہے ہیں۔

غور کریں صحیح تعلیم کس طرح اِس کہانی سے نکلتی ہے اور اِس کا لازمی جز ہے۔

۱۔ تخلیق سے ہم سیکھتے ہیں کہ خدا قادرِ مطلق، پاک، حکمت والا اور بھلا ہے (زبور ۱۰۴)۔

۲۔ انسان کے گناہ میں گرنے سے ہم سیکھتے ہیں کہ خدا کامل طور پر راست ہے اور اُس کا غصہ گناہ کے خلاف بھڑکتا ہے، تاہم وہ گنہگاروں پر (جو کہ ہم سب ہیں) رحم کرتا اور اُن کے ساتھ تحمل سے پیش آتا ہے (پیدائش باب ۳)۔

۳۔ یسوع کی زندگی میں ہم خدا کی پاکیزگی اور رحم کا مکمل اِظہار دیکھتے ہیں (یوحنا ۱:۱۸؛ ۱۴:۹)۔

۴۔ یسوع کی موت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے اِنصاف اور محبت نے اکٹھے کام کرتے ہوئے نجات تیار کی (رومیوں ۳: ۲۱-۲۶؛ ۵: ۶-۱۱)۔

۵۔ یسوع کے جی اُٹھنے میں ہم اُس کی موت پر فتح دیکھتے ہیں جس کا خدا نے اپنے سب لوگوں سے وعدہ کیا ہے (۲۔کرنتھیوں ۴: ۱۴)۔

۶۔ یسوع کے واپس آنے اور تمام تخلیق پر خدا کی بادشاہی کی بحالی کے وعدے میں ہمیں خدا کی اپنے لوگوں کے ساتھ وفاداری، اُس کی بھرپور فیاضی اور بہت کچھ نظر آتا ہے (مکاشفہ ۲۲: ۱۲)۔

دوسرے الفاظ میں بائبل ایک کہانی ہے جو ایک پیغام کی منادی کرتی ہے۔ مائیکل ہورٹن کے الفاظ میں یہ ایک واقعہ ہے جو ایک عقیدہ پیش کرتا ہے۔ یہ ایک تحریر ہے جو تعلیم سے معمور ہے۔ صحیح تعلیم بائبل کی نجات کی عظیم کہانی سے نکلتی ہے۔

ج۔ بائبل خدا کے ہاتھ میں اپنا نجات کا کام جاری رکھنے کا ایک وسیلہ ہے۔ جب ہم کلامِ مقدس پڑھتے ہیں تو زندہ خدا کی آواز سنتے ہیں (عبرانیوں ۴: ۱۲، ۱۳)۔ خدا کا کلام نہایت طاقتور ہے، یہ اپنے مقاصد پورے کرنے میں کبھی بھی ناکام نہیں ہوتا (یسعیاہ ۵۵: ۱۰، ۱۱)۔ اِن مقاصد میں گنہگاروں کو نجات دینا اور جو مسیح میں ہیں اُنہیں پاک کرنا شامل ہے (۱۔پطرس ۱: ۲۳-۲۵؛ یوحنا ۱۷: ۱۷؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۲: ۱۳)۔ لہٰذا کلامِ مقدس پر غور وخوض کرتے ہوئے ہمیں اِس کے وسیلے سے تبدیل ہونے کی توقع رکھنی چاہیے۔ ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ یہ ہمیں ہمارے راستے پر آگے بڑھائے گا اور ہمیں مزید مسیح کا ہم شکل بنائے گا۔

چونکہ بائبل ایک ایسی کہانی ہے جو ایک پیغام پیش کرتی ہے اِس لئے ہمیں کہانی اور پیغام دونوں پر توجہ دینی چاہیئے۔ آئیں باری باری اِن دونوں پر غور کرتے ہیں۔

ا۔ بائبل کا ایک کہانی کے طور پر مطالعہ کیسے کریں

بائبل شروع سے آخر تک ایک ہی کہانی پیش کرتی ہے، لیکن اِس کہانی کو یکجا کرنا اِتنا آسان نہیں جیسے پیدائش سے مکاشفہ تک پڑھنا آسان نہیں (کئی لوگ پیدائش کی کتاب سے پڑھنا شروع کرتے ہیں اور احبار پر آ کر رک جاتے ہیں)۔ لہٰذا یہ سیکھنا بہت ضروری ہے کہ کلامِ مقدس کا ہر حصہ کس طرح اِس کی مکمل کہانی کے ساتھ پیوستہ ہے۔

یہاں چند مراحل بتائے گئے ہیں جو ایسا کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں:

الف۔ مکمل پرانا عہد نامہ پڑھیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر ایک کتاب ایک ہی نشست میں یا مختصر وقت میں پڑھیں۔ اس سے آپ کو بڑی تصویر سمجھنے میں مدد ملے گی۔ بنی اسرائیل کی مجموعی تاریخ یعنی بزرگوں سے لے کر اسیری سے واپسی تک سے واقف ہوں۔ مطالعہ کرتے ہوئے اُن عہود پر خاص توجہ دیں جو خدا نے نوح (پیدائش ۸:۲۰-۹:۱۷)، ابرہام (پیدائش ۱۲: ۱-۳؛ ۱۵:۱-۲۱)، بنی اسرائیل (خروج ابواب ۱۹-۲۴)، داؤد (۲۔سموئیل ۷:۱-۱۷) اور خاص طور پر نیا عہد جو خدا نے یرمیاہ کے وسیلے سے باندھا تھا (یرمیاہ ۳۱:۳۱-۳۴)۔ ہر عہد تخلیق اور نجات کے کام کے لئے خدا کے مقاصد کا کچھ حصہ ظاہر کرتا ہے۔

ب۔ چاروں اناجیل کو بار بار پڑھیں۔ چاروں اناجیل میں خدا کے پرانے عہد نامے کے تمام وعدوں کی تکمیل کے طور پر یسوع مسیح کو پیش کیا گیا ہے۔ لہٰذا اُن حوالوں پر توجہ مرکوز کریں جن میں مصنفین نے یسوع اور پرانے عہد نامے میں تعلق قائم کیا ہے۔ نیز اِس بات پر بھی غور کریں کہ کس طرح اناجیل میں خدا کے پرانے عہد نامے میں شروع ہونے والے نجات بخش کام جاری ہیں اور کس طرح مسیح کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے سے وابستہ ہیں۔

ج۔ اُن حوالوں پر خاص توجہ دیں جن میں مصنفین نے پرانے عہد نامے سے اقتباس کیا یا اشارہ دیا ہے۔ یسوع نے خود شاگردوں کو سکھایا کہ وہ کس طرح پرانے عہد نامے کی درست تشریح کر سکتے ہیں یعنی اُس کی موت اور جی اُٹھنے کی روشنی میں (لوقا ۲۴:۲۷،۴۴-۴۷)۔ لہٰذا جس طرح یسوع کے رسولوں نے کیا اُسی طرح پرانے اور نئے عہد ناموں میں تعلقات کو جوڑیں۔

د۔ اُن حوالہ جات کا بغور مطالعہ کریں جن میں بائبل کے مصنفین نے بائبل کی مکمل کہانی کے حصوں کو خود جوڑا ہے۔ ایسے حوالہ جات کی ایک مثال اعمال کی کتاب کے ساتویں باب میں ستفنس کی تقریر ہے اور اعمال ۱۳:۱۶-۴۱ میں پولس کا وعظ بھی اِس کی مثال ہے۔ اِس حوالے میں پولس نے واضح کیا ہے کہ کس طرح یسوع کی زندگی، موت اور جی اُٹھنا ''باپ دادا'' سے کئے جانے والے وعدے کی تکمیل ہیں (آیت ۳۲)۔ گلتیوں ۳-۴ باب میں پولس نے وضاحت کی ہے کہ کس طرح انجیل ابرہام کے ساتھ خدا کا وعدہ پورا کرتی اور موسیٰ کی شریعت کا دور ختم کرتی ہے۔ عبرانیوں کے نام خط میں خاص طور پر ۸-۱۰ ابواب میں مصنف نے واضح کیا ہے کہ یسوع کی موت کس طرح کامل ہے اور

پرانے عہد نامے کے قربانیوں کے نظام کی ایک ہی بار تکمیل کرتی ہے۔ اِس کے نتیجے میں اب مسیح کی موت کے وسیلے سے ایمان داروں کو گناہوں کی معافی، نئے دل اور خدا تک مفت رسائی حاصل ہے اور پرانا نظام مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ اِس طرح کے حوالہ جات پرانا عہد نامہ سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ وہ ہمیں یہ بھی دکھاتے ہیں کہ کس طرح مسیح کا کفارہ بخش کام نجات کی کہانی میں پہلے رونما ہونے والی باتوں کو پورا کرتا اور بعض اوقات ختم کرتا ہے۔

یہ سب کرنے کا مقصد بائبل کو ایک ہی کہانی کے طور پر سمجھنا ہے۔ علمِ الٰہی کے علما بعض اوقات اِس قسم کے مطالعے کو ''بائبلی علمِ اِلٰہی'' (Biblical Theology) کہتے ہیں یعنی وہ علمِ الٰہی جو کلامِ مقدس میں خدا کے مکاشفے کے تسلسل کو بتدریج ظاہر کرتا ہے۔

کلامِ مقدس کی درست تشریح کرنے اور اپنی زندگیوں پر اِس کا اطلاق کرنے کے لئے اِس طرح مطالعہ کرنا سیکھنا ضروری ہے۔ یہ سمجھنا کہ بائبل مقدس کا کوئی حصہ مجموعی کہانی میں کہاں پر ہے اِس بات کو سمجھنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے کہ اِس موضوع سے متعلقہ بائبلی تعلیم کا ہماری زندگیوں سے کیا تعلق ہے۔

یہاں اِس کی صرف دو مثالیں دی گئی ہیں:

- بحیثیت مسیحی احبار کی کتاب میں پاک کئے جانے کے قوانین کا اطلاق ہم پر نہیں ہوتا۔ مسیح نے اِنہیں پورا کر کے ختم کر دیا ہے۔ لیکن وہ اب بھی ہم پر خدا کی پاکیزگی اور یہ تقاضا ظاہر کرتے ہیں کہ ہم پاک ہوں (احبار ۱۹:۲)۔

- یشوع کا کنعان کو فتح کرنا نہ تو خارجہ پالیسی کا نمونہ ہے اور نہ ہی قدیم زمانے کی بربریت کی مثال ہے۔ یہ الٰہی سزا کا عمل تھا۔ اِس مخصوص مثال میں گناہ پر خدا کی آخری عدالت کو دورِ حاضر میں دکھایا گیا ہے (پیدائش ۱۶:۱۵)۔

کلامِ مقدس کا درست طور پر مطالعہ کرنے کے لئے اِسے ایک کہانی کے طور پر دیکھنا اہم ترین طریقوں میں سے ایک ہے اور اِس سے چند بہترین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اِس سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم خدا کے نجات بخش کاموں کے مکاشفے کو سمجھ سکیں جو ماضی کی ازلیت سے مستقبل کی ابدیت تک پھیلا ہوا ہے۔

۲۔ بائبل کے پیغام کے لئے اِس کا مطالعہ کیسے کریں

لیکن کلامِ مقدس محض ایک کہانی نہیں بلکہ ایک ایسی کہانی ہے جو ایک پیغام پیش کرتی ہے۔ وہ پیغام یہ خوش خبری ہے کہ یسوع نے خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کے لئے صلیب پر اپنی جان دی اور مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اُن سب کا نجات دِہندہ ہے جو اپنے گناہوں سے باز آتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن ایک پھیلے ہوئے پرانے درخت کی طرح جس کی جڑیں دُور دُور تک پہنچی ہوں انجیل کا بنیادی پیغام بھی بائبل کے ہر موضوع سے منسلک ہے۔

مثال کے طور پر خدا کی ذات کی سمجھ ہمارے طرزِ زندگی کا تعین کرتی ہے۔ جب آپ کو اپنے حالات بے قابو لگتے ہیں تو یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ خدا مختارِ کل ہے (افسیوں ۱:۱۱؛ رومیوں ۸:۲۸؛ عاموس ۳:۶)۔ جب آپ تکلیف دِہ مسائل کا سامنا کرتے ہیں تو یہ جاننا ضروری ہے کہ خدا بھلا

ہے(زبور ۱۰۶: ۱)۔ جب آپ گناہ کے بوجھ تلے ہوں تو یہ جاننا اہمیت رکھتا ہے کہ خدا رحیم اور مہربان ہے، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے اور اُس نے ہمارے گناہ معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے (خروج ۳۴: ۶؛ ۱۔یوحنا ۱:۹)۔ بائبل کی تعلیم کا ہر پہلو ہمارے طرزِ زندگی سے تعلق رکھتا ہے خواہ وہ خدا کے کردار، خدا کے کاموں، انسانی فطرت، ہماری دنیا، مستقبل کے لئے خدا کے منصوبوں یا کسی بھی بات کے متعلق ہو۔

لہٰذا بائبل مقدس کے پیغام کو سمجھنے کے لئے آپ اِس کا مطالعہ کس طرح کرتے ہیں؟

الف۔ اِس قائلیت کے ساتھ کلامِ مقدس کے مطالعے کا آغاز کریں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ خدا کا اپنی ذات کا مکاشفہ ہے۔ لہٰذا کلامِ مقدس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب خدا کے متعلق ہمارا واحد مستند ذریعہ ہے۔ چونکہ خدا مکمل سچائی ہے (ططس ۱:۲) اِس لئے جو کچھ وہ فرماتا ہے وہ سچ اور قابلِ بھروسا ہے (زبور ۱۲:۶)۔ خدا کا مکاشفہ ہونے کی وجہ سے اِس کی تعلیم منطقی ترتیب میں یکساں اور ایک اکائی کی صورت میں ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ اگر اِس کی مناسب تشریح کی جائے تو یہ کبھی بھی اپنی تردید نہیں کرتا اور یہ کبھی بھی اور کسی طرح سے بھی ہمیں گمراہ نہیں کرتا۔ چونکہ کلامِ مقدس خدا کا کلام ہے اِس لئے اِس کا پیغام مربوط ہے اور وہ پیغام ہمارے لئے مستند و معتبر ہے۔

ب۔ پوری کہانی کو بار بار پڑھیں اور اِس کا مطلب احتیاط سے سمجھیں جو کہانی سے سامنے آتا ہے۔ جیسے کسی کتاب کے متعلق حتمی رائے دینے سے پہلے آپ کو پوری کتاب پڑھنی چاہیے اِسی طرح مزید یہ جاننے کے لئے کہ خدا

نے اپنے متعلق کیا ظاہر کیا ہے آپ کو کلامِ مقدس کا گہرا مطالعہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ آپ جس قدر بہتر طور پر کلامِ مقدس کو سمجھیں گے اُسی قدر بہتر طور پر اُس کے پیغام کو سمجھ پائیں گے۔

ج۔ کلامِ مقدس کو خود اپنی تشریح کرنے دیں۔ کلامِ مقدس اپنی تردید نہیں کرتا۔ لہٰذا واضح حصوں کی مدد سے کم واضح حصوں کو سمجھیں۔ جب الجھا دینے والے نکات سامنے آئیں تو کلامِ مقدس کے دوسرے حصے تلاش کریں جن میں اُن ہی مسائل پر بات کی گئی ہے اور غور کریں کہ آپ مجموعی لحاظ سے اُسے سمجھ سکتے ہیں یا نہیں۔

د۔ جب آپ کلامِ مقدس کے وسیلے سے خدا کے متعلق حقیقی پہچان میں آگے بڑھیں تو یہ پہچان اُن عدسوں کا حصہ بن جاتی ہے جن کی مدد سے آپ کلامِ مقدس کا مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ وہ حصہ یہ ہے کہ آپ کس طرح کلامِ مقدس کا گہرا، بھرپور اور زیادہ معیاری مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر بائبل میں بغیر کسی شک و شبہ کے واضح کیا گیا ہے کہ یسوع مسیح کامل خدا اور مکمل انسان ہے (یوحنا ۱: ۱،۱۴)۔ لہٰذا اگر آپ کوئی ایسا حصہ پڑھیں جو بظاہر اِس تعلیم پر انگلی اُٹھاتا ہو تو اِس حصے کی تشریح اُس روشنی میں کریں جس کے آپ پہلے ہی قائل ہو چکے ہیں۔

ہ۔ مختلف حصوں کا مجموعی کہانی کے ساتھ مسلسل تعلق بناتے رہیں۔ کلامِ مقدس ہمیں الگ الگ تعلیمات نہیں دیتا بلکہ خدا کا کردار ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا غور کریں کہ خدا کی صفات کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں — اُس کی محبت اور عدل، اُس کا رحم اور پاکیزگی۔ یہ صفات ایک

دوسرے کی تردید نہیں کرتیں بلکہ یہ ایک ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔

چونکہ پاک کلام دیانت داری سے خدا کی ذات کو پیش کرتا ہے اِس لئے اِس کی تعلیم کو ایک مربوط اکائی میں اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ ہم اِس کی مرکزی تعلیم کا خلاصہ پیش کر سکتے ہیں جیسے خدا کا کردار، تخلیق کی حالت، انسان کی فطرت اور گناہ میں گرنا، مسیح کا نجات بخش کام، کلیسیا کی زندگی اور آنے والی دنیا کا وعدہ۔ ترتیب وار تسلسل کے ساتھ اِن موضوعات کا مطالعہ کرنے کو ''باضابطہ علمِ الٰہی'' (Systematic Theology) کہا جاتا ہے۔

اِس کتاب میں جب ہم ''صحیح تعلیم'' پر گفتگو کریں گے تو بارہا باضابطہ علم الٰہی اور بائبلی علمِ الٰہی سے مدد حاصل کریں گے کیونکہ اِس کا دونوں سے تعلق ہے، تاہم ہماری زیادہ توجہ باضابطہ علمِ الٰہی پر ہو گی۔ باضابطہ علمِ الٰہی بائبل کا مطالعہ کرنے کا وہ طریقہ ہے جس میں کسی بھی موضوع کے بارے میں بائبل مقدس کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا جاتا اور بتایا جاتا ہے کہ اِس کا ہماری زندگی سے کیا تعلق ہے۔

و۔ غور کریں کہ کلامِ مقدس آپ کی زندگی کے معاملات کے متعلق کیا فرماتا ہے جیسے کہ شادی، دولت، کام یا دوستی وغیرہ۔ جب ہم کلامِ مقدس کا بغور مطالعہ کرتے اور مجموعی کہانی کو ذہن میں رکھتے ہیں تو ہم اِس کی تعلیمات کو یکجا کر کے ایک نظریہ قائم کر سکتے اور اُن صورتِ احوال پر اِس کا اطلاق کر سکتے ہیں جن کا بائبل کے مصنفین نے تجربہ نہیں کیا یا تصور نہیں کیا۔ بظاہر درج بالا معاملات یا موضوعات میں سے کوئی بھی موضوع بائبل مقدس کا مرکزی موضوع نہیں۔ لیکن بائبل مقدس نہ صرف اِن موضوعات پر بلکہ زندگی کے ہر معاملے پر

اگر چہ کبھی کبھار یا بالواسطہ مگر زوردار طریقے سے بات کرتی ہے۔ جب ہم بائبل کا مطالعہ کریں تو ہمارا پہلا سوال یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ" اِس کا میرے لئے کیا مطلب ہے ؟" بلکہ سب کچھ کرنے کے بعد آخر کار یہ سوال پوچھنا چاہیئے۔ باضابطہ علمِ الٰہی ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم بائبل کی تعلیمات کو مجموعی طور پر ایک اکائی کی صورت میں یکجا کریں جو کہ بائبل کا ہماری زندگیوں پر اطلاق کرنے کے لئے دوسرا ناگزیر قدم ہے۔ یہ دیکھنا کہ بائبل کا کوئی بھی حصہ اِس کی دوسری تعلیمات کے ساتھ کس طرح مطابقت رکھتا ہے بائبل کا ہماری زندگیوں پر درست اطلاق کرنے کا ایک اہم حصہ ہے۔

کلامِ مقدس ایک کہانی ہے جو ایک پیغام پیش کرتی ہے۔ کلامِ مقدس کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کا مقصد مسیح کا ہم شکل بننا ہے۔ اِس کہانی کو ایک اکائی کی صورت میں پیش کرنا اور درست طور پر اِس کا پیغام نکالنا دین دار مسیحی زندگی گزارنے کے لئے بہت ہی ضروری ہیں۔

صحیح تعلیم کے فوائد

اِن باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آیئے دیکھتے ہیں کہ صحیح تعلیم کے بائبل مقدس کو پڑھنے اور سکھانے میں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

صحیح تعلیم کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ بڑی تصویر کو پیش کرتی ہے یعنی بائبل مقدس کے پیغام کو ایک خلاصے کی صورت میں پیش کرتی ہے اور یوں بڑی تصویر کلامِ مقدس کی تمام جزئیات سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ایک چھوٹے علاقے کو اپنے ذہن میں لائیں جو چند مربع کلومیٹر سے زیادہ بڑا نہیں اور اُس

میں خطرناک جنگلی جانوروں کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ یہ علاقہ ایک بڑے شہر کے قریب ہے اور اُس شہر کے باشندے اپنے بچوں کو اُس علاقے میں آزادی سے گھومنے کی اجازت دیتے ہیں بلکہ اِسے ایک تفریح سمجھا جاتا ہے۔

اب اگر مَیں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ علاقہ ایک ''چڑیا گھر'' ہے تو میری اوپر دی گئی تفصیلات قابلِ فہم بن جائیں گی اور اِنہیں ایک مختلف انداز میں دیکھنے لگیں گے۔

میرا نکتہ یہ ہے کہ بڑی تصویر سامنے رکھنے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ تمام تفصیلات یا جزئیات کس طرح سے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ اِس سے ہمیں وہ حصے واضح کرنے میں مدد ملتی ہے جو بصورتِ دیگر غیر واضح رہیں گے۔ صحیح تعلیم ہمیں ایک بڑی تصویر دیتی ہے : ہم ایک بڑے زاویے سے دیکھ سکتے ہیں کہ خدا کون ہے، ہم کون ہیں اور خدا مسیح پر ایمان لانے والوں کے لئے کس طرح نجات کا کام کر رہا ہے۔

صحیح تعلیم کی بڑی تصویر کا ایک دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ بارُودی سرنگیں صاف کرنے والے کی طرح کام کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ہمارے اِرد گرد منڈلاتے ہوئے خطرات سے ہمیں آزاد کرتی ہے۔ صحیح تعلیم کی ایک متوازن خوراک ہمارے غیر بائبلی خیالات اور رویوں کو بے نقاب کر سکتی اور ختم کر سکتی ہے جو بصورتِ دیگر واضح نہ ہوتے۔ گناہ کی وجہ سے ہم سب خدا کے متعلق غلط خیالات رکھتے ہیں اور بعض اوقات کئی سالوں بلکہ عشروں تک اِن خیالات کو چیلنج نہیں کیا جاتا۔ لیکن جس تعلیم میں کلامِ مقدس میں ظاہر کی گئی ''خدا کی ساری مرضی'' (اعمال ۲۰:۲۷) پیش کی جائے وہ ہمیں ایسی غلطیاں دُور کرنے

پر آمادہ کرتی ہے۔ یہ بائبل کے اُن حصوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو مقبولِ عام قائلیتوں کی تردید کرتے ہیں جنہیں ہم نے کلامِ مقدس سے نہیں بلکہ اپنی ثقافت سے اپنایا ہے۔ صحیح تعلیم اُن طریقوں کو واضح کرتی ہے جن سے ہم نے خدا کو اپنی شبیہ پر ڈھالنے کی کوشش کی ہے بجائے اِس کے کہ ہم اُس کے پُرفضل مکاشفے پر توجہ دے کر چیزوں کو اُس طرح دیکھتے جس طرح وہ حقیقت میں ہیں۔

اِسی طرح صحیح تعلیم ہمارے تاریک پہلوؤں کو واضح کرتی اور عدم توازن کو درست کرتی ہے۔ ثقافت، رجحان، کلیسیائی روایت یا دیگر عوامل کی وجہ سے ہم سب بائبل کی تعلیم کے چند پہلوؤں پر زیادہ زور دینے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کرتے یہاں تک کہ اُنہیں قبول ہی نہیں کرتے۔ بائبلی تعلیم وہی کام سرانجام دیتی ہے جو بحری جہاز کا توازن قائم رکھنے والا وزن کرتا ہے۔ یہ ہمیں بائبل کی تعلیمات کو مکمل اور متوازی طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے بجائے اِس کے کہ ہم جن حصوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں صرف اُنہیں تھامے رہیں۔ نیز صحیح تعلیم کا مکمل منظر ہماری توجہ اُن باتوں کی طرف بھی مبذول کراتا ہے جن پر ہم کلامِ مقدس کا مطالعہ کرتے ہوئے غور ہی نہیں کرتے یا نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ ہماری سمجھ بوجھ کی اصلاح کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے تاکہ ہم صحیح معنوں میں وہ دیکھ سکیں جو خدا نے اپنے کلام میں اپنے متعلق ظاہر کیا ہے۔

نیز صحیح تعلیم ہماری مدد کرتی ہے کہ ہم بائبل کا اپنی زندگیوں پر اطلاق کریں۔ صحیح تعلیم ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خدا کی نجات کی کہانی دراصل وہ کہانی

ہے جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں واضح طور پر دکھاتی ہے کہ دنیا حقیقت میں کیسی ہے یعنی جو کچھ خدا اِس کے متعلق فرماتا ہے۔ لہٰذا صحیح تعلیم بائبل کا عملی اطلاق کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہم اکثر ''مذہب'' اور ''عملی زندگی'' کو الگ الگ خانوں میں رکھتے ہیں۔ ہم نے بائبل کو اپنی روز مرہ زندگیوں سے باہر نکال دیا ہے جیسے اِس کا اطلاق صرف اُن کاموں اور باتوں پر ہوتا ہے جو ہم اتوار کی صبح ایک یا دو گھنٹوں کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن صحیح تعلیم ہمیں دنیا پر مربوط اور ہر طرف نظر ڈالنے میں مدد دیتی ہے۔ جب ہم اِس بات کو سمجھ جاتے ہیں تو بائبل خاص مذہبی ضروریات پوری کرنے کے لئے محض حکمت کی کتاب نہیں رہتی بلکہ وہ عدسے بن جاتی ہے جن کی مدد سے ہم اپنی زندگیوں کی ہر بات کو سمجھ سکتے ہیں۔

آخری بات یہ کہ صحیح تعلیم جھوٹی یا غلط تعلیم کے خلاف ایک دفاع ہے۔ دراصل اپنے آپ کو بائبل کا اُستاد کہنے والا ہر شخص بائبل کی درست تعلیم نہیں دیتا۔ بہت سے مبلغ خدا کے کلام کو نہایت غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ کلامِ مقدس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جھوٹے اُستاد کلیسیا کے لئے ہمیشہ ایک خطرہ ہوں گے (اعمال ۲۰:۲۹-۳۱؛ افسیوں ۴:۱۴)۔ اور کسی چیز کے نقلی ہونے کا پتا لگانے کا بہترین طریقہ اصل چیز دیکھنا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جھوٹے استاد ہمیشہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ وہی بات کہتے ہیں جو ہم سننا چاہتے ہیں (۲-تیمتھیس ۴: ۳،۴)۔ جھوٹی تعلیم کا بہترین علاج یہ ہے کہ مستقل طور پر صحیح تعلیم کی خوراک لی جائے۔ تعلیمی بیماری سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ

ہے کہ روک تھام کرنے والی بائبلی علمِ الٰہی کی دوا لگاتار لی جائے۔

صحیح تعلیم کلیسیا میں بائبل پڑھنے اور سکھانے کے لئے ہے

کلیسیا میں بائبل پڑھنے اور سکھائے جانے پر صحیح تعلیم کا کیا اثر ہونا چاہئے؟ یہاں مَیں چار بنیادی نکات پیش کروں گا۔ اِن سب کا تعلق پاسبانوں سے ہے، تاہم ہر مسیحی کو بھی اِن سے باخبر ہونا چاہئے۔

پہلا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ کلیسیا کے ہفتہ وار جمع ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ایمان دار روحانی طور پر ترقی کریں (۱۔کرنتھیوں ۱۴: ۱۲، ۱۴، ۲۶)۔ لہٰذا اِس وقت کو اپنے لوگوں کو صحیح تعلیم سکھانے کے لئے استعمال کریں۔ تفسیری وعظ یعنی ایسا وعظ جو بائبل کے متن کے بنیادی نکتے پر مشتمل ہوتا ہے اُسے وعظ کا بنیادی نکتہ بنائیں اور اُس کا اطلاق کلیسیا کی زندگی پر کریں۔ کلیسیا کی منادی کا بڑا حصہ تفسیری وعظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ لیکن آپ کے وعظوں سے یہ تاثر نہیں ملنا چاہئے کہ آپ کا بائبلی متن ایک الگ تھلگ حصہ ہے، بلکہ ہر وعظ کو تعلیمی مقالہ بنائے بغیر اِس طرح پیش کریں کہ لوگ آپ کے وعظ کی بائبلی تعلیم کو بائبل مقدس کے دیگر حصوں کے ساتھ اچھی طرح جوڑ سکیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کلامِ مقدس کے بہت سے حوالہ جات پیش کریں بلکہ اِس کے لئے آپ کو بائبل مقدس کی مجموعی تعلیم یعنی بڑی تصویر کو سامنے رکھتے ہوئے وعظ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز حمد و ثنا، دعائیں اور عبادت کی دیگر سرگرمیاں بھی صحیح تعلیم کے مطابق ہونی چاہئیں۔ تیسرے اور چھٹے باب میں ہم اجتماعی پرستش کے دیگر پہلوؤں پر مزید غور کریں گے۔

دوم، اتوار کی عبادت کے وعظ کو بنیادی اہمیت دیں گے گویا یہ ضیافت کے کھانوں میں سے سب سے اہم ڈِش ہے، جس سے لوگوں کی بھوک دُور ہو گی۔ وعظ کو سلاد، رائتہ یا چٹنی کے طور پر پیش نہ کریں جو لوگوں کو محض مزہ دلانے اور بہتر ڈش کے منتظر بناتے ہیں کہ چرچ میں اُنہیں مزید کیا ملے گا۔ دوسرے الفاظ میں اپنے لوگوں کو ناقص تعلیم کی غذا مت دیں۔ بائبل غذائیت سے بھرپور خوراک کی طرح ہے اور مسیحیوں کو نشو و نما پانے کے لئے صحیح تعلیم کی بہت سی غذا کی ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ کا وعظ صحیح تعلیم سے اِس طرح بھرپور ہونا چاہیئے جو نشو و نما پاتے ہوئے مسیحیوں کی بھوک مٹا سکے۔

سوم، چونکہ صحیح تعلیم زندگی کے لئے ہے اِس لئے علمِ الٰہی اطلاق کے لئے ہے۔ بعض مبلغین اپنے وعظ میں بہت زیادہ علمِ الٰہی سکھاتے ہیں، لیکن روز مرہ زندگی پر اِس کا اطلاق نہایت کم کرتے ہیں۔ کئی مسیحیوں کے پاس علم تو بہت ہے، لیکن خدا کی پہچان کم ہے یا مفہوم کے اعتبار سے تو اُن کا علم بالکل درست ہے، لیکن اُن میں محبت کی شدید کمی ہے۔ دوسری طرف آج کی بشارتی تبلیغ میں سب سے زیادہ عام بات یہ ہے کہ وعظ میں اطلاق بہت زیادہ ہے، لیکن علمِ الٰہی بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا۔ کسی لحاظ سے یہ بات پہلی صورتِ حال سے بھی زیادہ بد تر ہے۔ اگر آپ کے وعظ میں علمِ الٰہی کے بغیر صرف اطلاق ہے تو پھر آپ خوش خبری کی منادی ہی نہیں کر رہے۔ لہٰذا اپنے اطلاق کی جڑیں متن اور علمِ الٰہی میں رکھیں جو آپ کے متن سے نکلتا ہے۔ اپنے لوگوں کو دکھائیں کہ انجیل میں بیان کردہ سچائیاں اُن کی مسیحی زندگی کے لئے لازمی ہدایات ہیں۔ اپنے وعظوں میں اُن کے لئے پُرجلال سچائی کا نمونہ پیش کریں

کہ مسیحی زندگی اُن کاموں کا ردِعمل ہے جو مسیح میں خدا ہمارے لئے کر چکا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ اپنی کلیسیا کو اتوار سمیت تمام عبادات میں صحیح تعلیم کی مستقل خوراک دیں۔ اتوار کی عبادت کے علاوہ ملنے والے موقعوں کو صحیح تعلیم کے مخصوص موضوعات کا گہرا مطالعہ کرانے کے لئے استعمال کریں۔

ہم بطور مسیحی کلامِ مقدس کی سچائیوں کا اپنی زندگی پر اطلاق کرنے سے آگے بڑھتے ہیں۔ لہٰذا اپنے لوگوں میں صحیح علمِ الٰہی کی بھوک پیدا کریں۔ اُنہیں اِس کی باقاعدہ طور پر خوراک دیں اور اُن کے آسودہ ہونے کا صبر سے اِنتظار کریں۔

صحیح تعلیم لوگوں کو علمِ الٰہی سکھانے کے لئے ہے

آخری بات ، یہ سب باتیں مسیح کا شاگرد بننے کے لئے ہر مسیحی کی شخصی زندگی میں کس طرح شامل ہونی چاہئیں؟

اوّل، اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ کی کلیسیا میں دی جانے والی تعلیم وہ بنیادی ذریعہ ہے جسے خدا اپنے متعلق آپ کی پہچان بڑھانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اِس سے یہ مراد نہیں کہ بائبل کا شخصی مطالعہ کرنا اہم نہیں بلکہ یہ کہ چرچ کی اجتماعی تعلیم نہایت اہم ہے۔

ہوسکتا ہے آپ شخصی طور پر یوناہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوں اور یہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہی ہو۔ بائبل کا شخصی مطالعہ کرنا بہت اہم ہے اور مَیں اِس کی اہمیت کم نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اگر آپ کا پاسبان لوقا کی انجیل سے وعظ پیش کر رہا ہے تو آپ کی کلیسیا کے سیکڑوں لوگ ہر ہفتے اِس

سے برکت پا رہے ہیں۔ لہٰذا اِس سے مستفیض ہوں۔ اتوار سے پہلے متن پر غور و خوض کرنے سے وعظ سننے کے لئے تیار ہوں اور اِس وعظ کو پورا ہفتہ اپنی کلیسیا کے اراکین کے ساتھ اِس پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے استعمال کریں۔ اپنے لوگوں کے ساتھ مل کر وعظ میں پیش کی گئی علمِ اِلٰہی کی عملی باتوں پر غور کریں اور اِس میں پیش کی گئی سچائی پر عمل کریں۔

ہر ہفتے پیش کئے جانے والے وعظ کو صرف اِس ہفتے کے لئے بائبل سیکھنے کا ایک موقع نہ سمجھیں بلکہ ایک ایسا چشمہ سمجھیں جو کلیسیا کی زندگی میں بائبل کی سچائی کا دھارا بھیجتا ہے۔ اِس دھارے کا رُخ ہزاروں راستوں کی طرف موڑا جا سکتا ہے جن کو بائبلی اور تعلیمی نشو و نما کی ضرورت ہے اور کلیسیا کے ہر رُکن کو اِس کام میں کچھ نہ کچھ حصہ ڈالنا چاہیئے۔

صحیح تعلیم کلیسیا میں بائبل کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کے لئے ہے۔ لہٰذا کلیسیا میں دی جانے والی تعلیم سے آپ علمِ الٰہی کے استاد اور مسیحی کی حیثیت سے ترقی کریں۔ آپ کی کوششیں ایسی ہوں کہ آپ اور کلیسیا کے اراکین مسیح کے شاگرد بنیں اور اُس انجن سے منسلک ہوں جو پوری کلیسیا کو آگے بڑھاتا ہے یعنی کلامِ مقدس کی تعلیم اور منادی سے پیوستہ ہو جائیں۔

صحیح تعلیم کا مطالعہ کرنے اور سکھانے کا مقصد

صحیح تعلیم ہماری مدد کرتی ہے کہ ہم عقل مندی سے بائبل کا مطالعہ کریں اور اِس کی تعلیم دیں۔ جب ہم نجات کی کہانی کی ترتیب اور کلامِ مقدس کے مجموعی پیغام کو واضح طور پر بیان کرنا سیکھ لیتے ہیں تو ہم مسیحی ایمان میں آگے

بڑھنے لگتے ہیں۔ بائبل کو موزوں طور پر سمجھنے میں مہارت حاصل کرنا مسیحی نشو ونما کے لئے ضروری ہے اور صحیح تعلیم اِس کا نقطۂ آغاز ہے۔ یہ ایک حفاظتی جنگلے کی طرح ہے اور کلامِ مقدس کا درست طور پر مطالعہ کرنا اِس کا مقصد ہے۔

بلاشبہ یہ سب کرنے کا مقصد محض علم حاصل کرنا نہیں بلکہ دین دارانہ زندگی میں آگے بڑھنا ہے۔علمِ الٰہی کے اُستاد کی حیثیت سے اپنی قابلیت بڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں بہترین مسیحی ہونے کا اظہار کریں۔ علمِ الٰہی کا مطالعہ کرنے کا حتمی مقصد حقائق تلاش کرنا نہیں بلکہ خدا کے ساتھ رفاقت رکھنا، دین دارانہ زندگی کا پھل صحت مند اور کلیسیائیں پیدا کرنا ہے۔

اِس کتاب کے بقیہ ابواب میں ہم اُن پھلوں پر غور کریں گے جو صحیح تعلیم کی بدولت کلیسیا کی زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا پھل ''پاکیزگی'' ہے۔ یہ ایک لحاظ سے ایسا پھل ہے جو باقی تمام پھلوں کا احاطہ کرتا ہے۔

باب 3

صحیح تعلیمِ الٰہی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے

جان میک آرتھر (John MacArthur) ایک پُرجوش مبلغ یا ایسا مبلغ ہے جو آپ کو جذبات کے گھوڑے پر سوار کر کے کہیں اَور لے جاتا ہے۔ لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ توجہ گرفت کرنے والے داستان گو جیسا ہے۔ دراصل اُس کا وعظ پیش کرنے کا انداز سادہ بلکہ تھوڑا سا یکساں ہے۔

جب مَیں نے پہلی بار اُسے وعظ کرتے ہوئے سنا تو سوچا کہ اُس کا انداز بہت اُکتا دینے والا ہے۔ اُس وقت مَیں نے ابھی کالج میں داخلہ لیا ہی تھا۔ یہ ایسٹر کا اتوار تھا اور مَیں کیلیفورنیا میں گریس کمیونٹی چرچ گیا جہاں میک آرتھر پاسبانی خدمت کرتا ہے۔ وہ ا۔کرنتھیوں ۱۵ باب سے کلام سنا رہا تھا کہ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ مسیح جی اٹھا ہے۔ اُس کا وعظ دلائل سے معمور تھا اور اُس نے بائبل کے بہت سے حوالے پیش کئے۔ ایسا لگتا تھا کہ اُس کا وعظ کبھی ختم نہیں ہو گا۔

شاید یہ اُس کے دلچسپ وعظوں میں سے نہیں تھا۔ لیکن اِس وجہ سے میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ وہ اُکتا دینے والا وعظ تھا۔ اِس سوچ کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ میرے اندر تعلیم پانے کی زیادہ بھوک ہی نہیں تھی۔ گذشتہ دو سال سے میرا کلامِ مقدس کا علم بڑھ رہا تھا۔ لیکن میک آرتھر کی زیادہ تر باتیں ابھی بھی میرے سر کے اوپر سے گزر جاتی تھیں۔

تاہم بائبل کے متعلق اُس کے گہرے علم اور اُس کی قائلیت کی پختگی نے مجھے حیران کیا تھا۔ مَیں اُس کی کلیسیا کے لوگوں سے بھی متاثر ہوا۔ وہ میری نسبت بائبل کی تعلیم سے اچھی طرح واقف تھے اور اپنے ایمان پر مستقل مزاجی سے عمل کر رہے تھے۔ اِس بات کا اِظہار اُن کی گفتگو، ایک دوسرے کے ساتھ اُن کے رویے اور کلیسیا کے ساتھ اُن کی وابستگی سے ہوتا تھا۔

مَیں جنوبی کیلیفورنیا میں لاس اینجلس کی یونیورسٹی میں موسیقی کی تعلیم حاصل کرنے آیا تھا۔ کلاس میں پہلے ہفتے کے دوران میری ملاقات جان نامی ایک لڑکے سے ہوئی جو ڈرم بجاتا تھا۔ ایک دن وہ میرے اپارٹمنٹ میں موسیقی کی ایک سی ڈی لینے آیا۔ جب اُس نے میری الماری میں ''باضابطہ علمِ الٰہی'' کی کتاب دیکھی (یہ کتاب مجھے حال ہی میں کالج آنے سے پہلے ایک پاسٹر نے دی تھی جو میرے روحانی صلاح کار ہیں) تو ہم جلد ہی دوست بن گئے۔ اِس ڈگری پروگرام میں چند ایک ہی مسیحی لڑکے تھے، لہٰذا ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا فطری بات تھی۔ تاہم جان میری نسبت بہت زیادہ دین دار تھا۔ اُس نے اپنی عملی زندگی سے مجھے بغیر کچھ بولے بھی بہت کچھ سکھا دیا۔ وہ اپنے ایمان کے مطابق عمل کر رہا ہوتا اور جب مَیں اُس کی زندگی کو دیکھتا تو اپنے آپ کو بہت گنہگار سمجھتا تھا۔ لیکن اُس سے مَیں نے سیکھا کہ خدا کی فرماں برداری کیسی ہوتی ہے۔ نیز وہ مجھے اپنے چرچ آنے کی بھی دعوت دیتا رہتا۔

لہٰذا جب مَیں اپنی ڈگری کے دوسرے سال لاس اینجلس واپس گیا تو مَیں گریس کمیونٹی چرچ کا رکن بننے کے متعلق سنجیدگی سے سوچ رہا تھا۔ لیکن میرے پہلے اتوار وہاں جو کچھ ہوا اُس سے مَیں نے آسانی سے یہ فیصلہ کر لیا

کہ مَیں اِس چرچ کی رکنیت اختیار کروں گا۔

ایک سرجن جیسا پاسٹر

اگست کے مہینے کے اُس آخری اتوار پاسٹر جان کی جگہ پاسٹر سی۔ جے۔ مہینی (C.J.Mahaney) کلام پیش کر رہے تھے جو اُس وقت میری لینڈ میں کوونٹ لائف چرچ (Covenant Life Church) کے پاسبان تھے۔ اُنہوں نے یعقوب ۴: ۱-۲ سے وعظ پیش کیا۔ مَیں گریس چرچ کے ورشپ سنٹر میں سب سے پیچھے والی نشست پر بیٹھا تھا۔ اِس سنٹر میں ساڑھے تین ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ پیغام نہایت متاثر کن تھا۔ میرے اور پاسٹر صاحب کے درمیان فٹ بال کے میدان کے برابر فاصلہ حائل تھا اور ہال میں ہزاروں لوگ بیٹھے تھے۔ لیکن میری ساری توجہ پاسٹر صاحب کے منہ سے نکلنے والے ہر لفظ پر مرکوز تھی۔

یعقوب ۴: ۱، ۲ میں لکھا ہے: '' تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اُن خواہشوں سے نہیں جو تمہارے اعضا میں فساد کرتی ہیں؟ تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔ خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔'' سی۔ جے۔ مہینی نے اِس حوالے کو پڑھا اور اپنی زندگی کی منفی مثالوں سے اِس حصے کی وضاحت کی۔ اُن کے پیغام کا خاکہ کچھ اِس طرح تھا:

- تعلقات میں جھگڑے آپ کی سوچ سے زیادہ سنجیدہ ہوتے ہیں۔
- تعلقات میں جھگڑے آپ کی سوچ سے زیادہ سادہ ہوتے ہیں۔

- تعلقات میں جھگڑے آپ کی سوچ سے زیادہ بدترین ہوتے ہیں۔
- اور تعلقات میں جھگڑوں کو سلجھانا آپ کی سوچ سے زیادہ آسان ہے۔

پیغام کا نکتہ یہ تھا کہ جھگڑوں کا سبب خواہشات ہیں۔ جب ہم محبت سے دوسروں کی خدمت کرنے کے بجائے اپنی گناہ آلودہ خواہشات پوری کرنے کے لئے دوسروں کو استعمال کرتے ہیں تو جھگڑے ہوتے ہیں۔ اِس کا حل یا علاج مسیح یسوع کی خوش خبری ہے۔ حالات اور دوسرے لوگوں پر الزام لگانے کے بجائے ہمیں خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنے، توبہ کرنے اور دوسروں سے معافی مانگنے اور اِس کے ساتھ اپنے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ یسوع کون ہے اور اُس نے اپنی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے ہمارے لئے کیا کِیا۔

میرا بیان کردہ یہ سادہ سا خلاصہ اُس وعظ کے لئے زیادہ موزوں تو نہیں جو مَیں نے اُس دن سنا، لیکن اُس کا بنیادی خیال یہی تھا۔ تاہم مَیں نے کبھی اِس طرح کا پیغام نہیں سنا تھا۔ اُس نے میری زندگی کے مسائل کو مکمل طور پر واضح کر دیا۔ یہ سرجن کے ہاتھ میں ایک نشتر کی طرح تھا جس نے میرے تحفظات کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور گویا میری اوپن ہارٹ سرجری کی۔

دروازوں کا اچانک کھلنا اور رَوشنی پڑنا

جب مَیں نے یہ پیغام سنا تو مَیں سالوں سے مسیحی زندگی بسر کر رہا تھا، لیکن مسیح میں میری نشو و نما سُست اور بے قاعدہ تھی۔ ایک لڑکی سے میری رومانی دوستی تھی۔ تاہم یہ تعلق مسیح میں میری نشو و نما کے لئے مفید نہیں تھا۔ کچھ

دیر بعد اُس لڑکی نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ مَیں اکثر خود غرضی کا مظاہرہ کرتا ہوں۔ اُس کا اندازہ بالکل درست تھا اگرچہ مَیں اُس وقت یہ بات قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

لیکن وہ پیغام سنتے ہوئے مَیں نے یہ بات قبول کر لی۔ مجھے ایسا کرنا پڑا کیونکہ مَیں اِسے مزید نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ اچانک ایک نئی روشنی میں مجھے اپنے تعلقات میں سیکڑوں چھوٹے چھوٹے جھگڑے دکھائی دینے لگے۔ یہ ایسے تھا جیسے میرے ماضی کے درجنوں گناہ میری زندگی کے تاریک کمروں میں بند پڑے ہوں اور اب کوئی برآمدے میں بھاگتا ہوا اچانک زوردار انداز سے اُن کمروں کو کھول کر میرے گناہوں پر تیز روشنی ڈال رہا ہو۔

اِس پیغام نے مجھے تبدیل کر دیا۔ اِس نے مجھے اپنی زندگی پر نئے طور سے نظر ڈالنے کے لئے بالکل نئی آنکھیں دیں۔ اِس نے میرے تمام بہانوں اور اپنے کاموں کو درست ٹھہرانے والے دلائل کو بے نقاب کر دیا۔ مجھے یوں لگا جیسے کسی نے میرے پھولے ہوئے گھمنڈی خیالات میں سے گویا ہوا نکال دی ہو اور مجھے مسیحی نشو و نما کا زیادہ بہتر اور باقاعدہ راستہ دِکھا دیا ہو۔

اور جیسے مَیں بتا چکا ہوں کہ اِس وعظ کی بدولت میرے لئے یہ فیصلہ کرنا نہایت آسان ہو گیا کہ مَیں گریس چرچ کا رکن بنوں۔ مَیں نے سوچا ''اگر یہاں کا مہمان واعظ اِس طرح کا پیغام پیش کرتا ہے تو بہتر ہے مَیں باقاعدہ طور پر اِس چرچ سے تعلیم پاؤں''۔ لہٰذا چند ماہ بعد مَیں اُس کلیسیا میں شامل ہو گیا۔ خدا نے وہاں کے پاسبانوں اور جان جیسے دوستوں کی منادی، تعلیم اور شاگردیت سے میرے باطن اور ظاہر دونوں کو تبدیل کیا۔

پھر کیا ہوا؟

اِس وعظ کے دوران میرے ساتھ کیا ہوا ؟ مَیں اِس سوال کا جواب مختصر الفاظ میں دُوں گا: خدا نے صحیح تعلیم کو پاکیزگی کا پھل پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اِس سے مَیں فوری طور پر کامل نہیں بن گیا تھا، لیکن اِس وعظ کی صحیح تعلیم نے میرے دل و دماغ میں حقیقی تبدیلی پیدا کی۔

یعقوب ۴:۱،۲ نے علمِ الٰہی کی روشنی میں میرے شخصی جھگڑوں کا تجزیہ کیا۔ اِس میں علمِ الٰہی کی اُونچی اور اعلیٰ اِصطلاحات نہیں تھیں، لیکن اِس نے مجھے انسان، گناہ اور پاک کئے جانے کے عقائد سے آگاہ کیا۔ جھگڑے کیوں رُونما ہوتے ہیں؟ اِن کی وجہ ہماری ناجائز خواہشات، ایک دوسرے سے مختلف شخصیت یا ناموافق حالات ہوتے ہیں۔ اِس کا حل کیا ہے؟ — توبہ کرنا اور ایمان لانا۔

مَیں اپنے اوپر ہونے والی تنقید کو اِس لئے نظر انداز کرتا رہا کیونکہ مَیں اِن بائبلی عدسوں سے اپنے آپ کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ لیکن واعظ نے مجھے یہ عدسے دیئے اور خدا کے فضل اور روح القدس کی مدد سے مَیں اپنے آپ کو ایک نئی اور درست روشنی میں دیکھ سکا اور اِس سے حقیقی تبدیلی پیدا ہوئی۔

صحیح تعلیم پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے

پاکیزگی میں نشوونما پانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ گناہ کے متعلق بائبلی تعلیم کو سمجھیں اور بائبلی عدسوں سے اپنی زندگی کو دیکھیں۔ اگر آپ اپنی مشکل سے واقف نہیں تو آپ اُسے حل نہیں کر سکتے۔ بائبل کی ہر

تعلیم کو اگر دماغ سے قبول کیا جائے اور دل سے اُس کا اطلاق کیا جائے تو وہ ہمیں خدا کے کردار اور اُس کی مرضی کے مطابق بنا دیتی ہے۔ صحیح تعلیم ہمیں تحریک دیتی ہے کہ ہم اپنے خیالات، خواہشات، رویوں اور قول وفعل کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کر دیں۔ بائبل میں اِسی سپردگی کو ''پاکیزگی'' کہا گیا ہے۔

پاکیزگی ہماری زندگیوں کے ہزاروں پہلوؤں میں تبدیلی لاتی ہے۔ مثال کے طور پر سی ۔جے کے پیغام سے مجھے مدد ملی کہ مَیں اپنی گفتگو اور دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات خاص طور پر جھگڑے نپٹانے میں زیادہ پاک بن جاؤں۔

صحیح تعلیم بنیادی وسیلہ ہے جس سے مسیحی پاکیزگی میں ترقی کرتے ہیں اور پاکیزگی صحیح تعلیم کا ہدف ہے۔ جیسے ہم نے پہلے باب میں غور کیا تھا کہ صحیح تعلیم بائبل کی تعلیمات کا خلاصہ ہے جو بائبل سے مطابقت رکھتا اور زندگی کے لئے مفید بھی ہے۔ جیسے پولس نے تیمتھیس کو لکھا کہ ''ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے'' (۲۔تیمتھیس ۳:۱۶،۱۷)۔ کیا آپ اِس بات کو سمجھ گئے ہیں ؟ راست بازی میں تربیت کے لئے پوری بائبل فائدہ مند ہے۔ ہمیں راست بازی میں تربیت حاصل کرنے کی ہی ضرورت ہے۔ میری ضرورت بھی یہی ہے اور اگر آپ گناہ کے متعلق بائبل کی تعلیم کو سمجھتے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ آپ کو بھی اِس کی ضرورت ہے۔

بطور مسیحی ہمیں نئی زندگی دی گئی ہے جس میں روح القدس سکونت کرتا ہے،

لیکن گناہ ابھی بھی ہمارے اندر موجود ہے (رومیوں ۷:۱۷)۔ یہ اب بھی ہمیں اپنے متعلق اندھا کر دیتا ہے، غلط کاموں کی ترغیب دیتا ہے اور ہماری خواہشات بگاڑ دیتا ہے۔ اب بھی ہمیں خدا کے بجائے اپنی پرستش کرنے کی آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے راستے کو روشن کرنے کے لئے بائبلی تعلیم کی بڑی روشنیوں کی ضرورت ہے تاکہ ہم سمت بدل کر کسی گڑھے میں نہ گر جائیں۔ ہمیں بائبلی نظریے کے سورج کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمارے ذہنوں اور دلوں پر چھائی ہوئی گناہ کی دُھند کو دُور کر سکے۔

یسوع نے بھی ہمیں سکھایا کہ صحیح تعلیم پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ یوحنا کی انجیل کے سترھویں باب میں یسوع نے اپنی موت اور جی اٹھنے کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے شاگردوں کے لئے دعا کی:

> ''لیکن اب مَیں تیرے پاس آتا ہوں اور یہ باتیں دُنیا میں کہتا ہوں تاکہ میری خوشی اُنہیں پوری پوری حاصل ہو۔ مَیں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا اور دنیا نے اُن سے عداوت رکھی اِس لئے کہ جس طرح مَیں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دنیا سے اٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُن کی حفاظت کر۔ جس طرح مَیں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ اُنہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ جس طرح تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا ... تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کئے جائیں'' (یوحنا ۱۷: ۱۳-۱۹)۔

سترھویں آیت میں یسوع نے باپ سے درخواست کی کہ وہ ہمیں اپنے کلام کی سچائی کے وسیلہ سے پاک کرے۔ کسی شخص کو پاک کرنے کے لئے اُسے گناہ سے الگ کرنا اور مکمل طور پر خدا کے مقاصد کے لئے وقف کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا یسوع نے کامل طور پر فرماں بردار زندگی بسر کی اور ہمارے کفارے کے طور پر اِس لئے صلیب کا دکھ سہا تا کہ ہم خدا کے کلام کی سچائی کے وسیلے سے پاک کئے جائیں (آیت ۱۹)۔ اُس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے لئے وقف کر دیا تا کہ ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے لئے وقف کر سکیں۔ اور خدا اپنے کلام کے ذریعے سے ہمیں مکمل طور پر خدا کے لئے وقف ہونے کی توفیق بخشتا ہے۔

پولس بھی لکھتا ہے کہ صحیح تعلیم راست بازی سے زندگی بسر کرنا سکھاتی ہے:

''مگر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرط یہ کہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر کام میں لائے یعنی یہ سمجھ کر کہ شریعت راست بازوں کے لئے مقرر نہیں ہوئی بلکہ بے شرع اور سرکش لوگوں اور بے دینوں اور گنہگاروں اور ناپاکوں اور رِندوں اور ماں باپ کے قاتلوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور لونڈے بازوں اور بردہ فروشوں اور جھوٹوں اور جھوٹی قسم کھانے والوں اور اِن کے سِوا صحیح تعلیم کے اَور برخلاف کام کرنے والوں کے واسطے ہے۔ یہ خدائے مبارک کے جلال کی اُس خوش خبری کے موافق ہے جو میرے سپرد ہوئی'' (۱۔تیمتھیس ۱:۸-۱۱)۔

کیا آپ نے غور کیا کہ اِس حصے کے اختتام کی طرف آتے ہوئے

پولس نے کیا کہا ہے؟ اُس نے کہا ہے کہ بے دینی کے یہ تمام کام ''صحیح تعلیم'' کے برخلاف ہیں۔ پولس صحیح تعلیم کو دین دارانہ زندگی کا براہِ راست مقصد یا مطالبہ سمجھتا ہے۔

صحیح تعلیم مبہم معلومات کا مجموعہ نہیں۔ یہ ایسے خیالات نہیں جن کا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق واسطہ نہیں، بلکہ صحیح تعلیم ایک عملی پروگرام اور ایک نئی زندگی کا منصوبہ ہے اور صحیح تعلیم صحیح طرزِ زندگی کا تقاضا کرتی ہے۔

اگر ہم صحیح تعلیم پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کریں اور خدا سے اور اپنے ہمسائے سے محبت نہ رکھیں تو کہیں کچھ خرابی ہے۔ زیادہ قرینِ قیاس یہ ہے کہ ہمارے دل اور دماغ آپس میں ہم آہنگ نہیں۔ جب ہم تعلیم کو اپنے دل، جذبات، خواہشات، محبتوں، اُمیدوں، تمناؤں اور اندیشوں میں کام نہیں کرنے دیتے تو ہم بھول جاتے ہیں کہ تعلیم کا مقصد کیا ہے۔ ہم نے تعلیم کو اپنے دلوں میں گہری جڑ پکڑنے دینا ہے تاکہ خدا کے جلال کے لئے ہم میں اور ہماری کلیسیاؤں میں مسیح کے ہم شکل ہونے کا پھل نشوونما پا سکے۔

درحقیقت فلپیوں کے خط میں پولس نے اِسی بات کے لئے دعا کی ہے:

> ''اور یہ دعا کرتا ہوں کہ تمہاری محبت علم اور ہر طرح کی تمیز کے ساتھ اَور بھی زیادہ ہوتی جائے تاکہ عمدہ عمدہ باتوں کو پسند کر سکو اور مسیح کے دن تک صاف دل رہو اور ٹھوکر نہ کھاؤ اور راست بازی کے پھل سے جو یسوع مسیح کے سبب سے ہے بھرے رہو تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو اور اُس کی ستائش کی جائے'' (فلپیوں ۱:۹-۱۱)۔

پولس نے دعا کی ہے کہ ہم علم اور تمیز میں ترقی کریں تاکہ ہم بہترین

باتوں پر متفق ہوں، اُنہیں پسند کریں اور اُن کی خواہش کریں۔ بے شک اِس میں صحیح تعلیم سے کہیں زیادہ باتیں شامل ہیں، لیکن جب صحیح تعلیم کو قبول کیا جاتا ہے تو وہیں سے تمیز میں ترقی کا آغاز ہوتا ہے۔

پولس نے کس مقصد کے لئے یہ دعا کی؟ اِس مقصد کے لئے کہ ہم راست باز زندگیاں بسر کریں اور اِن کے وسیلے سے خدا کو جلال دیں۔ پولس کی خواہش ہے کہ ہم صحیح تعلیم اختیار کریں تاکہ ہماری زندگیاں اور کلیسیائیں راست بازی کے پھل سے معمور ہوں اور خدا کی تمجید ہو۔ صحیح تعلیم پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔

پاکیزگی پیدا کرنے والی تعلیمات

اِس باب میں مَیں بیان کر چکا ہوں کہ گناہ کے بارے میں بائبلی تعلیم نے کس طرح پاکیزگی میں بڑھنے میں میری مدد کی اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ تمام کلامِ مقدس راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے مفید ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ بائبل کی تمام تعلیمات ہمیں مسیح کا ہم شکل بناتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے متعلق تعلیم پر غور کریں۔ خدا کی پاکیزگی، انصاف، ہر جگہ حاضر و ناضر ہونا اور تمام کائنات پر اُس کا اِختیار —— یہ سب لامحدود دلائل ہیں کہ ہماری زندگیاں کس طرح کی ہونی چاہئیں۔ خدا کے تحمل، ترس اور رحم کے متعلق بھی سوچیں۔ خدا کی ذات کے اِن پہلوؤں سے بھی ہمیں پاک ہونے کی تحریک ملنی چاہئے۔ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟ اِس کے لئے ہم خدا کی طرف دیکھتے ہیں۔ پطرس کے اِن الفاظ

پر غور کریں :

''اور فرماں بردار فرزند ہو کر اپنی جہالت کے زمانہ کی پرانی خواہشوں کے تابع نہ بنو۔ بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اُسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اِس لئے کہ مَیں پاک ہوں۔ اور جب کہ تم باپ کہہ کر اُس سے دعا کرتے ہو جو ہر ایک کے کام کے موافق بغیر طرف داری کے انصاف کرتا ہے تو اپنی مسافرت کا زمانہ خوف کے ساتھ گزارو'' (۱۔ پطرس ۱: ۱۴-۱۷)۔

چونکہ خدا پاک ہے اِس لئے ہم نے اپنے ہر کام میں پاکیزگی اختیار کرنی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم نے ہر اُس جذبے اور خواہش کو ترک کرنا ہے جو خدا کے متعلق ہمارے علم سے مطابقت نہیں رکھتی (آیت ۱۴)۔ نیز خدا بغیر طرف داری کے انصاف کرتا ہے (آیت ۱۷) اِس لئے ہم نے اپنی ساری زندگی اُس کے سامنے پُرتعظیم خوف کے ساتھ بسر کرنی ہے۔ خدا ہمارا باپ ہے لیکن وہ سب کا منصف بھی ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اُس کے کامل انصاف کی روشنی میں زندگیاں بسر کریں اور خدا کے انصاف ہی سے اِس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ہمارے لئے راست بازی سے زندگی بسر کرنے کا کیا مطلب ہے۔ ہم اُس کی راست اور عادل ذات کی طرف دیکھ کر زندگی بسر کرنا سیکھتے ہیں۔ جب ہم اُس کی ذات و کردار کے بارے میں مزید سیکھتے ہیں تو ہم اپنے لئے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

خدا کے اِس وعدے پر غور کریں کہ مسیح کی آمدِ ثانی پر وہ دنیا میں اپنی

بادشاہی قائم کرے گا جسے ہم ''آخری زمانہ'' کہتے ہیں۔ یوحنا رسول نے اِس یقینی اُمید کے متعلق لکھا ہے:

''عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔ اور جو کوئی اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے'' (۱۔یوحنا ۳:۲،۳)۔

اِس دنیا کے آخری دن ہم مسیح جیسے ہوں گے۔ اِس لئے یوحنا نے لکھا ہے کہ جو شخص یہ امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔ چونکہ اُس دن ہم مسیح جیسے ہوں گے اِس لئے ہم اب بھی اُس کی مانند بننا چاہتے ہیں اور اُس کے لئے جاں فشانی بھی کرتے ہیں۔

یہ دونوں حوالے صحیح تعلیم اور پاک زندگیاں بسر کرنے کے درمیان ایک براہِ راست تعلق قائم کرتے ہیں اور اِس تعلق کی بائبل میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ سارا کلامِ مقدس ہمیں مسیح کا ہم شکل بنانے کے لئے مفید ہے۔ بائبل کی ہر تعلیم جسے موزوں طور پر سمجھا جائے اور اطلاق کیا جائے ہمارے دل، دماغ اور مرضی کو مسیح کے اَور قریب لانے میں ہماری مدد کرتی ہے۔

یہ پھل کیسے نشو ونما پاتے ہیں

صحیح تعلیم نہ صرف ہماری انفرادی زندگی میں بلکہ کلیسیا کی اجتماعی زندگی میں بھی پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔لیکن کیسے؟ یہاں ایک خاکے کی مدد سے واضح

کیا گیا ہے کہ صحیح تعلیم کس طرح کلیسیائی زندگی کے چار مختلف پہلوؤں کے وسیلے سے پاکیزگی کا پھل پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے:

ا۔ منادی کرنا اور تعلیم دینا

جیسے کہ ہم نے دوسرے باب میں غور کیا کہ کلیسیا میں جب منادی کی جائے یا لوگوں کو تعلیم دی جائے تو وہ دونوں صحیح تعلیم سے معمور ہونی چاہئیں۔ کلیسیا کی تعلیمی عمارت کا ڈھانچا صحیح تعلیم ہونا چاہیئے جو ہمیشہ دکھائی تو نہیں دیتا لیکن مجموعی طور پر اِسے ایک شکل فراہم کرتا ہے اور بعض اوقات اِسے مرکزی مقام حاصل ہوتا ہے۔

جب پاسبان اور دوسرے کلیسیائی راہنما صحیح تعلیم کی منادی کرتے ہیں تو ہم آہستہ آہستہ مسیح کے ہم شکل بنتے جاتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اپنی زندگیوں میں سے جھوٹ کو جڑ سے اکھاڑتے اور سچائی کا بیج بوتے جاتے ہیں۔ جب وہ سچائیاں ہمارے دلوں میں جڑ پکڑ لیتی ہیں تو ہماری خواہشات، محبتوں اور اعمال کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ جیسے صحت مند غذا جسم کو صحت عطا کرتی ہے اُسی طرح صحیح تعلیم کی خوراک کلیسیا کے افراد میں پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔

۲۔ گیت گانا

چھٹے باب میں ہم غور کریں گے کہ صحیح تعلیم پرستش کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ کلیسیاؤں میں جو گیت ہم گاتے ہیں وہ صحیح تعلیم پر مبنی ہونے چاہئیں۔ گانے سے کلیسیا کو موقع ملتا ہے کہ وہ مل کر خدا کے متعلق سچائیوں کے لئے خوشی منائیں۔ اِس سے ہم اجتماعی طور پر اُس کی

نجات کے لئے شادمان ہوتے ہیں۔ پرستش تعلیم کو دماغ سے دل میں منتقل کرنے میں مدد کرتی ہے اور ہمارے دلوں کو جوش سے بھر دیتی ہے۔

جب ہم خدا کے سامنے اُس کی ذات کی سچائیاں گاتے ہیں تو ہمارے جذبات پاک کئے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو اکثر غلط باتوں کے لئے شادمان ہوتے اور غلط باتوں کے لئے خوشی مناتے ہیں۔ صحیح تعلیم پر مبنی گیت گانے سے ہمیں خدائے ثالوث میں شادمان ہونے اور اُس کے لئے خوشی منانے میں مدد ملتی ہے اور اِس سے ہمارا پورا کردار مزید مسیح جیسا بنتا ہے۔

یہ محض ایک انفرادی تجربہ نہیں بلکہ اجتماعی بھی ہے۔ پولس نے روم کی کلیسیا کو نصیحت کی ''خدا صبر اور تسلی کا چشمہ تم کو یہ توفیق دے کہ مسیح یسوع کے مطابق آپس میں یک دل رہو تاکہ تم یک دل اور یک زبان ہو کر ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی تمجید کرو'' (رومیوں ۱۵:۵،۶)۔ پولس نے اُنہیں متحد رہنے کی تاکید کی تاکہ وہ خدا کے حضور ہم خیال اور ہم آہنگ پرستش کا نذرانہ پیش کرسکیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ خدا کی پرستش کرنے سے ہم میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدا کو جلال دیتے ہیں تو ہمارے دل پاکیزگی کے ساتھ متحد ہو جاتے ہیں۔ کلیسیائی طور پر گیتوں کے ذریعے خدا کی حمد و ثنا کرنے سے ہم مزید مسیح کی مانند بنتے جاتے ہیں۔

۳۔ دُعا

ہماری دعائیں ہماری دلی خواہشات کو ظاہر کرتی ہیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا

ہے کہ ہم کون ہیں۔ اِسی لئے ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی صحیح تعلیم کے مطابق دعا کرنی چاہیئے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ بائبل میں درج دعائیں صحیح تعلیم سے معمور ہیں؟ نحمیاہ ۹ باب اور دانی ایل ۹ باب میں اقرار کی دعاؤں پر غور کریں۔ یا اِس بات پر غور وخوض کریں کہ دعائے ربانی کی بنیاد کس قدر صحیح تعلیم پر ہے (متی ۶:۹-۱۳)۔ اِس کا آغاز خدا کے جلال کا اعلان کرنے سے ہوتا ہے ''تیرا نام پاک مانا جائے''۔ اِس میں درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے وعدے پورے کرے اور تمام چیزوں کو اپنی پاک مرضی کے مطابق بنائے ''تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو''۔ اور اِس میں خدا کی حاکمیت اور پروردگاری پر توکل کیا گیا ہے'' ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے''۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو دعا کرنی سکھائی تو اُنہیں دِکھایا کہ وہ اپنے علم کو کس طرح استعمال کریں۔

ہماری کلیسیاؤں کو بھی صحیح تعلیم استعمال کرتے ہوئے خدا کی ذات کے لئے اُس کی تعریف، اُس کے کاموں کے لئے اُس کی شکرگزاری، اپنے گناہوں کے لئے اقرار اور ایسے کام کرنے کی درخواست کرنی چاہیئے جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ وہ اُن سے خوش ہوتا ہے۔ جب ہماری کلیسیائی دعائیں زیادہ سے زیادہ صحیح تعلیم سے معمور ہوں گی تو ہم اُسی قدر پاک ہوتے جائیں گے۔

۴۔عملی نمونہ پیش کرنا

صحیح تعلیم کلیسیا میں عملی نمونے کے پہلو میں بھی پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔

اِس سے میری مراد یہ ہے کہ تمام مسیحی بائبل مقدس کی صحیح تعلیم کو سیکھیں اور اُس کے مطابق عملی نمونہ بھی بنیں۔

پورے نئے عہد نامے میں ہمیں دین دارانہ مثالوں کی پیروی کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ عبرانیوں کے نام خط میں ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ''جو تمہارے پیشوا تھے اور جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سنایا اُنہیں یاد رکھو اور اُن کی زندگی کے انجام پر غور کر کے اُن جیسے ایمان دار ہو جاؤ'' (عبرانیوں ۱۳:۷)۔ اور پولس نے لکھا ہے'' اے بھائیو! تم سب مل کر میری مانند بنو اور اُن لوگوں کو پہچان رکھو جو اِس طرح چلتے ہیں جس کا نمونہ تم ہم میں پاتے ہو'' (فلپیوں ۳:۱۷)۔

بطور مسیحی ہمیں اُن لوگوں کی پیروی کرنی چاہیئے جن کا ایمان اور زندگی صحیح تعلیم کے مطابق ہیں اور ہمیں خود بھی دوسروں کے لئے ایسی مثال قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ اُن بنیادی باتوں میں سے ایک تھی جس سے مجھے گریس چرچ میں بطور مسیحی نشو و نما پانے میں مدد ملی اور یہ آج بھی میرے لئے اُسی طرح اہمیت رکھتی ہے۔

صحیح تعلیم دین دارانہ زندگی کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے۔ جب ہم دوسروں کے نقشِ قدم پر چلتے یا دوسروں کو اپنے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے کہتے ہیں تو ہم نقل نہیں اتارتے۔ ہم مخصوص رویوں کو نہیں اپناتے بلکہ صحیح تعلیم کے لئے صحیح ردِّعمل اپناتے اور دوسروں میں منتقل کرتے ہیں۔ مالی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے آپ کی دِل جمعی کیسے ہو گی؟ اُس میراث کو یاد رکھنے سے جو ہمیں مسیح یسوع میں حاصل ہے اور آخری وقت میں ظاہر ہو گی (۱۔ پطرس

۱:۴،۵)۔ سخت مصیبت میں آپ خداوند پر بھروسا کیسے رکھیں گے؟ پوری کوشش سے خدا کی بھلائی اور حاکمیت پر تکیہ کرنے سے (ایوب ۱:۲۱)۔

صحیح تعلیم صحیح زندگی بسر کرنے کے لئے تحریری ہدایت نامہ ہے۔ لہٰذا اُس شخص کی زندگی ایک دین دارانہ مثال ہے جو کہہ سکتا ہے ''مَیں اِس طرح زندگی بسر کر رہا ہوں کیونکہ خدا کے کلام میں اِسی طرح لکھا ہے۔ آپ خود اِسے دیکھ سکتے ہیں''۔ وہ بائبل مقدس کے مطابق آپ کو زندگی بسر کرنا سکھا سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر روز اُس پر عمل کرتے ہیں۔ اُس شخص کی زندگی ایک دین دارانہ مثال ہے جو آپ کو مسیحی زندگی کا نغمہ سکھا سکتا ہے کیونکہ وہ خود اُس کی دُھن سے اچھی طرح واقف ہے۔

کلیسیائی زندگی کے اِن تمام پہلوؤں میں صحیح تعلیم روحانی ترقی کے لئے ایندھن کی طرح ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنی کلیسیاؤں کو زندگیوں کا یہ ایندھن مہیا کرنا ہے تاکہ ہم پاکیزگی میں آگے بڑھیں۔

صحیح تعلیم کی قوت اور جوش

پہلے پہل مجھے میک آرتھر کے وعظ بور محسوس ہوتے تھے، لیکن وہ ایک پُرجوش مبلغ ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اِس کی وجہ بھی وہی ہے کہ ہر وہ پاسبان جو وفاداری سے بائبل کی منادی کرتا ہے وہ پُرجوش مبلغ ہوتا ہے:

خدا کا کلام قوت والا ہے۔ وہ گنہگاروں کو تبدیل کر کے اُنہیں مسیح کی مانند بنا دیتا ہے۔ صحیح تعلیم میں ہمیں پاک کرنے کی قوت ہے۔ جب ہم اِس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ خدا کا کلام ہمارے متعلق، خدا کی نجات اور دیگر باتوں کے متعلق کیا

فرماتا ہے تو ہم قوت کے ایک ایسے منبع کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں جو ہمارے شہروں کو بجلی مہیا کرنے والے گرڈ اسٹیشنوں سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے۔

اِس قوت نے گریس چرچ کے متعلق میری سوچ بدل دی۔ اب وہ بیزار کرنے والی جگہ کی بجائے ایک پُرجوش بنانے والا مقام تھا۔ اِس قوت نے میری زندگی میں مستقل تبدیلی کا ایسا سلسلہ شروع کیا جو آج بھی جاری ہے۔ یہ قوت تمام کلیسیاؤں کے کردار کو بدل سکتی ہے اور یہ قوت ہماری پاکیزگی کی نشوونما کو جاری رکھ سکتی ہے، یہاں تک کہ ہم اپنے خداوند کی طرح کامل طور پر پاک ہو جائیں۔

صحیح تعلیم پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔

باب 4

صحیح تعلیمِ الٰہی محبت کے لئے ہے

میرے خیال میں کشتی رانی ایک نہایت پُر لُطف سرگرمی ہے۔ مجھے کبھی کبھار ہی اِس کا موقع ملتا ہے۔ لیکن جب بھی مَیں کشتی رانی کرتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ مَیں کسی دوسری دنیا میں داخل ہو گیا ہوں۔

کشتی رانی کرنے کی بہترین باتوں میں سے ایک اِس کی خاموشی ہے کیونکہ اِس میں موٹر نہیں ہوتی۔ صرف کشتی کے لہروں کے ساتھ ٹکرانے اور پانی کی چھپ چھپ کی ایک مسلسل آواز اور کبھی کبھی ہوا کے جھونکوں سے بادبان کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

تاہم ایک بادبانی کشتی خودبخود آگے نہیں بڑھتی بلکہ بادبان کا سائز اور زاویہ، کشتی کا نمونہ اور اُس کے پیندے کی شکل ـــــ یہ سب مل کر بادبانی کشتی کو ہوا کی مدد سے آگے بڑھاتے ہیں۔

اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو مسلسل ہوا پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہوا کم ہو جائے تو آپ نے کشتی کے سب سے آگے والے تکونی بادبان کو تھوڑا سا اوپر اٹھانا ہے اور اگر ہوا بہت تیز چل رہی ہے تو آپ کو کسی بادبان کو کھینچنے کی ضرورت ہو سکتی ہے تا کہ آپ ہوا کے زور کے سامنے بے بس نہ ہو جائیں۔ اگر ہوا چلنا بند ہو جائے تو آپ کے لئے آگے بڑھنا

مشکل ہو جائے گا۔

کشتی رانی میں آپ کا مکمل انحصار ہوا پر ہوتا ہے۔ اِس کے بغیر آپ کہیں بھی نہیں جا سکتے۔ ہوا کے دھکیلنے سے ہی آپ کی کشتی آگے بڑھے گی۔ اِس کشتی میں ایسا نہیں کہ آپ اُس میں بیٹھے، چابی گھمائی اور یہ جا وہ جا۔ آپ کی چھوٹی سی کشتی سے کوئی بہت بڑی اور اُس سے کہیں زیادہ مضبوط طاقت اُس کے بادبانوں کو آگے دھکیلتی ہے۔

محبت، ہوا، بادبانی کشتی اور صحیح تعلیم

آج کل اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ محبت ہوا کی طرح ہے۔ وہ جہاں چاہتی ہے چلتی ہے۔ آپ اِسے اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ آپ اِس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کو اپنے شریکِ حیات سے محبت ہے تو ٹھیک، لیکن اگر کسی صبح آپ اُٹھتے ہیں اور آپ کو لگتا ہے کہ اب آپ کو اُس سے محبت نہیں تو آپ جائیں اور اُسے طلاق دے دیں یا چھوڑ دیں۔

یا اگر آپ کو اپنے ہمسائے سے محبت ہے تو اچھا ہے، لیکن اگر وہ اور اُن کا ہر وقت بھونکنے والا کتا آپ کے لئے بےسکونی کا سبب ہیں تو پھر آپ اُن کے لئے محبت کے جذبات نہیں رکھ سکتے۔ آپ اپنے آپ کو اُن سے محبت کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔

مختصر یہ کہ ہم محبت کو ایک من موجی خیال کی طرح سمجھتے ہیں۔ اگر محبت کرنے کا خیال ہمارے باطن میں پیدا ہو تو اِس وجہ سے ہم محبت کریں گے اور اگر نہیں تو ہم کسی کی طرف توجہ ہی نہیں دیں گے۔

لیکن بائبل کی محبت بہت مختلف ہے۔ بائبل میں ہمیں بار بار حکم دیا گیا ہے کہ ہم خدا سے (اِستثنا ۶:۴-۶)، اپنے پڑوسی سے (احبار ۱۹:۱۸)، اپنے ہم ایمان ساتھی مسیحیوں سے (۱۔ پطرس ۴:۸؛ یوحنا ۱۳: ۳۴،۳۵) حتیٰ کہ اپنے دشمنوں سے (رومیوں ۱۲:۱۹-۲۱) محبت رکھیں۔ یقیناً محبت ٹھنڈی پڑ سکتی ہے (متی ۲۴:۱۲) اور ہم پہلے کی طرح محبت کرنا چھوڑ سکتے ہیں (مکاشفہ ۲:۴)۔ لیکن کلامِ مقدس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے خلوص اور بے ریائی سے محبت رکھیں (رومیوں ۱۲:۹،۱۰؛ ۱۔پطرس ۱:۲۲) اور اپنے سارے دل، ساری جان اور ساری عقل سے خدا سے محبت رکھیں (استثنا ۶:۴-۶؛ متی ۲۲:۳۷-۳۹)۔ محبت کسی ظالم آمر کی طرح نہیں جو اپنے خبط میں ہمیں عدالت میں طلب کر کے ملامت کرتا ہے بلکہ اِس کا تقاضا کیا جا سکتا اور اِس کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس کی ہم دوسروں کو ترغیب دے سکتے ہیں (عبرانیوں ۱۰:۲۴)۔

صرف یہی نہیں بلکہ بنیادی طور پر ہماری محبت خدا کی محبت کا جواب ہے، ''ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی'' (۱۔یوحنا ۴:۱۹)۔ خدا کی مسیح میں ہمارے لئے محبت ہمیں دوسروں سے محبت کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ ہمیں دوسروں کے قریب کرتی اور اُن سے محبت کرنے کی تحریک دیتی ہے اور یہ ہمیں بتاتی ہے کہ محبت کیسی ہوتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہماری محبت ہوا جیسی نہیں اور نہ ہی یہ موٹر والی کشتی کی طرح ہے جس کی رفتار ہم بڑھا سکتے ہیں۔ بلکہ ہماری محبت بادبانی کشتی کی طرح ہے جو خدا کی محبت کی ہوا کے ساتھ چلتی ہے۔ ہماری خدا اور انسانوں

کے لئے محبت کا اِنحصار ہمیشہ اُس محبت پر ہے جو خدا نے پہلے ہم سے رکھی۔ یہ اُس کی محبت کا ردِّعمل ہے۔

یہ اُن اہم ترین وجوہات میں سے ایک ہے کہ صحیح تعلیم کیوں محبت پیدا کرتی ہے۔

صحیح تعلیم محبت کے لئے ہے

آج بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر محبت رکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو صحیح تعلیم یا عقیدے کی پروا نہیں کرنی چاہئے اور اگر آپ صحیح تعلیم کے پیچھے پھریں گے تو حقیقی محبت نہیں کر سکیں گے۔ دوسرے لفظوں میں لوگ محبت اور تعلیم یا عقیدے کو ایک دوسرے کے مخالف یا مدِمقابل سمجھتے ہیں۔حتیٰ کہ انجیلی کلیسیاؤں میں بھی اِسی طرح کا رجحان پایا جاتا ہے کہ" دُنیا کو اب محبت کی ضرورت ہے اور ہم سب کو بھی صرف محبت کی ضرورت ہے۔" بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بائبلی صحیح تعلیم راستے میں حائل ہو گئی ہے کیونکہ یہ لوگوں کو متکبر بناتی ہے۔ یہ دل کو نقصان پہنچا کر دماغ میں غرور کی ہوا بھر دیتی ہے۔لیکن کلامِ مقدس میں ایک مختلف خیال پیش کیا گیا ہے۔

یوحنا کے دوسرے خط پر غور کریں۔ یہ مختصر خط اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ابھی یہ پورا خط پڑھیں۔ اگر آپ زیادہ تیز پڑھنے والے نہیں تو بھی اِسے پڑھنے میں آپ کو پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے۔ یہ بائبل کے اختتام پر اور مکاشفہ کی کتاب سے چند صفحات پہلے آتا ہے۔آپ اِس خط کو پڑھیں پھر ہم اِس پر غور و خوض کریں گے۔

کیا آپ نے غور کیا کہ یوحنا رسول نے اِس میں محبت اور سچائی کے متعلق کیا لکھا ہے؟ اُس نے اِس خط میں ''برگزیدہ بی بی اور اُس کے فرزندوں'' کو مخاطب کیا ہے (۲۔یوحنا ۱:۱) جو کہ غالباً مقامی کلیسیا کی طرف اشارہ کرنے کا ایک طریقہ ہے (آیت تیرہ میں بھی اِسی طرح کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں)۔ یوحنا اِس کلیسیا سے'' سچائی کے سبب سے'' محبت رکھتا ہے جیسے سچائی سے واقف سب لوگ رکھتے ہیں (آیت ۱)۔ یوحنا اور اُس کے ساتھی ایمان دار اُن مسیحیوں سے کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اِس کی وجہ وہ سچائی ہے جو اُن میں'' قائم رہتی ہے'' اور'' ابد تک'' اُن کے ساتھ رہے گی (آیت ۲)۔

لہٰذا یوحنا اور اُس کے ساتھی مسیحی اِس کلیسیا سے'' سچائی'' سے اور اِس کی وجہ سے محبت رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت کی بنیاد سچائی ہے۔ یہ ہمارے دلوں کو ایک دوسرے سے باندھ دیتی ہے۔ جان سٹاٹ نے اِن آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے'' اگر ہم مسیحی ہیں تو ہم نے اپنے ہمسایوں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت رکھنی ہے، لیکن ہم اپنے ہم ایمان ساتھیوں کے ساتھ سچائی کے ایک خاص بندھن سے بندھے ہوئے ہیں۔ سچائی باہمی مسیحی محبت کی بنیاد ہے''۔

یوحنا مزید لکھتا ہے کہ اُسے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ کلیسیا کے بعض افراد'' حقیقت'' یعنی سچائی سے چل رہے ہیں (آیت ۴)۔ پھر اُس نے اپنے قارئین سے کہا ہے کہ وہ شروع سے ملنے والے حکم پر عمل کریں یعنی ایک دوسرے سے محبت رکھیں (آیت ۵)۔ یہ محبت خدا کے حکموں پر چلنے پر مشتمل ہے اور یہ حکم وہ ہیں جو ہم نے شروع سے سنے ہیں (آیت ٦)۔

آیت ۷ تا ۱۱ میں یوحنا نے اُس بوجھ کے متعلق بتایا ہے جس نے اُسے یہ خط لکھنے کی تحریک دی'' کیونکہ بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اِقرار نہیں کرتے'' (آیت ۷)۔ اِس لئے اُنہیں اُن جھوٹے اُستادوں سے خبردار رہنا ہے (آیت ۸)۔ اُن جھوٹے اُستادوں کی باتوں کا یقین کرنے کا مطلب خدا سے الگ ہونا ہے، لیکن سچائی میں قائم رہنے سے مراد باپ اور بیٹے میں قائم رہنا ہے (آیت۹)۔ اُنہیں جھوٹے استادوں کی مہمان نوازی بھی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اُن کے'' بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے'' (آیت ۱۰،۱۱)۔

یوحنا نے محبت سے چلنے کے فوراً بعد جھوٹی تعلیم کا ذکر کیوں کیا ہے؟ کیا وہ دو غیر متعلقہ موضوعات کو باہم جوڑ رہا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں۔ یوحنا چاہتا ہے کہ یہ مسیحی سچائی سے نکلنے والی محبت سے باہم متحد ہوں۔ اِس لئے اُنہوں نے جھوٹی تعلیم کو اپنی جماعت میں داخل ہونے اور اپنی جڑیں کاٹنے کی اجازت نہیں دینی۔

یوحنا کا دوسرا خط ہمیں سکھاتا ہے کہ صحیح تعلیم ہماری ایک دوسرے کے لئے محبت کی بنیاد ہے۔ یہ محبت کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ یہ مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہمارے آپس میں خاص بندھن کی وجہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں صحیح تعلیم کا مقصد یا ہدف محبت ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت نہ رکھیں تو پھر ہم نے موزوں طور پر سچائی کو سمجھا ہی نہیں۔

صحیح تعلیم محبت کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم ہر قسم کی محبت کے لئے ہے

صحیح تعلیم بطور مسیحی ہماری ایک دوسرے کے لئے محبت کی ہی بنیاد نہیں بلکہ یہ ہماری تمام تر محبت کی بنیاد ہے۔ یاد رکھیں صحیح تعلیم بائبل کی تعلیم کا خلاصہ ہے جو بائبل کے مطابق اور زندگی کے لئے مفید بھی ہے۔ چند مثالوں پر غور کرتے ہیں کہ مختلف تعلیمات کس طرح ہمیں محبت رکھنا سکھاتی ہیں۔

الف۔ صحیح تعلیم ہمیں خدا سے محبت رکھنا سکھاتی ہے۔ ہم جتنا بہتر طور پر خدا کو جانیں گے اُتنی ہی زیادہ اُس سے محبت رکھیں گے۔ خدا کو بہتر طور پر جاننے کے لئے ہمیں اُس کی محبت کی گہرائیوں کو گہرے طور پر جاننا ہے اور یہ گہرائیاں جواب میں ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم بھی خدا سے اُسی طرح محبت رکھیں (افسیوں ۳:۱۷-۱۹)۔

ب۔ علم الانسان ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ ہم اپنے ہمسائے سے محبت رکھیں۔ چونکہ ہر انسان خدا کی شبیہ پر خلق ہوا ہے اِس لئے ہر انسان محبت رکھے جانے کے قابل ہے (یعقوب ۳:۹)۔ علم الانسان ہمیں سب لوگوں سے محبت رکھنا سکھاتا ہے۔ ہم نے محتاجوں اور اُن لوگوں کے لئے خاص محبت کا اظہار کرنا ہے جنہیں تحفظ کی ضرورت ہے کیونکہ خدا ایسا کرتا ہے۔ خدا ''یتیموں اور بیواؤں کا اِنصاف کرتا ہے اور پردیسی سے ایسی محبت رکھتا ہے کہ اُسے کھانا اور کپڑا دیتا ہے'' (اِستثنا ۱۰:۱۸)۔

ج۔ علمِ پروردگاری ہمیں اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا سکھاتا ہے۔ یسوع نے واضح کیا کہ خدا اپنا سورج نیکوں اور بدوں دونوں پر چمکاتا ہے اور اپنی

بارش راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر بھیجتا ہے (متی ۵: ۴۳-۴۸)۔ اِس میں ہمارے لئے کیا سبق ہے؟ یہ کہ ہمیں بھی اپنے دشمنوں سے محبت رکھنی چاہیئے (آیت ۴۴،۴۵)۔

د۔علم الکفارہ شوہروں کو اپنی بیویوں سے محبت رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پولس نے لکھا ہے" اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا تا کہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے" (افسیوں ۵:۲۵،۲۶)۔ اناجیل میں مسیح کی جو محبت دکھائی دیتی ہے وہ شوہروں کی اپنی بیویوں کے لئے محبت کا نمونہ اور تحریک ہے۔

ہ۔علمِ محبتِ الٰہی خدا کے لوگوں کو اپنے ہم ایمان ساتھیوں سے محبت رکھنا سکھاتا ہے۔ یوحنا رسول نے اپنے خط میں لکھا ہے" محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ اے عزیزو! جب خدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہم پر بھی ایک دوسرے سے محبت رکھنا فرض ہے" (ا۔یوحنا ۴:۱۰،۱۱ مزید دیکھیں یوحنا ۱۳:۳۴،۳۵)۔ پولس نے بھی ایک دوسرے کے تعلق سے ہم سب کو ہدایت کی ہے کہ" محبت سے چلو۔ جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند خدا کی نذر کر کے قربان کیا" (افسیوں ۵:۲)۔ ہم جتنا زیادہ اِس بات سے آگاہ ہوں گے کہ مسیح میں خدا نے ہم سے کس قدر محبت رکھی ہے ہم اُتنا ہی بہتر طور پر ایک دوسرے سے محبت رکھنے کے متعلق جانیں گے اور ایسا کرنے کی خواہش رکھیں گے۔

صحیح تعلیم خدا کی محبت کی لمبائی، چوڑائی، اُونچائی اور گہرائی کو ہماری آنکھوں کے سامنے رکھتی ہے (افسیوں ۱۸:۳) اور ہمیں اِس پر تعجب کرنے، اِس کے لئے خدا کی تعریف کرنے اور اِس کے وسیلے سے تبدیل ہونے کے لئے کہتی ہے۔ جب ہم روح القدس کے وسیلے سے اِس محبت پر غور و خوض کرتے ہیں جو خدا نے مسیح میں ہمارے لئے ظاہر کی (رومیوں ۸:۵) تو ہمارے دل خدا، اپنے ہمسایوں اور مسیح میں اپنے بہن بھائیوں کے لئے محبت سے بھر جاتے ہیں۔ اٹھارھویں صدی کے پاسٹر جاناتھن ایڈورڈ نے اِس حقیقت کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے:

> ''انجیل نے جس کفارے سے ہمیں آگاہ کیا ہے وہ سب باتوں سے بڑھ کر ہم میں محبت کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ یہ محبت کا سب سے زیادہ پُرجلال اور تعجب انگیز اظہار ہے جو اب تک سنا اور دیکھا گیا ... الٰہی کردار کی تجلیاں ہمیں مائل کرتی ہیں کہ ہم خدا کو نہایت مہربان جانتے ہوئے اُس سے محبت رکھیں۔ یہ دلوں کو مسیح کی محبت میں باندھ دیتی ہیں، یہ روح کو خدا کے لوگوں سے اور تمام بنی نوعِ انسان سے محبت رکھنے کی طرف راغب کرتی ہیں۔''

صحیح تعلیم ہماری محبت کے لئے نمونہ بھی فراہم کرتی ہے۔ ہم نے اُس طرح محبت کے ساتھ چلنا ہے جیسے مسیح نے ہم سے محبت رکھی۔ شوہروں نے اپنی بیویوں سے ایسے محبت رکھنی ہے جیسے مسیح نے کلیسیا سے محبت رکھی اور اپنا آپ اُس کے لئے قربان کر دیا۔ جیسے مسیح نے ہم سے ''کلام اور زبان سے ہی نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت'' رکھی، اُسی طرح ہم نے بھی ایک دوسرے سے

حقیقی طور پر اور قربانی دیتے ہوئے محبت رکھنی ہے (۱۔یوحنا ۳: ۱۶-۱۸)۔

صحیح تعلیم ہر قسم کی محبت کے لئے ہے۔

ہماری زندگیوں اور کلیسیاؤں میں صحیح تعلیم اور محبت کا کردار

صحیح تعلیم سے ہماری زندگیوں اور کلیسیاؤں میں کیا فرق پیدا ہونا چاہئے؟

یہ محبت سے محرومی کا علاج پیش کرتی ہے۔ اگر خدا کے لئے آپ کی محبت ٹھنڈی پڑ رہی ہے تو آپ صحیح تعلیم پر غور وخوض کرنے اور اُسے اپنے دل میں محفوظ کرنے سے اپنی محبت کو سرگرم بنا سکتے ہیں۔ جاتھن ایڈورڈ نے اِس کے متعلق لکھا ہے: ''جب عظیم الشان تعلیمات کی سچائی اور انجیل کے وعدوں کو دیکھ لیا جاتا ہے تو یہ تعلیمات اور وعدے اُن ڈوریوں کی مانند بن جاتے ہیں جو ہمارے دل کو اپنی گرفت میں لے لیتے اور اِسے خدا اور مسیح کی محبت کی طرف کھینچتے ہیں''۔

شاید کسی دوسرے شخص سے محبت رکھنا آپ کو مشکل لگ رہا ہے۔ وہ شخص آپ کے خاندان کا کوئی دِق کرنے والا فرد، مغرور باس یا کلیسیا کا کوئی رکن ہو سکتا ہے جو آپ کو نظر انداز کرتا ہو۔ اب ذرا تحمل سے اِس بات پر غور کریں کہ خدا نے مسیح میں آپ سے کس قدر محبت رکھی ''کسی راست باز کی خاطر بھی کوئی مشکل سے اپنی جان دے گا ... لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا'' (رومیوں ۵: ۷، ۸)۔ اے مسیحی! خدا نے آپ سے اِس طرح محبت رکھی ہے کہ جب آپ اُس کے دشمن تھے تو اُس نے اپنے بیٹے کی موت کے وسیلے سے آپ سے محبت کی

(رومیوں ۹:۵)۔ جب آپ اپنے لئے خدا کی محبت کی لمبائی، چوڑائی، اونچائی اور گہرائی کو گہرے طور پر سراہنے لگتے ہیں تو آپ دوسروں سے بہتر طور پر محبت رکھنے کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس بات پر غور کر چکے ہیں کہ کلیسیا میں ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت کی بنیاد خدا کی محبت ہے جو اُس نے مسیح میں ہم پر ظاہر کی۔ کیا آپ دوسرے مسیحیوں سے صرف اِس لئے محبت رکھتے ہیں کیونکہ آپ اُن سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں یا اِس کی وجہ یہ ہے کہ خدا آپ دونوں سے محبت رکھتا ہے؟ کیا آپ اُس وقت بھی اپنے ہم ایمان لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جب وہ ایسے بہت سے کام کریں جن کی وجہ سے اُن سے محبت رکھنا مشکل ہو جائے؟ کیا آپ اِس دنیا میں پائے جانے والے روایتی فرق جیسے کہ مالی، سماجی اور جلد کے رنگ کے فرق کے باوجود اپنی کلیسیا کے افراد سے محبت رکھتے ہیں؟ دراصل بائبل نے مسیحی بہن بھائیوں کے لئے ہماری محبت کو یہ پرکھنے کے لئے پیمانہ بنایا ہے کہ ہم واقعی مسیح کی محبت سے آگاہ ہیں۔ ''اگر کوئی کہے کہ مَیں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا'' (۱۔یوحنا ۴:۲۰؛ مزید دیکھیں ۱۔یوحنا ۳:۱۷،۱۸)۔

ہماری کلیسیاؤں کی پہچان باہمی محبت ہونی چاہئے اور ہر وہ شخص جو یسوع مسیح کا نام لیتا ہے اِس محبت سے بھرپور ہونا چاہئے۔ یہ بات نہ بھولیں کہ محبت کا ایندھن صحیح تعلیم ہے۔ اگر تلخ کلامی، چغل خوری اور غیبت گوئی آپ

کی کلیسیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے تو اِسے دوبارہ ایک بدن بنانے کے لئے سب سے زیادہ ضروری آلہ صحیح تعلیم ہے۔ اگر رقابتیں اور تفرقے کلیسیا کی محبت کا گلا گھونٹ رہے ہیں تو اِسے صحیح تعلیم کے ایک تازہ جھونکے کی ضرورت ہے۔ مشکل لوگوں سے محبت رکھنے اور دشمنوں سے صلح کرنے کے لئے ہمیں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا نے مسیح میں ہمارے ساتھ یہ دونوں کام کئے ہیں۔

اگر ہماری کلیسیاؤں میں ایسے لوگ ہیں جن سے محبت رکھنا آسان نہیں تو ہم بھی ایسے ہی ہیں۔ ہمارے نجات دِہندہ نے صلیب کے راستے پر بڑھتے ہوئے بھی ہم سے محبت رکھنا نہ چھوڑا۔ہم جس قدر زیادہ اِس سچائی کی روشنی میں تشکیل پائیں گے ہماری زندگیاں اور کلیسیائیں اُسی قدر زیادہ اُس کی محبت کے مشابہ ہوتی جائیں گی۔

ہوا سے چلنے والی بادبانی کشتی کی طرح

اُس ہوا کے برعکس جو سمندر میں سفر کے دوران چلنا بند ہو جاتی اور آپ کو بے چارگی کی حالت میں چھوڑ دیتی ہے خدا کی محبت مستقل طور پر چلنے والی ہوا ہے جو آپ کو کبھی نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ ہمارے گناہ بھی ہمارے لئے اُس کی محبت کو ختم نہیں کر سکتے۔ دراصل اُس کی محبت کی وسعت اِس بات میں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہمارے گناہ کے باوجود ہم سے محبت رکھتا ہے۔

خدا کی محبت اُس کی فطرت کا اظہار ہے۔''مگر خدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی جب قصوروں کے سبب سے مردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا'' (افسیوں ۲:۴،۵)۔

خدا رحم سے بھرا ہوا ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو موسیٰ پر ظاہر کیا کہ وہ ''خداوند، خداوند خدائے رحیم اور مہربان، قہر کرنے میں دِھیما اور شفقت اور وفا میں غنی، ہزاروں پر فضل کرنے والا، گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا'' ہے (خروج ۳۴: ۶،۷)۔ اور یوحنا نے اِن تمام صفات کو صرف چند الفاظ میں سمو دیا ہے ''جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے'' (۱۔یوحنا ۴: ۸)۔

خدا محبت ہے اور اُس نے مسیح میں ہم سے حیرت انگیز طور پر محبت کی ہے۔ ہمارے لئے اُس کی محبت ہماری اُس کے لئے، اپنے ہمسایوں کے لئے، اپنے ہم ایمان بہن بھائیوں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے لئے محبت کی بنیاد، وسیلہ اور نمونہ ہے۔ ہماری محبت اُس کی محبت کا ردِّعمل ہے۔

صحیح تعلیم محبت کے لئے ہے۔

باب 5

صحیح تعلیمِ الٰہی اِتحاد قائم کرنے کے لئے ہے

جیسن میرے کالج کے زمانے کے بہترین دوستوں میں سے ایک ہے۔ ہم کالج میں اپنے پہلے سال کے دوران ایک کیمپس منسٹری کے وسیلے سے ملے تھے۔ ہم دونوں ایک ہی کلیسیا کے رکن بن گئے اور ایک ہی کمرے میں رہائش اختیار کی۔ اِن سالوں کے دوران ہمارے درمیان ایک ایسی دوستی قائم ہوگئی جو ہم دونوں کے لئے مسلسل حوصلہ افزائی، ایک دوسرے کی بہتری اور خوشی کا باعث بنتی رہی۔

مَیں اور جیسن دونوں کیلیفورنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم دونوں موسیقی کے رسیا ہیں۔ اُس کے پاس کلاسیکل پیانو بجانے کی نعمت ہے۔ ہم دونوں کتابیں پڑھنا پسند کرتے ہیں اور باتونی بھی ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم دونوں کی بہت سی باتیں ایک جیسی ہیں۔

دوسری طرف یہ حقیقت بھی ہے کہ ہم دونوں مختلف خاندانی پس منظر رکھتے ہیں۔ ہمارے مالی حالات بھی مختلف ہیں اور ہماری شخصیات بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں اور اِس بات سے اصل مشکل پیدا ہوتی ہے۔

جیسن کو یقین ہے کہ اگر ہم دونوں مسیحی نہ ہوتے تو وہ کبھی بھی میرا دوست نہ بنتا۔ شاید اِس کی وجہ یہ ہو کہ مَیں ٹھنڈے مزاج کا شخص ہوں اور وہ

علم و حکمت رکھنے والا انسان ہے (مَیں مذاق کر رہا ہوں)۔ ہوسکتا ہے اِس کی وجہ ہمارے مختلف پس منظر ہوں (اِس بات کا عمل دخل ہوسکتا ہے)۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میری شخصیت جیسن کے لئے اِس قدر پریشان کن ہو کہ اگر اُس کے اندر روح القدس سکونت نہ کرتا تو وہ مجھے کبھی بھی برداشت نہ کر پاتا (اب ہم درست نکتے کے قریب پہنچ رہے ہیں)۔

وجہ جو بھی تھی جیسن قطعی طور پر قائل تھا کہ وہ صرف اِس لئے میرا دوست ہے کیونکہ مَیں ایک مسیحی ہوں۔ وہ کئی بار مجھے یہ بات واضح الفاظ میں بتا چکا ہے۔ اُس کی بات سے مَیں اپنے آپ کو تھوڑا سا غیر محفوظ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ کیا مجھے پسند کرنا کافی مشکل کام ہے؟ کیا مَیں دوسروں پر بہت زیادہ رُعب ڈالتا ہوں؟ کیا مَیں ضرورت سے زیادہ خود پسند یا خود اعتماد ہوں؟

لیکن میرا نکتہ یہ ہے کہ مَیں اور جیسن بہت اچھے دوست ہیں۔ اور کم از کم جیسن کے مطابق اگر ہم دونوں انجیل پر ایمان رکھنے والے نہ ہوتے تو ہم کبھی بھی دوست نہ بنتے۔

دُنیا نے جسے جدا کر دِیا ہو کلیسیا اُسے کیسے جوڑ سکتی ہے؟

انجیل کی وجہ سے قائم ہونے والی جس دوستی سے مَیں اور جیسن لطف اندوز ہوتے ہیں وہ خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا کے شاندار باہمی اتحاد کی محض ایک جھلک ہے۔

اتحاد قائم کرنے کے لئے مجھے اور جیسن کو چند رکاوٹیں خاص طور پر میری تکلیف دِہ شخصیت کی رکاوٹ دُور کرنی پڑی۔ لیکن دنیا اِن رکاوٹوں سے زیادہ

بڑے تفرقوں سے بٹی ہوئی ہے۔ اِس میں نسلی، سماجی اور جنسی حیثیت جیسے مسائل فوری طور پر ذہن میں آتے ہیں۔

ہمارا مغربی معاشرہ رواداری اور دوسروں کو اپنے میں شامل کرنے جیسی صفات پر فخر کرتا ہے۔ تاہم درجنوں ایسے گہرے اختلافات ہیں جو سب لوگوں پر الگ الگ طبقے کی مہر لگا کر اُنہیں ایک دوسرے سے دُور کر دیتے ہیں۔ اِس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ اتحاد قائم کرنے کی بہت سی بہترین کوششوں کے باوجود یہ تقسیم لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر آج کئی ممالک میں جن میں پاکستان اور امریکہ دونوں شامل ہیں، نسلی امتیاز کے خلاف بہت کچھ کہا جا رہا ہے بلکہ اِسے شرمناک فعل بھی سمجھا جاتا ہے، لیکن اِس کے باوجود ہمارے ذہنوں اور دلوں کی گہرائی میں نسل پرستی موجود ہے اور مختلف صورتوں میں اِس کا اِظہار ہوتا رہتا ہے۔

تاہم کلیسیا حقیقت میں اِن اختلافات و تقسیم سے بالاتر ہے: ''نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو'' (گلتیوں ۳:۲۸؛ مزید دیکھیں کلسیوں ۳:۱۱)۔

پولس یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ کلیسیا اِس تقسیم سے بالاتر کیسے ہو سکتی ہے جس نے دنیا کی اِس پر غلبہ پانے کی بہترین کوششوں کو ناکارہ بنا دیا ہے؟

گلتیوں کے نام خط میں پولس نے یہودی اور یونانی، غلام اور آزاد، مرد اور عورت کے اتحاد کو اِس حقیقت کا نتیجہ کہا ہے کہ ہم اپنے اچھے کاموں کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف ایمان کی بنیاد پر بے قصور اور راست باز ٹھہرائے گئے ہیں۔ گلتیہ کے لوگ نجات کے لئے ختنے اور شریعت کے اعمال پر تکیہ کرنے

لگے تھے(گلتیوں ۳:۱؛۵:۲-۴)۔ لہٰذا پولس نے اُنہیں یاد دلایا ہے کہ خدا کی نظر میں ہم ''شریعت کے اعمال'' سے نہیں بلکہ ''صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راست باز'' ٹھہرتے ہیں (گلتیوں ۲:۱۶)۔

لہٰذا اُن کے درمیان نسلی یہودی یا یہودیت اختیار کرنے والے نو مرید لوگ غیر اقوام سے مسیح پر ایمان لانے والے بھائیوں سے افضل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے '' پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں'' (گلتیوں ۳:۷)۔ خدا کے سامنے راست باز ٹھہرنا اور اِس لئے اُس کے لوگوں میں شامل ہونا صرف خدا کے فضل سے ممکن ہے جو کہ صرف یسوع پر ایمان لانے سے ملتا ہے۔ اِس لئے جو یسوع پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنی نسلی، سماجی، جنسی اور کسی بھی حیثیت سے قطع نظر خدا کے سامنے راست باز ٹھہرائے جاتے اور اُس کے لوگوں میں شامل کئے جاتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں صرف ایمان سے راست باز ٹھہرائے جانے کی تعلیم کلیسیا کے اتحاد کی بنیاد ہے۔ وہ سب جو یسوع کے پاس آئے اور بپتسمہ کے وسیلے سے اُس پر ایمان لانے کا اقرار کیا اُنہوں نے ''مسیح کو پہن لیا'' (گلتیوں ۳:۲۷) اور خدا کے سب وعدوں کے وارث بن گئے (گلتیوں ۳:۲۹)۔ اور چونکہ کلیسیا میں شامل سب لوگوں نے مسیح کو پہن لیا اِس لئے وہ سب ''مسیح یسوع میں ایک'' ہیں (گلتیوں ۳:۲۸)۔

کلیسیا میں داخل ہونے کا راستہ صرف مسیح ہے۔ اِس کے لئے آپ کو اپنا نسب نامہ ابرہام سے ملانے کی ضرورت نہیں۔ اِس کے لئے آپ کو کسی خاص سیاسی پارٹی یا کسی خاص علاقے میں رہائش اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اِس

کے لئے آپ کو کوئی خاص ڈگری یا سند لینے یا مخصوص رقم جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسیح پر ایمان لانے کی دعوت سب کے لئے ہے اور جو ایسا کرتے ہیں اُن سب کو کلیسیا میں بطور بہن بھائی خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ وہ سب خدا کے گھرانے میں یکساں حیثیت رکھنے والے افراد ہیں۔

ایمان سے راست باز ٹھہرائے جانے کی تعلیم کلیسیا کے اتحاد کی بنیاد ہے اور اِسی سے یہ اتحاد نکلتا ہے۔ پس صحیح تعلیم اِتحاد حاصل کرنے کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم اِتحاد حاصل کرنے کے لئے ہے

کرنتھیوں کے نام پہلے خط میں بھی اِسی طرح کا سبق ملتا ہے۔ پولس کو یہ خط لکھنے کی تحریک اِس لئے ملی کیونکہ کرنتھس کے ایمان دار آپس میں جھگڑ رہے اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھ رہے تھے" تم میں سے کوئی تو اپنے آپ کو پولس کا کہتا ہے کوئی اپلوس کا کوئی کیفا کا کوئی مسیح کا" (۱۔کرنتھیوں ۱:۱۲)۔ اِس اِختلاف کے لئے پولس کا ردِّعمل حیران کن ہے" کیا مسیح بٹ گیا؟ کیا پولس تمہاری خاطر مصلوب ہوا؟ یا تم نے پولس کے نام پر بپتسمہ لیا؟" (۱۔کرنتھیوں ۱: ۱۳)۔

پولس اُنہیں یہ کہہ رہا ہے کہ کلیسیا کو کسی تقسیم میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اِس کی وجہ کیا ہے؟ یہ کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ پولس نے بارھویں باب میں اِس نکتے کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ نیز لوگوں کی ساری وفاداری آخرکار مسیح کے ساتھ ہونی چاہئے کیونکہ ہمارے گناہوں کے لئے مسیح مصلوب ہوا تھا (دیکھیں ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۱-۴) اور مسیحیوں نے کسی انسانی استاد کے نہیں بلکہ خدائے ثالوث کے نام میں بپتسمہ لیا (دیکھیں متی ۱۹:۲۸)۔ لہٰذا مسیحی کسی استاد

کے پیروکار نہیں بلکہ خداوند کے ہیں۔

ا۔کرنتھیوں ۱:۱۳ میں یہ تمام سوالات کلیسیا کے اتحاد کے لئے علمِ الٰہی کے تعلق سے دلائل مہیا کرتے ہیں۔ چونکہ ہم مسیح کا بدن ہیں اِس لئے ہمیں ایک دوسرے سے الگ الگ نہیں بلکہ متحد رہنا چاہیئے۔ چونکہ ہم حتمی طور پر اُس کے وفادار ہیں اور ہم نے اُس کے نام میں بپتسمہ لیا ہے اِس لئے ہمیں اپنی کلیسیاؤں کو اپنے پسندیدہ راہنماؤں کی وجہ سے گروہوں میں منقسم نہیں کرنا چاہیئے۔

کلیسیا کا اتحاد صحیح تعلیم پر قائم ہے اور اِسی سے یہ رواں دواں ہوتا ہے۔ ہم غور کر چکے ہیں کہ صحیح تعلیم بائبل کی تعلیمات کا خلاصہ ہے جو بائبل سے مطابقت رکھتا اور زندگی کے لئے مفید ہے۔ لہٰذا جب کرنتھس کی کلیسیا کا اتحاد خطرے میں تھا تو پولس رسول نے اُن کی علمِ الٰہی کی بنیادیں مضبوط بنائیں تاکہ وہ پھر سے خدا کے منصوبے کی تعمیل کر سکیں۔ صحیح تعلیم کلیسیا کے اتحاد کی صرف بنیاد ہی نہیں بلکہ یہ اتحاد کو بحال بھی کرتی ہے۔ یہ نہ صرف اتحاد کا نمونہ پیش کرتی بلکہ کلیسیا کو اِس نمونے کے مطابق ڈھلنے میں مدد بھی دیتی ہے جب اُس کی تشکیل اِس کے مطابق نہیں ہوتی۔ صحیح تعلیم اتحاد قائم کرنے کے لئے ہے۔

یہی محرک ہمیں افسیوں کے نام خط کے چوتھے باب میں نظر آتا ہے، جس میں پولس نے ہمیں اپنی بلاہٹ کے لائق چلنے کی تحریک دی ہے (آیت ۱)۔ ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ فروتنی، تحمل اور نرمی کے ساتھ، محبت سے ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور ''روح کی یگانگی صلح کے بند میں'' باندھے رکھنے کی کوشش کرنے سے (آیت ۲،۳)۔ بطور مسیحی ہماری بنیادی بلاہٹ میں ایک دوسرے سے محبت رکھنا، تحمل سے ایک دوسرے کو برداشت کرنا اور کلیسیا کا اتحاد قائم

رکھنے کے لئے جاں فشانی کرنا شامل ہے۔

ہمیں ایسا کیوں کرنا چاہئے؟ پولس نے ہمارے ایمان کے گہرے ترین حقائق بتا کر ہمیں جواب دیا ہے کہ ”ایک ہی بدن ہے اور ایک ہی روح۔ چنانچہ تمہیں جو بلائے گئے تھے اپنے بلائے جانے سے امید بھی ایک ہی ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بپتسمہ اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے“ (افسیوں ۴:۴-۶)۔ ہمارے ایمان کے متعلق ہر بات ” اتحاد“ کا اعلان کرتی ہے۔ مسیح کا ایک ہی بدن ہے۔ ایک ہی روح ہے جو ہمیں نئی زندگی بخشتا ہے اور ایک ہی اُمید ہے جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں۔ ایک ہی خداوند یسوع مسیح ہے۔ ہم اُسی خداوند پر ایمان رکھتے اور اُسی کے نام میں بپتسمہ لیتے ہیں۔ سب کا ایک ہی باپ ہے۔ باپ، بیٹا اور روح ایک خدا ہیں۔

کلیسیا کے اتحاد کی بنیاد ایمان کے اتحاد میں ہے۔ اِس لئے ہمیں صلح کے بندھن کو قائم رکھنے کے لئے کہا گیا ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے باندھتا ہے۔ یہ اتحاد ہمیں روح کی طرف سے ملا ہے۔ چونکہ کلیسیا ایک بدن ہے اِس لئے ہمیں ایک ہونے کے لئے بلایا گیا ہے۔

اِتحاد کے کپڑے کی مرمت کے لئے سوئی اور دھاگا

افسوس کی بات ہے کہ ہماری کلیسیائیں اکثر اتحاد سے خالی ہوتی ہیں۔ اکثر و بیشتر ہم اُن ہی مسائل پر تفریق کا شکار ہوتے ہیں جن پر غیر مسیحیوں میں عدم اتحاد ہوتا ہے۔ ہم اکثر تلخی، حسد، غیبت گوئی، تکبر، رقابتوں اور منفی تنقید

کو اتحاد کے نازک کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے دیتے ہیں۔

اِس لئے یہ حیرانی کی بات نہیں کہ کلامِ مقدس میں ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم کلیسیاؤں میں اتحاد قائم رکھیں۔ پولس نے فلپی کی کلیسیا کو لکھا ''پس اگر کچھ تسلی مسیح میں اور محبت کی دل جمعی اور روح کی شراکت اور رحم دلی و دردمندی ہے تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ یک دل رہو۔ یکساں محبت رکھو۔ ایک جان ہو۔ ایک ہی خیال رکھو'' (فلپیوں ۲: ۱،۲)۔ ا۔کرنتھیوں ۱ باب اور افسیوں ۴ باب کی طرح پولس اتحاد کے لئے ہمارے ایمان کی تعلیمی جڑوں کی بات کرتا ہے۔ اُس نے بنیادی طور پر یہ بات کہنے کے لئے خوش خبری کی برکات کا ذکر کیا ہے کہ '' اگر تم خوش خبری کی بھلائی کا مزہ چکھ چکے ہو تو مہربانی سے کلیسیا کے اتحاد کو قائم رکھو۔''

غور کریں کہ اُس نے جامع اتحاد یعنی دل، جان، جذبات اور خیال میں متحد ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کلیسیا اِس قدر ایک دوسرے کے قریب ہو جیسے کپڑے کے دھاگے بغیر کسی جوڑ کے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ اُس کی آرزو ہے کہ کلیسیا کا اتحاد ایک دُھن کی طرح یکساں اور گونج دار ہو۔

کوئی کلیسیا اِس اتحاد کو کیسے حاصل کر سکتی ہے؟ ''تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے'' (فلپیوں ۲:۳،۴)۔ فروتنی اتحاد پیدا کرتی ہے۔ جب ہم دوسروں کو اپنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں تو ہم اپنی خواہشات ایک طرف رکھ کر دوسروں کی

خدمت کرنے لگتے ہیں۔ ہم اپنے مقاصد چھوڑ کر دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

پھر پولس نے اپنا حکم دُہرایا ہے: ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا'' (فلپیوں ۲:۵)۔ یہ کیسا مزاج ہے؟ اِس مزاج کی وجہ سے مسیح نے خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ خادم بن گیا۔ یہ مزاج صلیبی موت تک فرماں برداری کرنے کے لئے تیار تھا اور پولس نے ہمیں اِس طرح کا مزاج رکھنے کی ہدایت کی ہے (فلپیوں ۲:۶-۹)۔

پولس نے فلپی کی کلیسیا کو نصیحت کی کہ وہ خداوند کی طرح فروتنی سے ایک دوسرے سے متحد رہیں جو ہمیں نجات دینے کے لئے فروتن بن گیا۔ مسیح نے ہماری خاطر شرمندگی کی پروا نہ کر کے اپنی جان قربان کی (فلپیوں ۲:۶-۱۱) اور اِس سے ہمیں اُس کا مزاج ملا، اِس میں ہماری دل جمعی ہوئی اور روح کی شراکت ملی ہے (۲:۱،۲،۵)۔ یسوع مسیح نے اپنے تجسم، بے عزت ہونے اور مصلوبیت میں اپنے سے زیادہ ہمارا خیال رکھا۔ اُس نے اپنی بجائے ہمارے اپنے فائدے کے متعلق سوچا۔ اُس نے اپنی بھلائی کی بجائے دوسروں کا بھلا چاہا۔

بائبل کی یہ بھرپور تعلیم ایسا نمونہ پیش کرتی ہے جس پر کلیسیا میں عمل ہونا چاہئے۔ مسیح کی خدمت پر یہ سوچ بچار ہمیں اُس کے قدموں کے نشان دکھاتا ہے جن پر ہم نے چلنا ہے۔ یسوع ہمارا نجات دِہندہ اور ہمارا نمونہ ہے۔ جب ہم اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ مسیح نے ہمارے لئے کیا کِیا اور اب وہ کس طرح ہمیں اپنے راستے پر چلنے کے لئے بلاتا ہے تو ہم حلیمی میں آگے بڑھتے ہیں جو کہ اتحاد قائم رکھنے کا اہم عنصر ہے۔

کلیسیا میں مقابلہ بازی اور تکبر سب سے زیادہ عملی مسائل ہیں۔ تاہم کلامِ مقدس میں اِن کا حل نہ صرف عملی بلکہ تعلیمی بھی ہے۔ یسوع مسیح کا تجسم ہمیں حلیم بننا سکھاتا ہے۔ مسیح کی تذلیل اور عوضی موت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم اپنے ہم ایمان بہن بھائیوں کی ضروریات کو اپنے مفادات پر ترجیح دیں۔ چونکہ مسیح نے اپنی خدمت کروانے کے بجائے ہماری خدمت کی اِس لئے ہم بھی دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔

صحیح تعلیم کلیسیا کے اتحاد کی بنیاد اور وسیلہ ہے۔ یہ کلیسیا کے اتحاد کا نمونہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ ہمیں قابلیت دیتی ہے کہ ہم کلیسیا کے اتحاد کے لئے جدوجہد کریں، اِسے قائم رکھیں اور اِس کی مرمت کریں۔ یہ منقسم ہونے کی بیماری کا علاج کرتی ہے۔ یہ مقابلہ بازی کی آگ کو بجھاتی ہے اور یہ کلیسیا کے اتحاد کا لباس سینے میں مدد کرتی ہے جسے ہم بہت آسانی سے پھاڑ دیتے ہیں۔

زیادہ مضبوط اور لچک دار اِتحاد قائم کرنے کی کوشش کریں

عمدہ ریشمی لباس کی طرح کلیسیا کا اتحاد قیمتی بھی ہے اور نازک بھی۔ زبورنویس نے اِسے اِن الفاظ میں بیان کیا ہے" دیکھو! کیسی اچھی اور خوشی کی بات ہے کہ بھائی باہم مل کر رہیں... یا حرمون کی اوس کی مانند ہے جو صیون کے پہاڑوں پر پڑتی ہے کیونکہ وہیں خداوند نے برکت کا یعنی ہمیشہ کی زندگی کا حکم فرمایا" (زبور۱۳۳:۱،۳)۔ تاہم بڑی آسانی سے تلخی مٹھاس کی، تفرقہ ہم آہنگی کی اور گروہ بندی دوستی کی جگہ لے لیتے ہیں۔

اِس لئے ہم نے اپنی کلیسیاؤں کو کسی بھی دوسری چیز کی بجائے خوش خبری

اور تعلیم کی بنیاد پر متحد کرنا ہے۔ یہ تعلیم خوش خبری سے نکلتی ہے، یہ بہت آسان ہے کہ ہم اپنی کلیسیاؤں کو صحیح تعلیم کی بجائے سیاسی نظریات، مکتبہ فکر، موسیقی کے انداز، تنظیمی روایات یا کسی بھی اَور چیز کی بنیاد پر متحد کریں۔

بہت سی کلیسیاؤں میں اُن کے اراکین کی ایمان کی علاوہ بہت سی باتیں مشترک ہوں گی لیکن کلامِ مقدس پر ہمارا ایمان ہی ہمارے اتحاد کو قائم رکھتا ہے۔ ہمارا ایمان ہی ہمارے اتحاد کی بنیاد اور مواد ہونا چاہئے۔

اِس بات کی جانچ یہ ہے کہ ہم اپنے اُن ہم ایمان ساتھیوں سے محبت کر سکتے ہیں یا نہیں جن کے سیاسی نظریات، مکتبہ فکر، کھانا پینا اور موسیقی ہم سے مختلف ہیں۔ کیا ہم اُن کی ضروریات کو اپنے مفادات پر ترجیح دے سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے اُن بہن بھائیوں کو گلے لگا سکتے ہیں جو ہماری طرح صحیح تعلیم تو رکھتے ہیں، لیکن ثقافتی یا نسلی لحاظ سے ہم سے مختلف ہیں یا دیگر باتوں کے متعلق اُن کی رائے ہم سے مختلف ہوتی ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر ہمارے اتحاد کی بنیاد خوش خبری یا صحیح تعلیم نہیں بلکہ انسانی ترجیحات اور روایات ہیں۔

کلیسیائی اِتحاد اِس لئے اکثر کمزور ہوتا ہے کیونکہ یہ غلط بنیاد پر قائم کیا جاتا ہے۔ ثقافتی رسوم و رواج اور شخصی ترجیحات پر قائم کیا جانے والا اتحاد کمزور ہوتا ہے۔ اِس پر تھوڑا سا دباؤ ڈالیں یہ ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ لیکن جس اتحاد کی بنیاد صحیح تعلیم ہو وہ مضبوط اور لچک دار ہوتا ہے جیسے اچھی بنیاد پر تعمیر کیا جانے والا مضبوط گھر ہوتا ہے۔ جب اُس پر آندھیاں چلتی ہیں تو وہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔

صحیح تعلیم کلیسیا میں ہمارے اتحاد کا مواد اور مرکز ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنی

کلیسیاؤں کو ثقافتی روایات، سیاسی نظریات یا کسی بھی اَور چیز کی بجائے بائبل کی حقیقی تعلیم پر متحد کرنا ہے۔

وہ اتحاد جو دنیاوی دلائل کو چیلنج کرتا ہے

صرف خوش خبری کے وسیلے سے ہمارے کلیسیائیں ایسا اتحاد ظاہر کر سکتی ہیں جو دنیا پر غالب آئے۔ لہٰذا یہ اتحاد خوش خبری کی قوت کی گواہی دیتا ہے۔ یسوع نے دعا کی کہ اُس کے لوگ ایک ہوں تا کہ دنیا ایمان لائے کہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہے (یوحنا ۱۷: ۲۰، ۲۱)۔ کلیسیا کا اتحاد آسمانی قوتوں سمیت تمام کائنات کے سامنے خدا کی حکمت ظاہر کرتا ہے (افسیوں ۳: ۱۰)۔

کلیسیا کا صحیح تعلیم پر قائم ہونے والا اتحاد انسانی دلائل کو چیلنج کرتا ہے۔ صرف خدا ہی ایک بدن میں یہودی، یونانی، آزاد اور غلام کو یکجا کر سکتا ہے۔ وہ خوش خبری کے وسیلے سے ایسا کرتا ہے، جس کے وسیلے سے مسیح پر ایمان لانے والا ہر شخص راست باز ٹھہرتا ہے اور اُسے خدا کے خاندان میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اپنی کلیسیا کے اتحاد کے لئے دعا کریں۔ اِس کے لئے کوشش کریں، اِسے قائم رکھیں اور جب یہ متاثر ہو جائے تو اِس کی مرمت کریں اور ایسا کرنے کے لئے ہر بار کلامِ مقدس کی تعلیمات کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ صحیح تعلیم اتحاد قائم کرنے کے لئے ہے۔

باب 6

صحیح تعلیمِ الٰہی عبادت کرنے کے لئے ہے

کیا آپ نے کبھی کوئی کتاب پڑھتے ہوئے اپنے آپ کو اُس کی گرفت میں محسوس کیا ہے؟ یہ صورتِ حال اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی کہانی اِس قدر دلچسپ ہو کہ آپ کتاب پڑھنا چھوڑنا ہی نہ چاہیں۔

آپ رات کو بہت دیر تک جاگتے رہتے ہیں (''بس یہ باب ختم ہونے والا ہے اور اگلا باب پڑھ کے سو جاؤں گا'')۔ آپ اہم کاموں اور لوگوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں (''آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟'')۔ شعوری یا لاشعوری طور پر آپ اُس وقت تک دوسرے کاموں کو ملتوی رکھتے ہیں جب تک آپ کی کتاب ختم نہیں ہو جاتی۔

جب کتاب ختم ہو جاتی ہے تو اُس وقت بھی آپ کا آدھا ذہن اُس کتاب میں کھویا ہوتا ہے۔ اُس کتاب میں پیش کئے گئے جو کردار چند دنوں کے لئے آپ کے ساتھی تھے اب زندگی کی دیگر ذمہ داریاں نباہتے ہوئے بھی وہ آپ کے خیالوں پر چھائے ہوتے ہیں۔

پچھلی مرتبہ میرے ساتھ یہ اُس وقت ہوا جب مَیں ایک طویل ناول پڑھ رہا تھا جب کہ اُس وقت مجھے ایک کلاس کے لئے علمِ الٰہی کا مطالعہ کرنا چاہئے تھا۔ لہٰذا ایک رات مَیں نے بڑی کوشش سے اُس کتاب کو ایک طرف

رکھا اور دیر تک علمِ الٰہی کے جدید علما کے متعلق ایک ضخیم اور خشک سی کتاب پڑھتا رہا۔ لیکن اِس دوران نیند کی وجہ سے ہر صفحے پر قریباً تین بار مجھے جھٹکا لگا۔ جب مَیں نیند کی آغوش میں جانے لگا تو علمِ الٰہی کی کتاب کے الفاظ میری آنکھوں کے سامنے اُس ناول کے کرداروں اور واقعات میں ڈھلنے لگے جو مَیں اُن دنوں پڑھ رہا تھا۔ وہ کہانی اِس قدر میرے ذہن پر حاوی تھی کہ خود بخود میرے ذہن کی سطح پر آ گئی اور میرے سامنے کھلی کتاب کے صفحات پر پھیل گئی۔

ہم ہمیشہ کسی کہانی کی گرفت میں نہیں آنا چاہتے۔ کسی کتاب کے عادی ہونے کا موقع محل ہوتا ہے اور اِس سے بھی زیادہ موقع محل ہوتے ہیں جب ایسی کتابوں کو الماری میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔

لیکن خاص طور پر میرے جیسے کتب کے دِلدادہ آدمی کے لئے کتاب کے صفحات میں کھو جانا نہایت اطمینان بخش ہوتا ہے۔ آپ پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں، لیکن مکمل طور پر پُرسکون ہوتے ہیں۔ آپ مکمل طور پر آرام دِہ حالت میں ہوتے ہیں، لیکن کہانی کا جوش و خروش آپ کے دل کو موجزن رکھ سکتا ہے۔

لیکن صرف کتابیں ہی ہمیں اپنی گرفت میں نہیں لیتیں۔ کیا آپ نے کبھی پہاڑوں پہ سیر کرتے ہوئے تجربہ کیا ہے کہ کسی موڑ پر آپ کے سامنے ایسا منظر آ گیا کہ آپ کے قدم وہیں رک گئے؟ کیا آپ کسی دوست کے ساتھ گفتگو کرنے میں اِس قدر مگن ہوئے کہ جب آپ نے پہلی بار گھڑی پر نظر ڈالی تو اُس پر رات کے دو بج چکے تھے؟ کیا آپ نے کسی نغمے کو بار بار سنا اور جب آپ اُسے متعدد بار سن چکے تو وہ آپ کو پہلی مرتبہ سننے کی نسبت

آخری مرتبہ زیادہ اچھا لگا؟

ایسی بہت سی چیزیں ہیں جن سے ہم نہ صرف لطف اندوز ہوتے بلکہ اُن سے نہایت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ایسی چیزیں جو ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں، جن میں ہم مگن ہو جاتے ہیں اور اُنہیں پسند کرتے ہیں۔

صحیح تعلیم عبادت کرنے کے لئے ہے

بہت سے مسیحی عبادت میں خاص طور پر کلیسیا کی اجتماعی عبادت میں اِس طرح کا تجربہ کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور یہ مکمل طور پر غلط بات بھی نہیں۔ خدا کی عبادت کرتے ہوئے ہمارے دل اور دماغ مکمل طور پر اُس کی طرف متوجہ ہونے چاہئیں۔ یہ ہم پر مکمل طور پر حاوی ہونی چاہئے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ خاص طور پر اجتماعی عبادت کے متعلق ہم اِس سوچ میں پڑ سکتے ہیں کہ عبادت کرنے کا مقصد ایک گہرا جذباتی تجربہ حاصل کرنا ہے۔ ہم عبادت کو خاص طور پر اپنے جذبات ظاہر کرنے کا موقع سمجھ سکتے ہیں جس میں ہم کھو جائیں۔ ہم یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہم عبادت اپنے لئے کرتے ہیں۔

لیکن بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ عبادت ہمارے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے ہے۔ زبور ۲:۲۹ میں لکھا ہے ''خداوند کی ایسی تمجید کرو جو اُس کے نام کے شایاں ہے''۔ بائبل کے مطابق عبادت کرنا خدا کو اُس بات کے لئے جلال دینا ہے جس کا وہ مستحق ہے یعنی جو کچھ وہ ہے اور جو کچھ اُس نے مسیح میں ہمارے لئے کیا ہے۔ عبادت کرنا پورے دل سے خدا کی تعظیم کرنا، حمد کرنا اور اُس کی تابع فرمانی کرنا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ اِسی لئے صحیح تعلیم عبادت

کرنے کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم عبادت کے لئے اِیندھن ہے

جیسے لکڑی آگ کے لئے اِسی طرح صحیح تعلیم عبادت کے لئے ہے۔ اگر آپ کو بھڑکتا ہوا الاؤ چاہئے جو ساری رات روشن رہے تو اُس پر خشک لکڑیوں کا ایک بڑا ڈھیر لگائیں۔ اِسی طرح صحیح تعلیم ہماری عبادت کے لئے ایندھن ہے۔

ڈی۔ اے۔ کارسن (Carson) نے لکھا ہے: ''عبادت کی کشش یا اِس کا جمالیاتی حسن اِسے ہمارے لئے خوش نما اور پُرکشش نہیں بناتا بلکہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہیں اُس کی ذات ہمارے لئے خوشی و شادمانی کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خود حیرت انگیز طور پر خوش نما ہے اور ہم اُس میں خوش ہونا سیکھتے ہیں۔'' صحیح تعلیم ہمیں خدا میں خوش ہونا سکھاتی ہے کیونکہ یہ ہمیں دکھاتی ہے کہ خدا کس قدر خوش نما ہے۔ یہ ہمارے سامنے اُس کے کردار کی کاملیت، اُس کے فضل کی کثرت اور ساری کائنات پر اُس کی شاہانہ حاکمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

صحیح تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں خدا کی عبادت کیوں کرنی چاہئے۔ اور صحیح تعلیم جب پوری طرح ہمارے دلوں پر نقش ہو جاتی ہے تو ہمیں عبادت کی طرف مائل کرتی اور اِس کے لئے تحریک دیتی ہے۔

یہ بات ہمیں مزامیر میں نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر زبور ۹۵ دیکھیں۔ اِس کا آغاز عبادت کرنے کے پُرجوش بلاوے سے ہوتا ہے ''آؤ ہم خداوند کے حضور نغمہ سرائی کریں! اپنی نجات کی چٹان کے سامنے خوشی سے للکاریں۔ شکرگزاری کرتے ہوئے اُس کے حضور میں حاضر ہوں۔ مزمور گاتے ہوئے

اُس کے آگے خوشی سے للکاریں'' (زبور ۹۵:۱،۲)۔

لیکن اِس زبور میں ہمیں صرف عبادت کرنے کا ہی حکم نہیں دیا گیا بلکہ یہ ہمیں ایسا کرنے کی وجہ بھی بتاتا ہے ''کیونکہ خداوند خدائے عظیم ہے اور سب اِلٰہوں پر شاہِ عظیم ہے۔ زمین کے گہراؤ اُس کے قبضے میں ہیں۔ پہاڑوں کی چوٹیاں بھی اُسی کی ہیں'' (آیت ۳،۴)۔ کیا آپ نے تیسری آیت کے شروع میں لفظ'' کیونکہ'' پر غور کیا ہے؟ اِس زبور میں ہمیں خدا کی عبادت کرنے کی وجوہات دی گئی ہیں۔ ہمارے عبادت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خدا اپنی ذات میں عبادت و پرستش کے لائق ہے۔ تیسری آیت کے مطابق ہمیں خدا کی عبادت اِس لئے کرنی چاہئے کیونکہ وہ عظیم ہے۔ وہ تمام نام نہاد ''اِلٰہوں'' پر ''شاہِ عظیم'' ہے۔ ہمیں خدا کی اِس لئے عبادت کرنی چاہئے کیونکہ ساری دنیا پر اُس کی حکمرانی ہے۔ آسمان پر کوئی اُس کا مَدِّ مُقابل نہیں اور ہمارے دلوں میں بھی اُس کا کوئی مَدِّ مُقابل نہیں ہونا چاہئے۔

چوتھی اور پانچویں آیت ہمیں خدا کی عظمت کے مزید ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ اِس دنیا کا خالق خدا ہے اِس لئے وہ اُس کا مالک ہے۔ پہاڑوں کی بلند ترین چوٹیاں اور نہایت گہرے سمندر اُس کے ہیں۔ خدا نے اکیلے اِس دنیا کو خلق کیا اور وہ اکیلا ہی اِسے سنبھالتا اور اِس پر حکمران ہے۔

لٰہذا ہم خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے اِس بات کے پابند ہیں کہ شکرگزاری، تعظیم اور حمد وثنا میں اپنے دل اُس کے سامنے انڈیل دیں۔ ہمیں اِسی وجہ کی بنا پر اُس کے سامنے مدح سرائی کرنی چاہئے جس کی بنا پر فرشتوں

نے اُس وقت اُس کے سامنے کی جب اُس نے آسمان اور زمین کو خلق کیا۔ کیونکہ تمام تخلیق خدا کے جلال، قوت، حکمت، خوبصورتی اور اُس کی بارُعب حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے۔

اِس کے بعد پھر ہمیں پرستش کرنے کے لئے کہا گیا ہے ''آؤ ہم جھکیں اور سجدہ کریں! اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں'' (آیت۶)۔ ایک بار پھر ہمیں خدا کی عبادت کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں'' کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں'' (آیت ۷ الف)۔ خدا ''ہمارا خدا ہے''۔ اُس نے ہمارا بھلا کرنے کے لئے ہمارے ساتھ عہد باندھا ہے (یرمیاہ ۳۲:۴۰) اور اُس نے ہمیں اپنے لوگ بنا لیا ہے۔ ہم اُس کے لوگ ہیں اور وہ ہمارا چرواہا ہے (زبور۲۳: ۱-۶؛ ۱۰۰:۳)۔ وہ شخصی طور پر ہمارا خیال رکھتا اور اپنے ہاتھ سے ہماری ضروریات پوری کرتا ہے۔ جن قادر ہاتھوں میں پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں وہی ہاتھ ہمیں سنبھالتے، ہماری ضروریات پوری کرتے اور نرمی سے اُس راہ پر ہماری راہنمائی کرتے ہیں جس پر ہمیں چلنا چاہئے۔ کائنات کا پُرجلال اور عظیم الشان بادشاہ حلیم انسان بن کر ہمارے پاس آ گیا۔

کلامِ مقدس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا نے ہمیں گناہ سے چھڑایا، اپنے ساتھ میل ملاپ کرایا اور ہماری تمام ضروریات ہمیشہ پوری کرنے کا عہد کیا۔ یہ وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر ہمیں اُس کی حمد کرنی ہے، تعظیم کرنی ہے، خوشی سے اُس کے سامنے للکارنا ہے اور تابع فرمانی سے اُس کے سامنے جھکنا ہے۔ بائبل میں '' عبادت'' کرنے سے یہی مراد ہے۔ زبور ۹۵ میں جس عبادت کا

اظہار کیا گیا ہے اُس کا ایندھن صحیح تعلیم ہے۔

صحیح تعلیم ہمیں عبادت کرنا سکھاتی ہے

صحیح تعلیم عبادت کے لئے نہ صرف ایسی ہے جیسے آگ کے لئے ایندھن بلکہ یہ ایسے بھی ہے جیسے ڈرامے کے لئے سکرپٹ۔ خدا نے اپنے کلام میں ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں کس طرح اُس کی عبادت کرنی چاہئے۔ صحیح تعلیم ہمیں ایسی عبادت کرنے کے قابل بناتی ہے جس سے خدا خوش ہوتا ہے۔

خدا نے سارے کلامِ مقدس میں بار بار ہم پر ظاہر کیا ہے کہ وہ اِس بات کا خیال رکھتا ہے کہ ہم کس طرح اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ جب خدا نے بنی اسرائیل کو بلایا اور اپنی شریعت اُنہیں دی تو اُنہیں حکم دیا کہ وہ دوسرے معبودوں کی پرستش نہ کریں اور یہ بھی اُنہیں بتایا کہ وہ کسی چیز کی مورت بنا کر اُس کی عبادت نہ کریں (خروج ۲۰:۲-۶؛ استثنا ۴:۱۵-۱۸؛ ۱۲:۳۱)۔ Ligon Duncan نے اِس بات کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے: ''حکم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ بت پرستی کرنے کے دو طریقے ہیں: زندہ خدا کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا اور غلط طریقے سے زندہ خدا کی عبادت کرنا۔'' نیز خدا نے بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ اُس کی عبادت کرنے کے متعلق احکامات میں نہ کچھ بڑھائیں اور نہ ہی کچھ گھٹائیں (استثنا ۱۲:۲۹-۳۲)۔ خدا نے اپنی عبادت کے تعلق سے جو منصوبے اُن کے لئے ظاہر کئے اُن سے بظاہر معمولی اِنحراف بھی سنجیدہ نتائج کے حامل تھے (۱۔سموئیل ۱۵:۲۲؛ ۲۔سموئیل ۶:۵-۷)۔ خدا نے ابتدا سے ہی اِس بات کا خیال رکھا کہ اُس کی عبادت ''کس طرح'' کی جائے۔

لیکن یہ احکامات پرانے عہد نامے میں بنی اسرائیل کے لئے تھے۔ نئے عہد نامے میں کلیسیا کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ بطور مسیحی عبادت کرنے کا ہمارا طریقہ کار اور انداز اسرائیل کو ملنے والے احکامات سے مختلف ہے۔ تاہم خدا کو ہمارے تعلق سے بھی اِس بات کا اُتنا ہی خیال ہے کہ ہم کس طرح اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ ہمیں نئے عہد نامے میں عبادت کرنے کا ایسا نمونہ نہیں دیا گیا جس پر ہر کلیسیا کو عمل کرنا چاہئے۔ لیکن حکم یا مثال سے یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے اپنی اجتماعی عبادات میں کیا کرنا ہے۔ ہمیں بائبل پڑھنی اور اُس کی منادی کرنی چاہئے (۱۔تیمتھیس ۴:۱۳؛ ۲۔تیمتھیس ۴:۲)، دعا کرنی چاہئے (۱۔تیمتھیس ۲:۸)، مزامیر، گیت اور روحانی غزلیں گانی چاہئیں (افسیوں ۵:۱۸،۱۹؛ کلسیوں ۳:۱۶،۱۷) اور عشائے ربانی اور بپتسمہ کی رسم پر عمل کرنا چاہئے (متی ۲۸:۱۹؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۱:۲۳-۲۶)۔

نئے عہد نامے میں اِس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہمیں کس طرح عبادت کرنی چاہئے۔ ہم نے شکرگزاری (کلسیوں ۳:۱۷)، پُرتعظیم خوف (عبرانیوں ۱۲:۲۸،۲۹)، اِتحاد (رومیوں ۱۵:۶)، روح اور سچائی سے (یوحنا ۴:۲۴)، شائستگی اور قرینے کے ساتھ (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۴۰) اور اِس طور سے عبادت کرنی ہے جس سے کلیسیا کی ترقی ہو (۱۔کرنتھیوں۱۴:۱۲،۲۶)

درحقیقت ہماری اجتماعی عبادت کا ایک دوسرے سے بھی تعلق ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم گیت گاتے ہیں تو ہم صرف خدا سے ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کو بھی مخاطب ہوتے ہیں (افسیوں ۵:۱۸،۱۹؛ کلسیوں۳:۱۶،۱۷)۔ اِجتماعی عبادت ایک کمرے میں بہت سے لوگوں کے ساتھ اپنی شخصی عبادت کرنا نہیں،

بلکہ یہ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے مسیح کے بدن کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینا ہے۔

بلاشبہ عبادت چرچ کی سرگرمیوں تک محدود نہیں۔ پولس نے لکھا ہے کہ ہماری پوری زندگی خدا کے حضور معقول عبادت کے ساتھ نذر کی جانی چاہئے (رومیوں ۱۲:۱،۲)۔ ہم اجتماعی طور پر عبادت کرنے کی بات کریں یا ''اپنی پوری زندگی'' کو معقول عبادت میں نذر کرنے کی، کلامِ مقدس میں عبادت کے تعلق سے کیا، کیوں اور کیسے کے سوالات پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔

خدا کی صحیح طور پر عبادت کرنے کے لئے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا کس طرح چاہتا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور اُس نے یہ بات ہم پر اپنے کلام میں ظاہر کی ہے۔ لہٰذا صحیح تعلیم ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم نے کس طرح عبادت کرنی ہے۔ یہ ہمیں عبادت کرنے کے سکرپٹ پر عمل کرنا سکھاتی ہے جو خدا نے خود ہمارے لئے لکھا۔

صحیح تعلیم ہماری عبادت کو تشکیل دیتی، تقویت دیتی، آگاہ کرتی اور تحریک دیتی ہے

ہماری زندگیوں اور کلیسیاؤں کے لئے اِس کا کیا مطلب ہے؟

اوّل، اگر صحیح تعلیم عبادت کے لئے ہے تو اِسے ہماری عبادت کے مواد اور یہاں تک کہ انداز کو تشکیل دینا چاہئے۔ خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم نے کس طرح اُس کی عبادت کرنی ہے۔ لہٰذا جو کچھ اُس نے فرمایا ہے ہمیں اُس پر عمل کرنا چاہئے۔ عبادت ''کیسے'' کی جانی چاہئے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ عبادت ہمیشہ خدا کے کردار کے مطابق ہونی چاہئے۔ یقیناً عبادت کرنے کے بہت سے

انداز ہیں اور کسی مقامی ثقافت کے مطابق موزوں اور قابلِ قبول اظہار سے خدا کو جلال دیا جا سکتا ہے۔لیکن کسی مسیحی گیت (خواہ ہمیں اُس کی موسیقی پسند ہو یا نہ ہو) کے متعلق ہمیں پہلا سوال یہ پوچھنا چاہیئے کہ اِس سے خدا کو تعظیم ملتی ہے یا نہیں۔

دوم، چونکہ صحیح تعلیم عبادت کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے اِس لئے ہماری اجتماعی عبادات (اور شخصی عبادات) کو اِس سے مسلسل تقویت ملنی چاہیئے۔ مسیحیوں پر جب خدا کی عظمت اور جلال اور اُس کی نجات کے تعجب انگیز کام کا رُعب چھا جاتا ہے تو وہ اُس کے حضور جھک جاتے ہیں۔ اِس لئے کلیسیاؤں میں کلامِ مقدس کی تعلیمات کے مطابق بننے والے مسیحی گیت گائے جانے چاہئیں۔ہمیں کلامِ مقدس کے حکم کے مطابق اِجتماعی طور پر بائبل پڑھنی چاہیئے (۱۔تیمتھیس ۴:۱۳) جو کہ عبادت کرنے کا ایک حصہ ہے۔بائبلی دعاؤں کی طرح ہماری دعاؤں میں بھی اِس بات پر بھرپور غور وخوض کیا جانا چاہیئے کہ خدا کون ہے، اُس نے مسیح میں ہمارے لئے کیا کِیا۔مختصر یہ کہ ہماری عبادت صحیح تعلیم سے لبریز ہونی چاہیئے۔

سوم، صحیح تعلیم سے ہماری عبادت کو آگاہی ملنی اور اُس کی وضاحت ہونی چاہیئے۔ ہم خدا کے حضور کیوں دعا کریں اور گیت گائیں؟ ہم خدا کا کلام کیوں سنیں؟ ہم عشائے ربانی کا اِنعقاد کیوں کریں؟ صحیح تعلیم اِن سب سوالوں کا جواب دیتی ہے اور ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم خدا کی عبادت کیوں کرتے ہیں اور یوں یہ ہماری عبادتی سرگرمیوں کو روشن کرتی ہے۔ صحیح تعلیم کی تیز روشنی کے بغیر عبادت دُھندلی اور ناقابلِ فہم ہوسکتی ہے۔ عبادت میں ہماری روح اور

عقل یکساں طور پر شامل ہونی چاہئیں (۱۔کرنتھیوں۱۴: ۱۵)۔ اِس لئے عبادت میں راہنمائی کرنے والوں کو وضاحت کرنی چاہیئے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اُس کی وجہ کیا ہے۔ صحیح تعلیم سے ایسا پس منظر تشکیل پانا چاہیئے جس سے ہر پرستار ایک دل ہو کر اور پوری سمجھ کے ساتھ خدا کی عبادت کرے۔

چہارم، صحیح تعلیم سے عبادت کرنے کی تحریک ملنی چاہیئے۔ محبت (جو کہ عبادت کا ایک اہم جز ہے) کی طرح عبادت ہمارا اِس بات کا رَدِّعمل ہے کہ خدا کون ہے اور اُس نے ہمارے لئے کیا ِکیا ہے۔ لہٰذا کلیسیا کے راہنماؤں کو اپنے لوگوں کو تحریک دینی چاہیئے کہ وہ صحیح تعلیم کا اظہار کرتے ہوئے عبادت کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لوگ خدا کی حمد کریں تو اُنہیں خدا کی عظمت دکھائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ خدا کو جلال دیں تو اُنہیں خدا کا جلال دکھائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ محبت سے خدا کے تابع ہو جائیں تو پھر اپنی منادی اور تعلیم میں خدا کے قادرِ مطلق حاکم ہونے کو خوشی سے بیان کریں۔

عبادت نہ تو جذباتی سرمستی ہے جسے مزید بھڑکایا جائے اور نہ ہی یہ پُرسکون حالت میں بیٹھ کر گیان دھیان کے وسیلے سے وجدان میں آنا ہے۔ بلکہ یہ خدا کے حضور اُس کی جلالی ہستی اور عظیم کاموں کے لئے ہمارے دل، دماغ، جان اور طاقت کا رَدِّعمل ہے۔ لہٰذا ہم پرستش پر توجہ مرکوز کرنے سے پرستش میں جوش پیدا نہیں کرتے بلکہ اپنی باطنی آنکھ سے خدا کی خوبصورتی اور پاکیزگی کے وسیع نظارے کو دیکھنے سے ایسا کرتے ہیں۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ موسیقی عبادت کی روحِ رواں نہیں، بلکہ موسیقی (جس سے میری مراد عبادت میں گائے جانے والے گیت ہیں) ہماری عبادت

کے لئے ایک وسیلے کی طرح ہے۔ اگر آپ کا دل اور دماغ خدا کی ناقابلِ بیان حشمت کے لئے رَدِّعمل ظاہر نہیں کر رہا تو آپ عبادت نہیں کر رہے خواہ آپ موسیقی سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہو رہے ہوں یا نہیں۔

نیز عبادت کا انحصار اُن سازوں پر بھی زیادہ نہیں جو گیت گاتے ہوئے ہم بجاتے ہیں۔ سازوں سے کلیسیا میں اجتماعی حمد و ثنا بہتر ہونی چاہئے، لیکن موسیقی کوئی ایسی چابی نہیں جو ہمارے لئے عبادت کے بند دروازے کھولتی ہے بلکہ خدا کا جلال اور حشمت ہمارے دلوں کو گرماتے ہیں کہ ہم خدا کی پرستش کریں۔

ہماری عبادت کا مواد اور انداز صحیح تعلیم سے اخذ ہونا چاہئے۔ ہماری عبادت کا ہر پہلو اِس سے معمور ہونا چاہئے اور اِسی سے ہمیں عبادت کرنے کی تحریک ملنی چاہئے کیونکہ عبادت ہمیشہ خدا کے جلال اور فضل کا رَدِّعمل ہوتی ہے۔

عبادت میں آزاد کیسے ہوں

ہمیں عبادت کرنے کے لئے آزاد ہونا چاہئے، لیکن اُس طرح نہیں جیسے ہم بعض اوقات سوچتے ہیں۔

آپ کسی کہانی پر یہ غور کرنے سے اُس میں مگن نہیں ہوتے کہ اُسے پڑھنے سے آپ کو فائدہ پہنچ رہا ہے یا نہیں۔ بلکہ کوئی نہایت دلچسپ کہانی پڑھنے سے آپ اُس میں اِس قدر کھو جاتے ہیں کہ آپ اپنے آپ کو اور اُس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ آپ کب سے یہ کتاب پڑھ رہے ہیں۔

اگر آپ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر اپنے جوتوں کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگیں تو آپ کسی پہاڑی منظر کی خوبصورتی میں نہیں کھو سکتے۔ آپ کے جوتے آپ کو

وہاں تک ضرور لائے ہیں، لیکن آپ وہاں اِس لئے پہنچے ہیں کہ وہاں کا خوبصورت منظر دیکھ سکیں۔

عبادت میں مگن ہونے کی کوشش کرنے سے آپ اُس میں مگن نہیں ہوتے بلکہ خدا کو اُس کے شایانِ شان اور جلال دینے کا ارادہ کرنے سے آپ عبادت میں کھو سکتے ہیں۔ ایسا کرنے کے ضروری لوازمات دل اور دماغ ہیں جو اُس کی سچائی سے معمور ہوں۔ ہر بار جب آپ صحیح تعلیم کو اپنے اندر زیادہ جذب کرتے ہیں تو آپ عبادت کے الاؤ کو بھڑکاتے ہیں۔

بائبل میں خدا کے کردار اور اُس کے نجات بخش کام کے مکاشفات عبادت کے لئے ایندھن اور سکرپٹ مہیا کرتے ہیں۔ یہ ہماری عبادت کو تشکیل دیتے، تقویت دیتے، آگاہ کرتے، آگے بڑھاتے اور تحریک دیتے ہیں۔

صحیح تعلیم عبادت کرنے کے لئے ہے۔

باب 7

صحیح تعلیمِ الٰہی گواہی دینے کے لئے ہے

میرے موسیقی کے ایک استاد کے دفتر کے دروازے پر ایک تختی لگی ہے جس پر لکھا ہے ”مشق ہنر کو کامل بناتی ہے“۔

”مشق ہنر کو کامل بناتی ہے“ یہ ایک بہت زیادہ استعمال ہونے والا واضح محاورہ ہے اور یہ اِس لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ متاثر کن ہے۔ مشق کرنا ایک اُکتا دینے والا اور ناگوار عمل ہوسکتا ہے، لیکن بہتری لانے کے لئے مشق کرنا نہایت ضروری ہے۔ اِس کے لئے نظم و ضبط، قوتِ ارادی اور بہت زیادہ کوشش درکار ہوتی ہے، لیکن اِس کا اجر بہت بڑا ہوسکتا ہے اور ہم بغیر مشق کئے کسی اَور طریقے سے بہتری لانہیں سکتے۔

جب مَیں پیشہ ور موسیقار تھا تو رات کے کنسرٹ میں سیکسوفون بجانے سے پہلے سہ پہر میں تین تا چار گھنٹے مشق کیا کرتا تھا۔ اُن راتوں میں بعض اوقات بجاتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہونے لگتا کہ میرا سیکسو فون میرے بدن کا ہی ایک حصہ ہے۔ مشق کرنے کے طویل گھنٹوں میں میرا ذہن میرے ساز سے اِس طرح منسلک ہونے لگتا جیسے وہ میرے بدن کا ایک حصہ ہو۔ دن کے وقت سُروں کی دنیا میں رہنے سے مَیں رات کے وقت سٹیج پر اُن کی زبان زیادہ روانی سے بولنے لگتا۔

مارٹن لوتھر کے ساتھ بشارت کرنے کی مشق

کالج میں اپنے پہلے سال کے دوران مَیں نے بشارت کے تعلق سے حیرت انگیز تجربہ کیا۔

دو سال تک مَیں جنوبی کیلیفورنیا کے کیمپس میں کئی مسیحی طلبہ کے ساتھ مل کر وہاں کے طلبہ کو خوش خبری کا پیغام سناتا رہا۔ ایک بار مَیں نے کسی سے ملنے سے پہلے قریباً دو گھنٹے مارٹن لوتھر کی کتاب ''The Bondage of Will'' کا مطالعہ کرنے میں گزارے۔ یہ کلامِ مقدس کی تعلیم کی تشریح ہے جو ٹھوس دلائل پر مبنی ہے کہ مسیح کے بغیر ہماری مرضی گناہ کی غلام ہے اور قادرِ مطلق خدا کا فضل ہی ہمیں آزادی دلا سکتا ہے۔

اِس کے بعد مَیں اپنے دوستوں سے ملا اور ہم دو دو کے جوڑوں میں تقسیم ہو کر طلبہ سے گفتگو کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد دوستانہ رویے والا فلسفے کا ایک طالب علم میرے ساتھ گفتگو کرنے لگا۔ جب مَیں نے اُسے خوش خبری کا پیغام سنایا تو اُس نے مجھ سے پہلا سوال یہ پوچھا، ''آزاد مرضی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟''

مَیں نے سوچا کہ ''فلسفے کا طالب علم ہوتے ہوئے وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہا ہے؟'' پھر مَیں نے وضاحت کی کہ بائبل لوگوں کو اُن کے اعمال کی ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ ہم اپنی مرضی کے مالک ہیں اور ہم اخلاقی طور پر اِس کے جواب دِہ ہیں۔ تاہم ہماری مرضیاں مکمل طور پر گناہ کے تابع ہیں۔ ہم اِس کے غلام ہیں۔ اگر کوئی مداخلت نہ کرے تو لوگ ہمیشہ خدا کو ٹھکراتے اور بدی کا انتخاب

کرتے ہیں۔ نجات پانے کے لئے ہمیں خدا کی ضرورت ہے۔

اُس سہ پہر دو گھنٹے علمِ الٰہی کی کتاب کا مطالعہ بشارت کی مشق بن گیا۔ اُس وقت مجھے اِس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ نہایت عملی طور پر میرے لئے مفید ثابت ہونے والا تھا۔

اُس دن خوش خبری کی بشارت دینا مجھے ایسے لگا جیسے رات کو کنسرٹ میں کارکردگی دکھانے سے پہلے سہ پہر میں طویل مشق کی گئی ہو۔ مَیں زیادہ فطری انداز میں بغیر کسی دباؤ کے گفتگو کر رہا تھا۔ مَیں کلامِ مقدس سے اُس کے سوالوں کا جواب اعتماد سے دے رہا تھا۔

اُس سہ پہر صحیح تعلیم نے براہِ راست میری گواہی میں علم شامل کیا اور مجھے گواہی دینے کے قابل بنایا اور تیار کیا۔ اِس نے مجھے ایک متشکک کے سامنے بائبل کی سچائی پیش کرنے کی قابلیت عطا کی۔ اِس نے بائبل کی آیات اور دلائل کو گویا نہایت آسان معاملہ بنا دیا جن کو بصورتِ دیگر مَیں بیان نہیں کر سکتا تھا۔

جیسے مشق کارکردگی کے لئے اِسی طرح صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے

لفظ ''گواہی'' سے میرا مطلب بشارت دینا ہے۔ اُن لوگوں کو خداوند یسوع کی خوش خبری کے متعلق بتانا جو اُس پر ایمان نہیں رکھتے اور اُنہیں اپنے گناہ کو ترک کر کے اُس پر ایمان لانے کے لئے کہنا بشارت دینا ہے۔ یہ خوش خبری کیا ہے؟ یہاں اِسے چار حصوں میں پیش کیا گیا ہے :

- **خدا**: خدائے واحد جو کہ پاک ہے (یسعیاہ ۶:۱-۷)، اُس نے ہمیں اپنی شبیہ پر خلق کیا تاکہ ہم اُسے جانیں اور جلال دیں (پیدائش ۱: ۲۶-۲۸)۔
- **انسان**: لیکن ہم نے گناہ کیا اور اُس سے جدا ہو گئے۔ اِس لئے ہم اپنے گناہ کی وجہ سے خدا کے غضب کے ماتحت ہیں (پیدائش باب ۳؛ رُومیوں ۱:۱۸؛ ۳:۲۳)۔
- **مسیح**: خدا نے اپنی عظیم محبت میں اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ کی طرح اِس دنیا میں بھیجا تاکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے دشمنوں سے خاص طور پر اُن کے گناہ سے بچا لے (زبور باب ۲؛ لوقا ۱:۶۷-۷۹)۔ یسوع نے کاہن اور کہانت کی قربانی بننے سے اپنی بادشاہی قائم کی۔ اُس نے کامل زندگی بسر کی اور صلیب پر جان قربان کی۔ اِس طرح اُس نے خدا کی شریعت کو پورا کیا اور بہتوں کے گناہ کی سزا خود اُٹھا لی (مرقس ۱۰:۴۵؛ یوحنا ۱:۱۴؛ رُومیوں ۳:۲۱-۲۶؛ ۵: ۱۲-۲۱؛ عبرانیوں ۷:۲۶)۔ اُس نے تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہو کر یہ ظاہر کیا کہ خدا نے اُس کی قربانی قبول کر لی ہے اور اُس کا قہر ہم سے ٹل گیا ہے (اعمال ۲:۲۴؛ رومیوں ۴:۲۵)۔
- **رَدِّعمل**: اب خدا ہر شخص کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کرے اور صرف یسوع مسیح پر ایمان لائے (یوحنا ۱:۱۲؛ اعمال ۱۷:۳۰)۔ اگر ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور یسوع پر ایمان لائیں تو ہم خدا سے ایک نئی اور ابدی زندگی پانے کے لئے نیا جنم لیتے ہیں (یوحنا ۳:۱۶)۔

خوش خبری مسیح کے وسیلے سے ملنے والی نجات کا پیغام ہے اور بشارت یا ''گواہی'' یہ پیغام دوسروں کو سنانا اور اُنہیں اِس پر ایمان لانے کی ترغیب دینا ہے۔

پھر مَیں یہ کیوں کہتا ہوں کہ صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے؟ اوّل، خوش خبری مسیحی تعلیم یا عقیدہ ہے۔ اور یاد رکھیں عقیدہ بائبل کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا ہے۔ بطور مسیحی ہم جاننا چاہتے ہیں کہ بائبل کی اِن سچائیوں کو اپنی روزمرہ کی گفتگو میں کیسے شامل کریں کہ خدا کون ہے، ہم کون ہیں، یسوع نے ہماری نجات کے لئے کیا کِیا اور اِس کے رَدِّعمل میں وہ ہمیں کیا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ اگر ہم صحیح تعلیم کو نکال دیں تو ہم خوش خبری اور بشارت کو بھی نکال دیتے ہیں۔ صحیح تعلیم، خوش خبری کی تعلیم ہے جو ہماری گواہی کا مواد ہے۔

صحیح تعلیم خوش خبری کا اِحاطہ کرتی ہے

صحیح تعلیم بشارت کے لئے بھی اہم ہے کیونکہ یہ ہمیں خوش خبری کو زیادہ وضاحت سے پیش کرنے کے قابل بناتی ہے۔ کیسے؟ صحیح تعلیم ہمیں وہ کہانی سکھاتی ہے جو خوش خبری کو پورا اور مکمل کرتی ہے اور اُس عظیم نظریے سے بھی رُوشناس کراتی ہے جس میں خوش خبری کا پیغام قابلِ فہم بنتا ہے۔

بائبل کی پوری کہانی کو سمجھنے کی اہمیت پر غور کریں جسے خوش خبری مکمل کرتی ہے یعنی تخلیق اور گناہ میں گرنے کا، خروج، بنی اسرائیل کا کنعان کو فتح کرنا، قاضیوں اور بادشاہوں کا دور اور بنی اسرائیل کا اسیری میں جانے اور بحال ہونے کا واقعہ۔ ہم جتنا واضح اور بہتر طور پر اِس کہانی کو جانیں گے اُتنا ہی بہتر طور پر ہم خوش خبری کو سمجھیں گے جو کہ اِس کہانی کی تکمیل ہے۔ یہ

خاص طور پر اُن لوگوں کو بشارت دینے کے لئے اہم ہے جو کلامِ مقدس کا کچھ علم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگ جو خاندانی طور پر مسیحی پس منظر رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے مسیح پر ایمان نہیں لائے۔ جو شخص بائبل کی کہانی کی بنیادی سمجھ بوجھ رکھتا ہو، ہم اُس سمجھ کو استعمال کرتے ہوئے اُس پر واضح کر سکتے ہیں کہ کلامِ مقدس کے تمام واقعات حتمی طور پر کس طرح خوش خبری میں پورے ہوتے ہیں۔

پولس رسول نے اپنی بشارتی خدمت میں اِس طریقہ کار کو خاص طور پر یہودیوں میں استعمال کیا۔ اُس نے یسوع مسیح کی خوش خبری کو بائبل کی پوری کہانی کے سیاق وسباق میں پیش کیا۔ ایک یہودی عبادت خانے میں کلام پیش کرتے ہوئے اُس نے بتایا کہ خدا کس طرح بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا، اُنہیں ملکِ کنعان دیا، اُن کے لئے قاضی اور بادشاہ مقرر کئے اور وعدہ کیا کہ اُن بادشاہوں میں سے داؤد بادشاہ کا بیٹا ہمیشہ بادشاہی کرے گا (اعمال ۱۳:۱۷-۲۲) اور پھر بیان کیا "اِسی کی نسل میں سے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اسرائیل کے پاس ایک منجی یعنی یسوع کو بھیج دیا" (اعمال ۱۳:۲۳)۔ اِس کے بعد پولس نے وضاحت کی کہ یسوع کی موت اور جی اُٹھنے سے کس طرح پرانے عہد نامے میں خدا کے تمام وعدے پورے ہوئے (آیت ۲۶-۳۷)۔ پھر اُس نے اِن الفاظ کے ساتھ اختتام کیا "پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُسی کے وسیلہ سے تمہیں گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بَری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بَری ہوتا ہے" (۳۸،۳۹)۔

اُس نے اُنہیں خبردار کیا کہ وہ اِس پیغام کو رد نہ کریں (۴۰،۴۱)۔

آج ہمارے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم خود خوش خبری کے پیغام کو سمجھنے اور دوسروں کے سامنے اِس کی وضاحت پیش کرنے کے لئے بھی کلامِ مقدس کی کہانی کو سمجھیں۔

صحیح تعلیم نہ صرف کہانی بلکہ اُس عظیم نظریے کو بھی پیش کرتی ہے جو خوش خبری کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ بات ہمیں پولس کے ایک اَور بشارتی وعظ میں نظر آتی ہے۔ یہ وعظ اُس نے اریوپگس میں اتھینے کے دانش وروں کے سامنے پیش کیا جو یونانی فلسفے کو ماننے والے فلسفیوں کا ایک گروہ تھا (اعمال ۱۷:۲۲-۳۴)۔ یہاں پولس نے اپنی بات کا آغاز خدا سے کیا۔ یونانی دیوتا ناقابلِ پیش گوئی (جن کے متعلق وثوق سے کچھ نہ کہا جا سکے، ناقابلِ اعتبار) اور ضرورت مند ہوتے تھے۔ پولس نے کہا کہ حقیقی خدا ایسا نہیں۔ حقیقی خدا ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ اپنی ذات میں کامل ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اِس لئے اُسے ضرورت نہیں کہ ہم قربانیوں کے وسیلے سے اُس کی ضروریات پوری کریں (آیات ۲۲-۲۵)۔

اِس کے بعد پولس نے بنی نوعِ انسان کی اصل اور فطرت کی بات کی۔ یونانیوں کا ایمان تھا کہ انسانوں میں سے وہ ایک الگ اور اعلیٰ نسل ہیں۔ لیکن پولس نے یہ بیان کر کے اُن کے اِس نظریے کو فاش کیا کہ تمام انسانوں کا خالق خدا ہے اور وہ سب ایک آدمی کی نسل ہیں۔ نیز خدا انسانوں کو خلق کر کے اُن سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ سب کو زندگی دیتا ، سنبھالتا اور ہماری زندگیوں کے حالات و واقعات مقرر کرتا ہے (اعمال ۱۷: ۲۶-۲۸)۔

پولس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اِن تمام باتوں کے تناظر میں سب لوگوں پر فرض ہے کہ وہ اُس کی عبادت کریں۔ ہم خدا کے فرزند ہیں اور ہمیں بت پرستی کرنے کے بجائے اُسے بہتر طور پر جاننا چاہئے۔ خدا قدیم زمانے سے انسانوں کے ساتھ تحمل سے پیش آتا رہا، لیکن اب وہ ہر جگہ تمام انسانوں کو توبہ کرنے کا حکم دیتا ہے کیونکہ ایک دن وہ سب انسانوں کی ''عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے'' (اعمال ۱۷:۳۱)۔ وعظ کے اِس مقام پر بعض لوگوں نے پولس کا مذاق اڑایا اور بعض اُس کے پیغام پر ایمان لے آئے (آیت ۳۲-۳۴)۔

اعمال کی کتاب میں درج لوقا کے پیش کردہ خلاصے سے یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ پولس نے یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کے پیغام کی وضاحت کی تھی یا نہیں یا اُس کا صرف ذکر کیا اور آگے بڑھ گیا۔ لیکن ہمارے لئے یہ بات قابلِ غور ہے کہ پولس نے اُن یونانیوں کے سامنے جس تعلیم کی منادی کی وہ اُن کی عملی اور سماجی دنیا سے تعلق رکھتی تھی۔ اِسی لئے یہ خوش خبری اُن کے لئے قابلِ فہم بن گئی ۔ اگر آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آپ کو نجات کی ضرورت ہے تو آپ ایک نجات دِہندہ کے طالب نہیں ہوتے۔ اُس وقت تک آپ نجات پانے کی ضرورت سے آگاہ نہیں ہوتے جب تک آپ کی خدا سے رُوبرو ملاقات نہیں ہوتی جس کے سامنے آپ جواب دہ ہیں۔ لہٰذا پولس نے شروع سے وضاحت کی کہ خدا کون ہے، ہم کون ہیں اور خدا کے تعلق سے ہمارے فرائض کیا ہیں۔

اعمال ۱۷ باب بشارت کے لئے صحیح تعلیم کی اہمیت بیان کرنے کی کیس سٹڈی ہے۔ پولس نے اِس وعظ میں اِتنی زیادہ تعلیمی سچائیاں بیان کی ہیں کہ اُن سب کو پیش کرنا مشکل ہے:

- ایک حقیقی خدا موجود ہے جو اِس کائنات کا مالک اور کسی کا محتاج نہیں (آیات ۲۴-۲۸)۔
- خدا ساری کائنات کا خالق ہے (آیت ۲۴)۔
- خدا کی خاص تخلیق انسان ہے اور اُس نے اُنہیں ایک ہی اصل سے پیدا کیا (آیت ۲۶)۔
- خدا تمام تاریخ اور ہر انسان کی زندگی پر حکمرانی کرتا اور اُن کی ضروریات پوری کرتا ہے (۲۶-۲۸)۔
- اِنسان کی ذمہ داری ہے کہ بجا طور پر خدا کی خدمت کرے (آیات ۲۹،۳۰)۔
- خدا کا رحم حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے (آیت ۳۰)۔
- یسوع مسیح کا جی اُٹھنا (آیت ۳۱)۔
- خدا سب لوگوں کی آخری عدالت کرے گا (آیت۳۱) اور
- مسیح خداوند ہے (آیت۳۱)۔

اعمال ۱۷ باب میں پولس کے وعظ سے ہم نے سیکھا کہ صحیح تعلیم اِس لحاظ سے گواہی دینے کے لئے ہے کہ اُس عظیم نظریے کو سمجھاتی ہے جو خوش خبری کا احاطہ کرتا ہے۔ صحیح تعلیم اِس پیغام کا لازمی دیباچہ پیش کرتی ہے کہ یسوع نے

گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے کیا کِیا۔

اِس میں ہمارے لئے سبق یہ ہے کہ جب آپ کسی ایسے شخص کو بشارت دیں جو کلامِ مقدس کا بنیادی علم بھی نہیں رکھتا تو پس منظر بیان کرنے کے لئے صحیح تعلیم پیش کریں۔ خوش خبری کی بنیاد اور خاکہ بنانے کے لئے صحیح تعلیم استعمال کریں۔ اِس کی مدد سے لوگوں پر واضح کریں کہ اُنہیں نجات پانے کی کیوں ضرورت ہے۔

صحیح تعلیم ہمیں کہانی فراہم کرتی ہے جس کی تکمیل خوش خبری میں ہوتی ہے اور اُس عظیم نظریے کو سمجھاتی ہے جو خوش خبری سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ صحیح تعلیم خوش خبری کا اِحاطہ کرتی ہے جس سے ہمیں اِس کی وضاحت کرنے اور اِسے قابلِ فہم بنانے میں مدد ملتی ہے۔ صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم ہمیں گواہی دینے کی تحریک، آزادی، ہمت، تازگی اور قوت عطا کرتی ہے

صحیح تعلیم ہمیں گواہی دینے کی تحریک بھی دیتی ہے۔ کیسے ؟ ہم جتنا بہتر بہتر طور پر خوش خبری سے آگاہ ہوں گے ہمیں اِسے پیش کرنے کی اُتنی ہی تحریک ملے گی۔ ہم اپنے لئے مسیح کی محبت کی گہرائی کو جتنا زیادہ جانیں گے وہ محبت اُتنا ہی زیادہ ہمیں مجبور کرے گی کہ ہم اُس کے متعلق دوسروں کو بتائیں (۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۴)۔ صحیح تعلیم سے واقف ہونے سے ہمیں گواہی دینے کا اعتماد بھی ملتا ہے۔ ہم جتنا زیادہ بہتر طور پر خوش خبری سے آگاہ ہوں گے اُتنا ہی زیادہ ہم خوشی خوشی دوسروں کو اِس کے متعلق بتانے کے لئے تیار ہوں گے۔

صحیح تعلیم بشارت کے تعلق سے جھوٹے احساسِ جرم سے بھی ہمیں آزاد کرتی ہے۔ کلامِ مقدس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ لوگوں کے دل اور ذہن صرف خدا تبدیل کر سکتا ہے۔ صرف خدا ہی مُردوں کو زندگی (افسیوں ۲:۱-۱۰) اور اندھوں کو بینائی عطا کر سکتا ہے (۲۔کرنتھیوں ۴:۳-۶)۔ ہمارا کام خوش خبری کی منادی کرنا، لوگوں سے توبہ کرنے کی درخواست کرنا اور دعا کرنا ہے کہ خدا اُن کی زندگیوں میں کام کرے۔ ہم کسی کو خوش خبری پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں کر سکتے۔ یہ خدا کا کام ہے۔ بہت سے لوگ اِس لئے بشارت نہیں دیتے کیونکہ اُنہیں خوف ہوتا ہے کہ اُن کی کوشش سے کوئی مسیحی نہیں ہو گا۔ لیکن صحیح تعلیم اِس بوجھ کو ہٹا دیتی ہے۔ ہم کسی کو بھی تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہم صرف منادی کر سکتے اور خدا سے فریاد کر سکتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نجات دے اور ہمیں یہ ضرور کرنا ہے۔

صحیح تعلیم گواہی دینے کی ہمت بھی عطا کرتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ برگزیدہ ٹھہرائے جانے کی تعلیم (یہ کہ خدا نے اپنے بڑے فضل سے اُن لوگوں کو پہلے سے چن لیا جنہیں وہ نجات دے گا) بشارت دینے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے، لیکن کلامِ مقدس میں ہمیں اِس کے بالکل برعکس مثالیں ملتی ہے۔ مثال کے طور پر پولس نے رومیوں ۹ باب میں اِس تعلیم کا نقطۂ عروج بیان کرنے کے فوراً بعد دسویں باب میں بشارت کرنے کی دعوت دی ہے: ''مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائے اُس سے کیوں کر دعا کریں؟ اور جس کا ذکر اُنہوں نے سنا نہیں اُس پر ایمان کیوں کر لائیں؟ اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سنیں؟'' (رومیوں ۱۰:۱۴)۔ اِسی طرح ہم اعمال ۱۸ باب میں پڑھتے ہیں

کہ خداوند نے کس طرح پولس کی منادی کرنے میں حوصلہ افزائی کی ''خوف نہ کر بلکہ کہے جا اور چپ نہ رہ۔ اِس لئے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور کوئی شخص تجھ پر حملہ کر کے ضرر نہ پہنچا سکے گا کیونکہ اِس شہر میں میرے بہت سے لوگ ہیں'' (آیات ۹،۱۰)۔ اِس بات کے علم نے پولس کو بغیر خوف کے دلیری سے کرنتھس میں بشارت دینے کی قابلیت عطا کی کہ خدا نے نجات دینے کے لئے اُس شہر میں بہت سے لوگوں کو چن رکھا ہے۔

برگزیدگی کی تعلیم گواہی دینے کے لئے ہمیں ہمت عطا کرتی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ صحیح تعلیم اور خاص طور پر برگزیدگی کی تعلیم ناکامی اور ایذارسانی کی صورت میں ہمیں تازگی اور قوت عطا کرتی ہے کہ ہم بشارت دینے کے عہد پر قائم رہیں۔ پولس نے اپنی قید پر غور کرتے ہوئے لکھا ہے ''مگر خدا کا کلام قید نہیں۔ اِسی سبب سے مَیں برگزیدہ لوگوں کی خاطر سب کچھ سہتا ہوں تاکہ وہ بھی اُس نجات کو جو مسیح یسوع میں ہے ابدی جلال سمیت حاصل کریں'' (۲۔تیمتھیس ۹:۲،۱۰)۔ اگر پولس اُن لوگوں کی خاطر قید و بند جیسے مصائب میں بھی ثابت قدم رہا جنہیں خدا نے برگزیدہ کیا اور وفاداری سے خوش خبری کی بشارت دیتا رہا تو ہمیں بھی اُس کی طرح ثابت قدم رہنا چاہئے۔ برگزیدگی کی تعلیم نے پولس کو بشارتی خدمت جاری رکھنے کی قوت دی اور اِس سے ہمیں بھی ایسی ہی قوت ملے گی۔

صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے۔

صحیح تعلیم کے پھل ہماری کلیسیائی گواہی کو سجاتے اور مضبوط بناتے ہیں

یہ کتاب بیان کرتی ہے کہ صحیح تعلیم کس طرح دین دارانہ زندگیوں اور صحت مند کلیسیاؤں کو جنم دیتی ہے۔ یہ اُن پھلوں کے متعلق ہے جو صحیح تعلیم کی بدولت کلیسیا میں لگتے ہیں جن میں پاکیزگی، محبت، اتحاد اور عبادت کے پھل شامل ہیں۔ یہ پھل ہماری انفرادی اور خاص طور پر بطور مقامی کلیسیا کی خوش خبری کی گواہی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ صحیح تعلیم کے یہ پھل اُس طرح ہماری گواہی کو سجاتے ہیں جس طرح فریم تصویر کو یا زیور عورت کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے (ططس ۲:۱۰)۔

پاکیزگی: پطرس نے ہمیں نصیحت کی ہے کہ ہم پاک رہیں اور غیر مسیحیوں میں اپنا چال چلن باوقار رکھیں تاکہ وہ ہمارے نیک کاموں کو دیکھیں اور ''ملاحظہ کے دن خدا کی تمجید کریں'' (۱۔پطرس ۲:۱۱،۱۲؛ دیکھیں متی ۵:۱۳-۱۶)۔ ہماری پاکیزگی خوش خبری کی قوت کی گواہی دیتی ہے اور اِس کے باعث لوگ خدا کو جلال دیتے ہیں۔

محبت: یسوع نے حکم دیا کہ '' جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو'' (یوحنا ۱۳:۳۴،۳۵)۔ اپنی کلیسیا کے دوسرے اراکین کے لئے ہماری محبت دنیا کے سامنے مسیح کی محبت پیش کرتی ہے۔ یہ دنیا کو ایسی محبت دکھاتی ہے جو صرف مسیح میں ممکن ہے اور اِس طرح وہ خوش خبری کی

تعریف کا سبب بنتی ہے۔

اتحاد: یسوع نے اپنے شاگردوں اور ہمارے لئے دعا کی ''مَیں صرف اِن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اُن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے'' (یوحنا ۱۷: ۲۰،۲۱)۔ ہماری کلیسیاؤں کا اتحاد دنیا کے سامنے خوش خبری کی تصویر پیش کرتا ہے۔ ہمارا اتحاد دنیا پر ظاہر کرتا ہے کہ یسوع حقیقی طور پر خدا کی طرف سے آیا اور یہی دنیا کو واضح طور پر دعوت دیتا ہے کہ مسیح پر ایمان لائے۔

عبادت: ہماری کلیسیاؤں کی عبادت بشارتی قوت بھی رکھتی ہے۔ پولس نے کلیسیا کے تمام اراکین کی اجتماعی طور پر کلامِ مقدس کی منادی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے ''لیکن اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آ جائے تو سب اُسے قائل کر دیں گے اور سب اُسے پرکھ لیں گے اور اُس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔ تب وہ منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بے شک خدا تم میں ہے'' (۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲۴،۲۵)۔ ہماری عبادت خدا کی حقیقت کا اعلان کرتی ہے اور اِسے دیکھنے والے غیر ایمان داروں پر اِس کا زبردست اثر ہوسکتا ہے اور ہونا چاہئے۔

صحیح تعلیم پاکیزگی، محبت، اتحاد اور عبادت کے لئے ہے اور یہ سب باتیں ہماری کلیسیاؤں کی گواہی کو قابلِ تعریف بناتی اور سجاتی ہیں۔

یہ باتیں ہماری انفرادی زندگی پر یقیناً اثر انداز ہوتی ہیں، لیکن صحیح تعلیم

کے یہ پھل کلیسیا کی اجتماعی زندگی سے بھی بھرپور طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ محبت اور اتحاد فطری طور پر اجتماعی صفات ہیں اور پاکیزگی اور عبادت کا اُس وقت مکمل اظہار ہوتا ہے جب ہم ایک بدن کی حیثیت سے اِنہیں عملی طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے ہماری مسیحی گواہی انفرادی سے زیادہ اجتماعی نوعیت کی ہے۔ اِس میں کلیسیا کی پوری زندگی شامل ہے۔ جو کلیسیا اپنی پاکیزگی، محبت، اتحاد اور عبادت سے پہچانی جاتی ہے وہ خوش خبری کی قوت سے بھرپور گواہی دیتی ہے۔ یہ خوش خبری کو سجاتی ہے۔ یہ خوش خبری کے لئے ایک آئینے کی طرح ہے جو اپنی تبدیل کرنے والی قوت کو بلند رکھتی ہے تاکہ سب اُسے دیکھ سکیں۔ صحیح تعلیم کلیسیا کی اجتماعی زندگی اور گواہی کو تشکیل دیتی اور تازگی اور قوت عطا کرتی ہے۔

صحیح تعلیم کے وسیلے سے اپنی کلیسیا کی گواہی تیار کریں، تحریک اور ترقی دیں

پاسبانو! اپنے لوگوں کو صحیح تعلیم دے کر اُنہیں بشارتی خدمت کے لئے تیار کریں۔ اُنہیں بار بار خوش خبری کے متعلق سکھائیں تاکہ وہ اُن کے دل پر نقش ہو جائے۔ بائبل کی دوسری تعلیمات اور خوش خبری میں پائے جانے والے رابطے جوڑتے رہیں تاکہ آپ کے لوگ اپنے غیر مسیحی دوستوں کے سامنے مکمل مسیحی نظریے کی وضاحت کر سکیں۔

نیز اپنے لوگوں کو تحریک دیں کہ وہ خوش خبری کی تعلیم کی منادی کرنے سے بشارتی خدمت کریں۔ اِس بات پر ہمارے ضمیر کو ہمیں ملامت تو کرنی

چاہئے کہ ہم کم بشارت دیتے ہیں، لیکن احساسِ جرم ہم میں صرف عارضی تبدیلی پیدا کرے گا۔ لہٰذا اپنے لوگوں کے سامنے دلیری سے مسیح کی محبت بیان کرتے رہیں تاکہ اُن کے دل اُس کی محبت سے معمور ہو جائیں اور یہ محبت اُن سے چھلکتی ہوئی دوستوں اور ہمسایوں تک پہنچنے لگے۔

نیز احتیاط سے اپنی کلیسیا کی اجتماعی گواہی کو ترقی دیں۔ آپ کی کلیسیا کی اجتماعی زندگی آپ کی خوش خبری جس کی آپ منادی کرتے ہیں کی تائید یا تردید کرے گی۔ یہ مسیح کے نام کے لئے عزت یا بدنامی کا باعث بنے گی۔ صرف کلیسیائی سرگرمیاں ہی کلیسیا نہیں بلکہ یہ تمام سرگرمیوں کے مجموعے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ ایک آئینہ ہے جس سے خوش خبری کے وسیلے سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے اور ایک براڈ کاسٹنگ اسٹیشن ہے جو صلیب کے پیغام کو ہر طرف پہنچاتا ہے۔

اپنی کلیسیا کی اجتماعی گواہی کو بشارتی خدمت میں استعمال کریں۔ اپنے لوگوں کو سکھائیں کہ کلیسیا یسوع کا بشارتی پروگرام ہے۔ کلیسیا اور دنیا کے درمیان ایک واضح حدبندی قائم رکھتے ہوئے اپنے غیر مسیحی دوستوں کو دعوت دیں کہ وہ کلیسیا کی اجتماعی زندگی کا تجربہ کر سکیں۔ اُنہیں موقع دیں کہ وہ آپ کی روشنی کو دیکھ سکیں اور نمک کو چکھ سکیں (متی ۵:۱۳-۱۶)۔

صحیح تعلیم: بشارتی موسیقی کے لئے الفاظ

جب بھی ہم خوش خبری کے پیغام کی منادی کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔ تاہم ہماری بشارتی گفتگو ہر بار مختلف ہو سکتی ہے اور ہم پر دباؤ ہو گا کہ ہم فوری طور پر سوچیں اور مناسب جواب دیں۔

اِس لئے ہمیں خوش خبری کو بہتر طور پر پیش کرنا سیکھتے رہنا چاہئے۔ اِس سے میری مراد خوش خبری کے متعلق علمِ الٰہی کی اصلاحات نہیں اگرچہ وہ اہم تو ہیں، لیکن اِس سے میرا مطلب خوش خبری کا پیغام، اِس سے متعلق بائبل کی دیگر تعلیمات ، اُنہیں آپس میں ملانا، اُن کا احاطہ کرنا اور قابلِ فہم بنانا ہے۔

ہم جتنا بہتر طور پر خوش خبری سے واقف ہوں گے اُتنا ہی بہتر طور پر اُسے پیش کریں گے۔ اور ہماری زندگیاں اور کلیسیائیں صحیح تعلیم کے ساتھ جتنی زیادہ مطابقت اختیار کریں گی اُتنی ہی ہم خوش خبری کی تائید کریں گے جس کی ہم منادی کرتے ہیں۔

صحیح تعلیم گواہی دینے کے لئے ہے۔

ضمیمہ

صحیح تعلیمِ الٰہی خوشی کے لئے ہے

صحیح تعلیم کلیسیا کا رُوحِ رواں ہے۔ یہ کلیسیا کی تعلیم کو تشکیل دیتی اور اِس کی رہبر ہے۔ یہ پاکیزگی کی نشوونما کرتی ہے۔ یہ محبت بڑھاتی ہے۔ یہ اتحاد کی بنیاد ڈالتی اور اِس کی اصلاح کرتی ہے۔ یہ عبادت کرنے کا تقاضا کرتی ہے اور یہ ہماری خوش خبری کی گواہی کو علم مہیا کرتی اور تحریک دیتی ہے۔

صحیح تعلیم کلیسیائی زندگی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ صحیح تعلیم ایسی زندگیاں بسر کرنے اور ایسی کلیسیائیں تعمیر کرنے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے جن سے خدا خوش ہو۔ یہ ہمیں دین دارانہ زندگی کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ ہمیں مسیحی زندگی گزارنے کا ہدایت نامہ اور نغمہ سکھاتی ہے۔

ایسی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ ہم تمام مقدسین کے ساتھ مل کر خدا کو جلال دیں اور اُس میں خوشی پائیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو جو باتیں سکھائیں اپنی زمینی زندگی کی آخری رات اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''مَیں نے یہ باتیں اِس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے'' (یوحنا ۱۵:۱۱)۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو سیر حاصل تعلیمی سچائیاں سکھائیں تا کہ اُس کی خوشی اُس کے شاگردوں کو حاصل ہو اور شاگردوں کی خوشی پوری ہو جائے۔

چونکہ صحیح تعلیم خدا کے فضل کی کثرت ہم پر عیاں کرتی ہے اِس لئے یہ

روشنی، اُمید اور خوشی لاتی ہے۔ یہ ہمارے لئے مسیح کے صلیبی کام کی بدولت ہمارے دلوں کو اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

صحیح تعلیم خوشی پانے کے لئے ہے۔

ا۔یوحنا کے آغاز میں رسول نے گواہی دی ہے کہ وہ بیٹے کا چشم دید گواہ ہے اور پھر یسوع کے الفاظ کی بازگشت کے ساتھ لکھا ہے''اور یہ باتیں ہم اِس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پوری ہو جائے'' (ا۔یوحنا ۱:۴)۔حق کے ذریعے یوحنا کو ملنے والی اِس خوشی کو دوسرے ایمان داروں تک پہنچنے کی ضرورت تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اُس کی خوشی ادھوری رہ جاتی۔

ہمارے ساتھ بھی یہی صورتِ حال ہے۔ صحیح تعلیم کو ہماری زندگیوں کو تشکیل دینا چاہئے اور ہماری زندگیاں کلیسیا سے تشکیل پانی چاہئیں اور کلیسیا کو تشکیل دینے میں مددگار ہونی چاہئیں۔ صحیح تعلیم کے وسیلے سے جو خوشی ہمیں خدا میں حاصل ہے وہ اُس وقت پوری ہوتی ہے جب ہم کلیسیائی رفاقت میں اِسے اپنے مسیحی بہن بھائیوں کے ساتھ بانٹتے ہیں۔

کیا آپ خدا میں حاصل ہونے والی خوشی پانا چاہتے ہیں؟ تو اپنے آپ کو صحیح تعلیم کا مطالعہ کرنے کے لئے وقف کریں اور اُس کی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اپنی کلیسیا کے دوسرے اراکین کے ساتھ مل کر ایسا کریں۔ آپ کو خدا میں ملنے والی خوشی مل جائے گی اور یہ خوشی چھلکتی ہوئی دوسروں تک بھی پہنچے گی اور مسلسل بڑھتی رہے گی۔

صحیح تعلیم زندگی کے لئے، کلیسیا میں زندگی کے لئے، کلیسیائی زندگی کے لئے اور اِس سے بڑھ کر ہے۔

IX 9Marks نو نشانیاں

مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر

کیا آپ کی کلیسیا مستحکم وصحت مند ہے؟

''نو نشانیاں'' کا مقصد کلیسیائی رہنماؤں کو بائبلی رُویا اور عملی وسائل
کے ساتھ تیار کرنا ہے تاکہ وہ مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کے وسیلے سے
قوموں میں خدا کا جلال ظاہر کر سکیں۔

اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم کلیسیاؤں کو صحت مند ہونے کی نو نشانیوں میں بڑھنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے:

١۔ تفسیری وعظ
٢۔ بائبلی علمِ الٰہی
٣۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ
٤۔ ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
٥۔ بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
٦۔ کلیسیائی ممبرشپ
٧۔ کلیسیائی نظم وضبط
٨۔ بائبلی شاگردیت
٩۔ کلیسیا کے ایلڈر

''نو نشانیاں'' کے تحت ہم مضامین، کتابیں، کتابوں پر تبصرے اور آن لائن روزنامے لکھتے ہیں۔ ہم کانفرنسیں منعقد کراتے، انٹرویو لیتے اور دیگر وسائل بناتے ہیں جن سے کلیسیائیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

یہ مواد ٣٠ زبانوں میں دستیاب ہے۔ اِس کے لئے ہماری ویب سائٹ وِزِٹ کریں اور آن لائن مفت روزنامہ حاصل کرنے کے لئے سائن اَپ ہوں۔ ہماری دیگر زبانوں کی ویب سائٹس درج ذیل ہیں اور ہم اِن میں مزید زبانیں شامل کرتے رہتے ہیں۔

English - 9Marks.org
Spanish - es.9Marks.org
Portuguese - pt.9Marks.org
Chinese - cn.9Marks.org
Russian - ru.9Marks.org

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ یسوع کی مانند اپنی کلیسیا سے محبت کر سکیں۔

IX 9Marks
www.9marks.org